ریاست آندھرا پردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کا اثر۔ایک مطالعہ

تحقیقی مقالہ

برائے

ڈاکٹر آف فلاسفی (ایجوکیشن)

مقالہ نگار

عبدالقدیر

زیرنگرانی

پروفیسر فاطمہ بیگم

پروفیسر اینڈ ڈین

اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ

شعبہ ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد، انڈیا۔

2017

IMPACT OF KASTURBA GANDHI BALIKA VIDYALAYA SCHEME ON THE STATUS OF GIRLS' EDUCATION IN ANDHRA PRADESH – A STUDY

THESIS

SUBMITTED IN PARTIAL FULFILLMENT OF THE REQUIREMENT OF THE AWARD OF THE DEGREE OF DOCTOR OF PHILOSOPHY
IN
EDUCATION

BY

ABDUL QUADEER

Under the Supervision of

PROF. FATIMA BEGUM
PROFESSOR & DEAN
SCHOOL OF EDUCATION AND TRAINING

DEPARTMENT OF EDUCATION

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
HYDERABAD, INDIA.

2017

DECLARATION

I hereby declare that this submission is my own work and that, to the best of knowledge and belief, it contains no material previously published or written by another person nor material which has been accepted for the award of any other degree or diploma of the university or other institute of higher learning, except where due acknowledgement has been made in the text.

Date: / /2017

Abdul Quadeer
09060101011 (A 162309)

CERTIFICATE

This is to certify that the thesis entitled **"Impact of Kasturba Gandhi Balika Vidyalaya Scheme on the Status of Girls' Education in Andhra Pradesh – A Study"** submitted by Abdul Quadeer, Enrollment No.: 09060101011 (A 162309) to Maulana Azad National Urdu University, Gachi Bowli, Hyderabad for the award of the degree of Doctor of Philosophy is a bona-fide record of the research work carried out by him under my supervision and guidance. The content of the thesis, in full or parts have not been submitted to any other institute or University for the award of any other degree or diploma.

Prof. Fatima Begum
Professor and Dean
School of Education and Training
MANUU, Hyderabad.

HEAD
School of Education and Training
MANUU, Hyderabad.

DEAN
School of Education and Training
MANUU, Hyderabad.

Hyderabad
Date:

پیش لفظ

میں اپنی ملازمت کے دوران جب بھی کسی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا معائنہ کرنے کی غرض سے مدارس کا دورہ کرتا تب ایک ہی خیال رہا کرتا کہ ان لڑکیوں کے ساتھ کچھ وقت گذاروں۔ مختلف مذاہب، مختلف ذاتوں کی ان لڑکیوں سے بات چیت کرنا مجھے پسند تھا۔ ان کے خاندانی حالات معلوم کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ رہا کرتا تھا۔ پی ایچ ڈی میں داخلہ کے بعد موضوع تحقیق انتخاب کے مرحلہ میں، میں نے شعبہ تعلیم کی سینئر استاد، محقق، ڈین پروفیسر فاطمہ بیگم کی نگرانی میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ پر کام کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ پروفیسر صاحبہ نے مجھے ریاست آندھرا پردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کا اثر پر کام کرنے کا مشورہ دیا۔ صدر شعبہ تعلیم پروفیسر نجم السحر صاحبہ نے اسے منظوری دے دی اور میرا موضوع تحقیق ''ریاست آندھرا پردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کا اثر۔ ایک مطالعہ'' طے پایا۔

مطالعہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب ''تعلیم کی اہمیت'' ہے۔ اس میں تعلیم کی اہمیت، تعلیم آزادی سے پہلے، تعلیم آزادی کے بعد، آزادی کے بعد لڑکیوں کی تعلیم، کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا پس منظر، ان مدارس میں طبی سہولیات، تعلیمی سہولیات، رہائشی سہولیات کی تفصیل پیش کی گئی۔

دوسرا باب عنوان سے متعلق مواد کا مطالعہ ہے۔ اسی قسم کی دوسری تحقیقات کے مطالعات کو تحریر کیا گیا۔

تیسرے باب میں مقالہ کی تحقیق کے طریقہ کار پر بحث کی گئی ہے جس میں مطالعہ کا خاکہ، مطالعہ کے لئے نمونہ آبادی کا انتخاب، معلومات کی تشریح، آلات تحقیق، تحقیقی وسائل کا فروغ، وسائل کا استعمال، تفصیلات جمع کرنے کا طریقہ، معطیات کا تجزیہ وغیرہ رکھا گیا ہے۔

چوتھے باب میں معطیات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

پانچویں باب میں خلاصہ، محاصل اور نتائج پیش کئے گئے ہیں۔ تعلیمی مضمرات کی بہتری کے لئے سفارشات اور مزید تحقیق کی تجاویز کو باب کے آخر میں پیش کیا گیا ہے۔

الحمداللہ رب العالمین! اللہ تبارک وتعالی کا احسان ہے کہ جس نے اپنے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ اپنی تعلیمات کو انسانوں کی ہدایت، رہنمائی کے لئے پہنچایا، اللہ کی تعلیمات کی عملی تفسیر حضور پاک ﷺ کی حیات مبارکہ ہے۔ آپ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں اور ساری کائنات کے لئے روشن ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ (تعلیم وتحقیق اللہ کا حکم اور رسول پاک ﷺ کی سنت ہے)

میں اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں جس کے کرم کے باعث میں اس قابل ہوا ہوں کہ اپنے مقالہ کو مکمل کر کے پیش کرسکوں۔ تحقیق کار، اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہے جس نے اس کو اس قابل بنایا کہ تحقیق کے تمام مراحل احسن طریقہ سے مکمل ہوئے اور اس کام میں آسانی عطا فرمائی۔

میں دل کی گہرائی سے شکر گذار ہوں اپنے ہر دلعزیز نگران کار پروفیسر فاطمہ بیگم کا جنہوں نے میرے تحقیقی کام میں بھرپور رہنمائی کی۔ وہ انتہائی علمی شخصیت کی حامل ہیں جو محققین کیساتھ انتہائی مشفقانہ رویہ رکھتی ہیں اور قدم قدم پر معاونت بھی کرتی ہیں جو قابل صد تحسین ہے۔

صدر شعبہ تعلیم وتربیت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد، محترم پروفیسر صدیقی محمد محمود صاحب کا شکریہ کرنا بھی واجب وبجا ہے کہ اس تحقیقی سفر میں جن کا بھرپور تعاون مجھے میسر ہوتا رہا۔ اللہ تعالی انہیں جزائے کثیر سے عطا فرمائے۔

شعبہ تعلیم وتربیت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد کے دیگر اساتذہ کرام مرحوم شوکت بیگ صاحب، پروفیسر وناجہ، ڈاکٹر مظفر حسین خان نیز بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے تحقیقی کام کے دوران مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور کسی نہ کسی طرح میری حوصلہ افزائی کی۔

وظیفہ یاب پرنسپل آئی اے ایس ای مانصاحب ٹینک حیدرآباد پروفیسر ششی دھرراؤ صاحب کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے وقت دینے کے ساتھ ساتھ اس تحقیق میں کافی تعاون کیا۔

مقالہ کی تکمیل کے سلسلہ میں اپنے مرحوم والدین کا بے حد ممنون ہوں کہ ہر مرحلہ پر ان کی دعائیں میرے ساتھ رہیں اوران کے الفاظ میرا حوصلہ بڑھاتے رہے۔اپنے مرحوم والدین کے درجات کی بلندی کے لئے اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں۔

میں اپنے اہل وعیال اور تمام بھائیوں کے علاوہ دوست احباب، شاگردوں اور ساتھیوں کا بھی شکر گذار ہوں کہ ان سب نے مجھے اپنا تعاون دیا جس کے بعد ہی یہ تحقیق تکمیل کے مرحلہ تک پہنچی۔

عبدالقدیر

ریسرچ اسکالر (ایجوکیشن)

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

اگست 2017ء

فہرست

سرورق

ڈکلریشن I

صداقت نامہ II

پیش لفظ III

نمبر شمار صفحہ نمبر

باب اول

1.1 تمہید 2

1.2 تعلیم کے معنی ومفہوم 3

1.3 مساوات کے مواقع 6

1.4 خواتین کا تعلیمی موقف 8

1.5 لڑکیوں کی تعلیمی اہمیت 11

1.6 آزادی کے بعد ہندوستان میں تعلیم 12

1.7 آزادی کے بعد لڑکیوں کی تعلیم 15

1.8 SSA کے زیر انتظام تعلیم نسواں کے تحت چند سہولتیں 21

1.9 آزاد ہندوستان میں تعلیم نسواں کی تائید کرنے والے مختلف کمیشن 23

1.10 تحقیقی مسئلہ کا بیان 27

1.11 تحقیقی سوال 27

1.12 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا تاریخی پس منظر 28

1.13 وسعت 28

1.14 حکمت عملی 29

1.15	اسکیم کے اہم اجزأ	29
1.15.1	پہلا ماڈل	30
1.15.2	دوسرا ماڈل	30
1.15.3	تیسرا ماڈل	31
1.16	نگرانی اور جانچ	31
1.17	ریاستی مددگار گروپ	32
1.18	قومی مددگار گروپ	32
1.19	طریقہ کار	32
1.20	مالی وسائل کا طریقہ اور مالی وسائل کو جاری کرنا	33
1.21	مسئلہ کی تحقیقاتی اہمیت	38
1.22	مطالعہ کے مقاصد	41
1.23	مفروضات	42
1.24	مطالعہ کے تحدیدات	42
1.25	مطالعہ میں استعمال کئے گئے الفاظ	43

باب دوم

2.0	متعلقہ مواد کا مطالعہ	46
2.1	جائزہ	46
2.2	متعلقہ مواد کے مطالعہ کی ضرورت	46
2.3	کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے میدان میں کی گئیں تحقیقات ومطالعے	47
2.4	جائزہ کے مخصوص مقاصد	48
2.5	مشاہدات	49

2.6	رسمی اسکولوں سے رشتہ اور ربط	51
2.7	انتظامی ادارے	52
2.8	بنیادی ڈھانچے کی فراہمی/معیار/اقامت خانے/بیت الخلاء	53
2.9	کرایہ کی عمارت/عارضی	54
2.10	مستقل عمارت	55
2.11	طبقہ واری داخلہ	56
2.12	ٹھہراؤ اور ترک مدرسہ	57
2.13	اکتساب	57
2.14	معلّمات	58
2.15	والدین اور سماج کے تاثرات	58
2.16	نصاب کی پختگی	59
2.17	کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا طبعی ماحول	59
2.18	صحت اور تغذیہ	60
2.19	سفارشات	60
2.20	مطالعات کا مختصر خلاصہ	83

باب سوم

3.0	طریقہ کار	85
3.1	تمہید	85
3.2	مطالعہ کا طریقہ کار	85
3.3	تحقیقی مطالعہ کا خاکہ	86
3.4	آبادی	87
3.5	نمونہ	90

3.6	سادہ اتفاقی نمونہ کا انتخاب	90
3.7	طبقہ وار نمونہ بندی، (تہہ در تہہ نمونہ)	91
3.8	کثیر المراحل نمونہ بندی	92
3.9	اصطلاحات کی تشریحات	93
3.10	متغیرات	94
3.11	آزاد متغیرات	94
3.12	آلات تحقیق	95
3.13	تحقیقی ذرائع وسائل کا فروغ	96
3.14	آزمائشی مطالعہ	99
3.15	سوالناموں کو معیاری بنانا	99
3.16	جواز معقولیت	100
3.17	معقولیت کی اقسام	100
3.18	اعتمادیت	102
3.19	معطیات جمع کرنے کا طریقہ	104
3.20	عمومی جائزہ	105

باب چہارم

4.0	معطیات کا تجزیہ اور تعبیر	107 تا 243

باب پنجم

5.0	خلاصہ، محاصل، نتائج اور سفارشات	245
5.1	مسئلہ کی تحقیقاتی اہمیت	245
5.2	مطالعہ کے مقاصد	248

5.3	مفروضات	249
5.4	مطالعہ کے تحدیدات	250
5.5	مطالعات کا مختصر خلاصہ	250
5.6	مطالعہ کا طریقہ کار	251
5.7	آبادی	252
5.8	نمونہ	252
5.8.1	نمونہ کے انتخاب کی تکنیک	252
5.9	آلات تحقیق	253
5.10	تحقیقی ذرائع وسائل کا فروغ	254
5.11	معطیات جمع کرنے کا طریقہ	257
5.12	مطالعہ کے محاصلات	257
5.12.1	حاصل مطالعہ	301
5.13	تعلیمی مضمرات	301
5.14	تجاویز اور سفارشات	304

کتابیات

6.0	کتابیات	307

ضمیمہ جات

7.1	سوالنامے	315
7.2	کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی فہرست	350
7.3	مختلف مدارس کی تصاویر	354

بابِ اول

1.1۔تمہید:

تعلیم انسانی زندگی میں ایک بڑی صداقت کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کے بغیر انسان ایک ایسا غلام ہے جو ہمیشہ تکرار اور غیر اطمینانی حیثیت رکھتا ہے۔انسان دونوں حیثیتوں سے ایک جانور ہی کہلاتا ہے جو وجوہات تلاش کرتا رہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جذباتی بھی ہوتا ہے۔تعلیم انسان کو سماج میں ایک نمونہ Model بناتی ہے۔تعلیم کی مدد سے بنیادی طور پر انسان ایک جانور سے انسان میں تبدیل ہوتا ہے۔بغیر تعلیم کے کوئی بھی فرد اجتماعی زندگی میں کامیاب قرار نہیں دیا جاسکتا۔تعلیم ایک طریقہ کار ہے جس میں انسان کی ترقی ''گود سے گور تک'' چلتی رہتی ہے۔تعلیم سے انسان ایک مہذب شخص بنتا ہے۔انسان اکیلا بھی تعلیم حاصل کرسکتا ہے لیکن انسان ایک جاندار کی حیثیت سے سماج میں تربیت پاتا ہے۔اگر چہ کہ انسان کے زندہ رہنے کے لئے غذا کی ضرورت رہتی ہے لیکن انسان تعلیم کے ذریعہ سماج میں ایک حیثیت حاصل کرتا ہے۔آج کل دنیا کے تمام ممالک تعلیم کی اہمیت کو جان چکے ہیں اور یہ کوشش کررہے ہیں کہ ہر ایک شہری کو کم از کم بنیادی تعلیم مہیا کرسکیں۔آج کل تعلیم انسانی زندگی کی 3 بنیادی ضروریات روٹی، کپڑا اور مکان کے بعد چوتھی بنیادی ضرورت بن چکی ہے۔ تعلیم انسانی زندگی کی ترقی کی کلید بن چکی ہے۔2000ء میں مغربی افریقہ کے شہر ''ڈاکر'' میں منعقدہ عالمی تنظیم اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ تعلیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے فرد ہی نہیں بلکہ ملک بھی ترقی پاتا ہے اور ملک کو ترقی کی بلندیوں پر لے جاتا ہے۔ ہندوستان جمہوریت کا گہوارہ ہے۔جمہوریت اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب ملک کے تمام افراد تعلیم یافتہ ہوں۔جمہوریت کی کامیابی کا انحصار خواندگی پر ہوتا ہے۔سماج کا ہر فرد چاہے وہ کسی بھی ذات، نسل، معاشی یا سماجی سطح یا جنس لڑکا ہو کہ لڑکی، مرد ہو کہ عورت، سبھی کو تعلیم یافتہ ہونا چاہئے۔ ہندوستان ایک وسیع ملک ہے۔2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی آبادی ایک ارب 21 کروڑ ایک لاکھ 93 ہزار 422 (1,21,01,93,422) نفوس پر مشتمل ہے جن میں مردوں کی آبادی 62 کروڑ 37 لاکھ 24 ہزار 248 اور خواتین کی آبادی 58 کروڑ 64 لاکھ 69 ہزار 174 ہے۔اور اسی 2011ء کی مردم شماری

کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کی شرح 74.04 فیصد شمار کی جاتی ہے۔ 2001ء کی مردم شماری کے مطابق ملک کی خواندگی کی شرح 64.8 فیصد ہے جس میں مردوں کا تناسب 82.14 فیصد اور خواتین کا تناسب 65.40 فیصد ہے۔ آندھرا پردیش کی مردم شماری کے مطابق جملہ خواندگی کا تناسب 67.70 فیصد ہے جس میں مردوں کا تناسب 75.60 فیصد جبکہ خواتین کا تناسب 59.70 فیصد شمار کیا گیا ہے۔ اقوام عالم میں موجودہ خواندگی کا تناسب دیکھا جائے تو ہندوستان کا تناسب سب سے کم ہے۔ ہندوستان میں خواندگی کے مختلف پروگرام کے باوجود خواندگی کی شرح میں نہایت سست طور پر ترقی دکھائی دیتی ہے۔ 1990 کے خواندگی پروگرام کے مطابق خواندگی کی صد فی صد شرح کو پانے کے لئے موجودہ شرح ترقی کو پیش نظر رکھا جائے تو ہندوستان کے تمام عوام (مرد و خواتین) کو 2060ء تک خواندہ بنایا جاسکتا ہے۔ جب تک کہ تمام افراد تعلیم یافتہ نہیں ہوجاتے اس وقت تک عالمی سماج میں جمہوریت کے ثمرہ کا لطف نہیں اٹھایا جاسکتا۔ اس کے بغیر ایک خوشحال اور ترقی یافتہ سماج کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس خصوص میں خاص طور پر خواتین کے خواندگی کے تناسب کو بڑھانا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ان کے ہی کندھوں پر سارے خاندان کی خواندگی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

1.2۔ تعلیم کے معنی و مفہوم:

تعلیم لاطینی لفظ Educere, Educare اور Educo سے ماخوذ ہے۔ Educare سے مراد سکھانا، تربیت دینا۔ Educere کا مطلب ہدایتیں دینا اور Educo کا مطلب راغب کرنا، رہنمائی کرنا باہر نکالنا ہے۔ اس لئے (Education) تعلیم سے مراد انسان کی مخفی اور پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ترقی دینا جس سے اس کے کردار اور برتاؤ میں تبدیلی رونما ہو۔

تعلیم معلم کے ذریعہ بچہ کے اندر منتقل ہوتی ہے۔ جب معلم کمرہ جماعت میں تعلیم دیتا ہے تو وہ صرف زبانی طریقہ تدریس ہوتی ہے۔ اس اکتساب میں نہ تو تاثراتی مقاصد جیسے بچہ کے رویئے، اقدار اور نہ ہی ادراکی مقاصد جس میں معلومات کی یاددہانی، شناخت اور زبانی صلاحیتوں اور مہارتوں کا فروغ ممکن ہوسکتا ہے جس کی

وجہہ سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو پاتے۔اس بنیاد پر تعلیمی ترقی کے لئے نئے نئے اوزار اور نئے نئے طریقے ایجاد کئے جارہے ہیں۔

تعلیم انسان کے لئے بے حد ضروری ہے۔تعلیم کے بغیر انسان ایک غلام کی زندگی گذارتا ہے اور وہ خونخوار بن جاتا ہے۔تعلیم انسان کو انسانیت سکھاتی ہے۔آدمی تعلیم کے ذریعہ انسان بنتا ہے۔تعلیم انسان کو اپنے تجربات کو بروئے کار لانے، عمل کرنے اور خود کو ماحول کے مطابق ڈھالنے اور حالات کو سدھارنے کے لئے راستہ دکھاتی ہے۔آدمی تعلیم ہی کے ذریعہ اپنی ذہانت اور معلومات کی بناء پر اچھی عادتوں کو اپناتا ہے۔لفظ تعلیم مختلف معنوں میں استعمال میں ہوتا ہے جیسے پرورش کرنا، ابھارنا، لانا، آگے بڑھانا، تربیت کرنا، احساس دلانا وغیرہ یہ تمام چیزیں تدریس اور (ٹریننگ) تربیت کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

قرآن نے اسلامی تعلیمات کے ذریعہ تعلیم کے حقیقی مفہوم کو واضح کرتا ہے۔قرآن کی کئی آیات، حقیقی زندگی، معلومات، آزادی پر مبنی ہیں۔حقیقت کو پانے کے لئے معلومات کا ہونا ضروری ہے اس لئے مختلف مکاتب فکر کے علماء نے تعلیم کو ضروری قرار دیا ہے۔تعلیم کا مقصد صرف تعلیم حاصل کرنا ہی نہیں بلکہ عملی زندگی میں اس کو اپنانا ہے۔والدین کا یہ اہم فریضہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں اور عملی زندگی میں اپنے بچوں کو نمونہ بن کر بتلائیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تعلیم کو حاصل کرنے پر بہت زور دیا۔آپ ﷺ نے کہا کہ اگر تعلیم کو حاصل کرنے کے لئے چین بھی جانا پڑے تو جاؤ کیونکہ تعلیم ہی کے ذریعہ خدا تک پہنچا جاسکتا ہے۔

ملکی اور غیر ملکی ماہرین اور فلاسفروں نے تعلیم کی مختلف انداز میں تشریح کی ہے۔

ٹیگور کے مطابق ''تعلیم ذہن کے اندر جھانکنے کا نام ہے اور روح کی پاکیزگی کا نام ہے اور حقیقی سچائی کو پانے کا نام ہے جو ہمیں دولت مہیا کرتی ہے۔ایسی دولت جس میں سچائی، پیار و محبت موجود ہو''۔

مہاتما گاندھی کے مطابق ''تعلیم کا مطلب بچوں کی تمام تر صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے جس سے اس کی ذہنی، جسمانی اور روحانی تربیت ہو سکے''۔

ڈاکٹر اقبال کے مطابق ''تعلیم کا مقصد خودی کا احساس ہے اور خدا کو پہچاننے کا ذریعہ ہے''۔

شنکر اچاریہ کے مطابق ''تعلیم خود کے بارے میں آگاہ ہونے کا نام ہے''

سوامی وویکانندا کے مطابق ''تعلیم عرفان خداوندی اور کردار سازی کا نام ہے''۔

سقراط کے مطابق ''تعلیم کا مقصد انسان کی پوشیدہ اور آفاقی صلاحیتوں اور آفاقی تصورات کو اجاگر کرنے کا نام ہے''۔

ارسطو کے مطابق ''تعلیم سے مراد ایک صحت مند جس میں ایک صحت مند دماغ کی تربیت ہے۔ارسطو کے مطابق اگر صحت مند جسم اور صحت مند دماغ ہو تو انسان دنیا کی خوبصورتی کے ذریعہ سچائی کے راستہ سے خدا تک پہنچ سکتا ہے''۔

آدم اسمتھ کے مطابق ''تعلیم شعوری طور پر انسان کے کردار میں تبدیلی لانے کا نام ہے''۔

اسپنسر کے مطابق ''تعلیم ایک مکمل زندگی ہے''۔

پستالوجی کے مطابق ''تعلیم انسان کی حقیقی، صاف اور سچائی کو اندر سے اجاگر کرتی ہے''۔

تھامسن کے مطابق ''تعلیم ماحول کے اثر کی وجہہ سے بچے کی عادتوں، اس کے برتاؤ، ان کی سوچ اور رویہ میں مستقل اور مثبت تبدیلی لانے کا نام ہے''۔

جان ڈیوی کے مطابق ''تعلیم انسانی زندگی گذارنے کے عمل میں تجربہ کی بناء پر دوبارہ تعمیر کا نام ہے انسان خود اپنے آپ پر قابو پاتا ہے اور اپنی ذمہ دایوں کو پورا کرتا ہے''۔

فروبل کے مطابق ''تعلیم بچہ کے اندر اور باہر کی دنیا کو جو کہ مخفی ہے اس کو اُجاگر کرنے کا نام ہے''۔

ہندوستان کے تعلیمی نظام کی طرف نظر ڈالی جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس ملک میں مختلف قسم کے تعلیمی نظام رائج رہے ہیں۔قدیم روایتی تعلیمی نظام جیسے، ویدک، برہمنی، بودھی، قرون وسطیٰ، اسلامی، برطانوی اور جدید دور کے تعلیمی نظام اس ملک میں رائج رہے ہیں۔

''آزادی کے بعد تعلیمی نظام کی حصول یابی میں کیا پیش رفت رہی ہے تو

ممکن ہے۔ہمیں اطمینا بخش اعداد وشمار نظر آئیں گے۔آج ملک کے
10لاکھ اسکولوں میں 2025لاکھ بچوں کو پڑھانے کا کام 50لاکھ
اساتذہ کے ذریعہ انجام دیا جارہا ہے''۔

(قومی وریاستی خاکہ 2005 صفحہ نمبر1)

مہاتما گاندھی نے تعلیم کا ایک تصور پیش کیا۔تعلیم کے ذریعہ ناانصافی،تشدد اور عدم مساوات کے لئے عوام کو جگایا جائے اور بچے کو بدلتے ہوئے معاشرتی منظرنامہ میں اپنے گردوپیش کے ماحول کو جاننے میں مدد مل سکے۔

آزادی کے بعد ہندوستان میں تعلیم کے فروغ کے لئے مختلف قومی کمیشنوں کو روبہ عمل لایا گیا۔ سکنڈری ایجوکیشن کمیشن (1952-58)، ایجوکیشن کمیشن (1964-66) اور گاندھی جی کے بنیادی تعلیم (Basic Education) کے نظریہ کو فروغ دینے میں سازگار ثابت ہوئے۔

1976ء تک ہندوستانی آئین کے تحت مختلف ریاستی حکومتوں کو اسکولی تعلیم کے تعلق سے فیصلہ لینے کا اختیار دیا گیا۔1986ء میں نئی قومی تعلیمی پالیسی اختیار کی گئی۔اس کا مقصد پورے ملک میں تعلیم کے معیار کو بلند کرنا،تعلیم کا مقصد نوجوان نسل کو بین الاقوامی تعاون اور امن پسندی کی ترغیب دینا اور انسان کو اس قابل بنانا کہ وہ امن کو طرز زندگی کے طور پر اپنا سکے اور اس کے ساتھ ہی اس کے اندر تنازعات سلجھانے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔تعلیم کا مقصد معاشرے کی امیدوں اور ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔

1.3۔مساوات کے مواقع: Equality of Opportunity

دستور ہند کا دیباچہ the preamble of the Indian Constitution کہتا ہے کہ ''ہم ہندوستانی عام باضابطہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ دستور ہند ایک مطلق العنان جمہوریت ہے جو کہ اس ملک کے تمام شہریوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی، آزاد خیالی، اظہار خیال، عقیدے اور عبادت، ان کے درجات میں مساوات۔

ہمارے چہار رخی Ideals جیسے انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارگی کو ہمارے دستور میں اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ تا کہ سماجی عدم مساوات، معاشی تفاوت اور سیاسی غیر قانونی اختیارات کو نکالا جا سکے۔ تعلیم کے مہیا کرنے میں ہم اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء جن کا تعلق SC یا ST سے ہو، ان میں کسی قسم کا تفاوت باقی نہ رہے۔ حتیٰ کہ تعلیمی اداروں میں سماجی عدم مساوات کا ماحول ہی نہ رہے۔ دوسرے پسماندہ طبقات کے لوگ جو معاشی حیثیت سے کمزور ہوں، انہیں خصوصی مراعات دی جانی چاہئیں۔ پسماندہ طبقات کے لوگ جو معاشی طور پر کمزور ہیں اور وہ تعلیم پر خرچ نہیں کر سکتے، ان کو پڑھانے کے لئے مخصوص توجہ دی جانی چاہئے۔

مساوی مواقع کا مطلب اس وقت بے معنی ہو جاتا ہے جب تک کہ ہم انہیں تعلیم میں مساوی مواقع فراہم نہ کریں۔ بیالیس (42) ویں ترمیم، دستور ہند کے دیباچہ میں دو اور الفاظ کو شامل کرتا ہے وہ ہیں، Socialist اور Secular۔ جواب اس طرح پڑھا جائے گا۔

"Sovereign, Socialist, Secular Democratic Republic"

اس کے باوجود ریاست کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ تعلیم کے میدان میں سب کو مساوی مواقع فراہم کرے۔

یہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ 2001 کی مردم شماری کے مطابق ہمارے ملک کی شرح خواندگی 64.80 فیصد ٹھہرتی ہے۔ ہمارے ملک میں SCs کی آبادی 16 کروڑ 66 لاکھ 35 ہزار 700 ہے جو کہ خواندگی کی شرح کا 16.20 فیصد ہوتا ہے۔ 2001ء کی مردم شماری کے مطابق STs کی آبادی 8 کروڑ 43 لاکھ 26 ہزار 240 ہے جو پوری آبادی کا 8.2 فیصد ہوتا ہے۔ 2001ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست آندھرا پردیش کی آبادی 7 کروڑ 62 لاکھ 10 ہزار 007 ہوتی ہے جس میں 3 کروڑ 85 لاکھ

27ہزار413مرد اور 3 کروڑ76لاکھ 82ہزار 594عورتیں شامل ہیں۔ ریاست کی پوری آبادی میں SCs کی آبادی ایک کروڑ 23لاکھ 39ہزار 496ہے جس میں 62لاکھ 28ہزار 021مرد اور 61لاکھ 11ہزار485خواتین شمار کی گئی تھیں جو کہ پوری آبادی کا16.19فیصد ہوتی ہے۔STs کی آبادی 50لاکھ 24ہزار104 تھی جس میں مرد25لاکھ 48ہزار295 جبکہ خواتین24لاکھ 75ہزار809شامل ہیں۔ پوری آبادی میں ان کا تناسب 6.59فیصد بنتا ہے۔2001ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست میں خواندگی کا تناسب 60.47فیصد گردانا گیا ہے جس میں خواندگی کے حساب سے مردوں کا فیصد 70.32اور خواتین کا فیصد 50.43 بتلایا گیا ہے۔اسی مردم شماری کے مطابق STs کی خواندگی کا فیصد 37.04فیصد مردوں میں 47.66 اور خواتین میں خواندگی کا تناسب 26.11 فیصد تھا۔اس طرح SC اور ST خواتین میں خواندگی کی شرح بہت کم تھی۔اور اسی طرح دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتوں Minorities میں بھی خواندگی کا فیصد بہت کم ہی تھا۔اسی حالت کو سدھارنے کے لئے مردوں کی طرح خواتین کو بھی تعلیمی میدان میں مساوی مواقع فراہم ہونے چاہئیں۔اس طلب کو پورا کرنے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ لڑکیوں کے لئے نئے علیحدہ طور پر مدارس قائم کئے جائیں۔

1.4۔خواتین کا تعلیمی موقف: Status of Women Education

کسی بھی ملک کی ترقی میں خواتین بہت ہی اہم کردار نبھاتی ہیں۔خواتین ہی ہیں جو ملک کی ترقی اور فروغ کے لئے اپنے بچوں کی نشونما کرتی ہیں اور ان میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ ملک کی ترقی اور نشونما کے لئے خواتین کی تعلیمی سہولیات کو فروغ دینا بہت ہی ضروری ہے۔قدیم ہندوستان میں خواتین کی تعلیم میں کافی حد تک ترقی ہوئی۔خواتین نے نہ صرف ویدک ادب (لٹریچر) کا مطالعہ کیا بلکہ بنیادی مصرعے Versus بھی تیار کئے جیسے مائی ترائی(Maitrai)، گارگی(Gargi)، گوپو(Gopo) اور مدرا(Mudra) وغیرہ۔ویدور کے بعد بدھ دور(Budhist Period) میں بھی خواتین کی تعلیم کی کافی

ہمت افزائی ہوئی۔ درمیان میں خواتین کی تعلیم میں کچھ نشیب وفراز آتے گئے۔

پھر برطانوی دور میں Lord Curzon کے دور حکومت میں خواتین کی تعلیم میں کچھ ترقی ہوئی۔ آزادی کے بعد 1947ء میں ہمارے رہنماؤں نے ہندوستان میں خواتین کی تعلیم کے پھیلاؤ پر خصوصی توجہ دی۔ مخالف نظریات اور حالات کی وجہ سے اب تک بھی خواتین کی تعلیم میں ترقی نہیں ہوسکی۔ جس کو سماجی برائیاں اور فرسودہ خیالات تصور کئے جاسکتے ہیں۔ غیر تعلیم یافتہ مرد اور ان کی تعلیم کی طرف لاپرواہی، غربت اور نامساعد حالات، زنانی مدارس اور اساتذہ کی کمی، نصاب کی غیر مناسبت، حکومت کے طرز عمل کی وجہ خواتین کی تعلیم میں ترقی نہ ہوسکی۔ صرف اور صرف خواتین کی تعلیم ہی سے ہم گھروں میں اچھا ماحول، اچھی حفظان صحت، زیادہ پیداوار وغیرہ کے ذریعہ گھریلو زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

1901ء میں خواتین کی خواندگی کی شرح صرف 0.8 فیصد تھی۔ 1947ء میں یہ شرح بڑھ کر 18.70 فیصد ہوگئی جبکہ مردوں کی خواندگی کی شرح 39.40 فیصد تھی۔ کل آبادی کی خواندگی کی شرح 29 فیصد تھی۔ خواتین کی خواندگی کی شرح میں 1950ء سے آج تک حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ تحتانوی سطح پر اس کی ترقی چار گنا ہوئی لیکن 100 لڑکوں کے مقابلے صرف 35 لڑکیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ فوقانیہ سطح پر لڑکیوں کی داخلہ شرح میں 12 گنا اضافہ ہوا ہے پھر بھی 100 لڑکوں کے مقابلے میں 26 لڑکیاں ہی تعلیم پا رہی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم میں چار گنا ترقی ہونے کے باوجود لڑکیوں کی خاصی تعداد تعلیم میں پیچھے ہے۔ ہندوستانی خواتین، سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر پچھڑی ہوئی ہیں۔ خواتین کی اس حالت کو بدلنے کے لئے یا خواتین کو عام حالت میں لانے اور تمام خواتین کو خواندہ بنانے کے لئے تیز رفتاری سے کام کرنے والے تعلیمی اداروں اور سہولتوں کی فراہمی ناگزیر ہے۔ خواتین کی تعلیم کے دو اہم مسائل ہیں۔ وہ مقداری ترقی اور معیاری ترقی ہے۔ مرکزی حکومت نے ان مسائل کا مطالعہ کئی مرتبہ مخصوص کمیٹیوں کے ذریعہ کرایا۔

افریقی ملک کینیا کے شہر نیروبی Nairobi میں 1985ء کی بین الاقوامی کانفرنس برائے خواتین میں خواتین کو خودمختار بنانے کی شروعات کرنا طے پایا۔ خواتین کی ترقی میں تعلیم نشانِ ترقی Milestone ہے جو

خواتین کو حالات کا سامنا کرنے اور مقابلہ کر کے قدیم روایات کو چھوڑ کر اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی راہ دکھاتی ہے۔ ہندوستان میں خواندگی کی شرح 1951ء میں 18.3 فیصد سے ترقی پا کر 2001ء میں 64.8 فیصد تک پہنچ گئی جس میں خواتین کی خواندگی کا فیصد بھی تیزی سے ترقی پا کر 7 فیصد سے 54.16 فیصد تک پہنچ گیا۔ باوجود اس کے بدقسمتی سے خواتین صرف 39 فیصد ہی خواندہ ہوسکیں بہ نسبت مردوں کے جو 64 فیصد ہیں۔ ہمارے جمہوری نظم ونسق، ہمارے قوانین، ترقی کا طرز عمل، منصوبے اور پروگرام کے علاوہ خواتین کی ترقی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ 78-1974ء کے پانچویں پنچسالہ منصوبے اور اس کے بعد سے خواتین کے لئے نظریہ تبدیل کرتے ہوئے خواتین کی بہبودی کے بجائے انہیں ترقی کی سمت بڑھانا۔ حال کے دور میں خواتین کے اختیارات کو اہمیت دی جا کر ہندوستانی سماج میں خواتین کے رتبہ کو بڑھایا گیا۔ 1990ء میں پارلیمانی ایکٹ کے تحت ایک قومی کمیشن قائم کیا گیا تا کہ خواتین کے حقوق اور انہیں حاصل قانونی مراعات کو تحفظ حاصل ہو سکے۔

دستور ہند میں 1993ء کے دوران 73 ویں اور 74 ویں ترمیم کے تحت خواتین کے لئے مقامی حکومتوں اور بلدیات میں خواتین کی آبادی کے لحاظ سے نشستوں کا تحفظ کیا گیا ہے تا کہ مقامی سطح پر اپنی رائے پیش کرسکیں۔ علاوہ ازیں مرکزی حکومت نے خواتین کی خواندگی کی شرح کو ترقی دینے کے لئے حال ہی میں Saakshar Bharat Mission کا انعقاد عمل میں لایا ہے جس کا مقصد خواتین کی ناخواندگی کی شرح کو کم کیا جائے اور ہندوستان کے مختلف علاقے، دور دراز کے مقامات تک تعلیم کو عام کرنا اور تعلیم کے بارے میں شعور بیدار کرنا ہے۔ آج ہندوستانی خواتین کو انفرادی اور سماجی رتبہ میں مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں۔ تعلیم کا حق، کام کرنے کا حق، مساوی آمدنی کمانے اور اپنی حفاظت کرنے کا حق، آزادانہ گھومنے کا حق، جائیداد کا حق، صحت اور فرصت کا حق حاصل ہے۔ باوجود اس کے خواندگی کے اعداد وشمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خواتین کی تعلیمی ترقی، مردوں کی تعلیمی ترقی کے مقابلہ میں کم ہے۔

ابھی تک تحتانوی مدارس میں 31 لڑکوں کے مقابلے میں صرف 17 لڑکیاں موجود ہیں۔ فوقانی

مدارس میں ایک لڑکی کے مقابلے میں 3 لڑکے موجود ہیں جبکہ یونیورسٹی سطح کی تعلیم میں 3 خواتین کے مقابلے 8 مرد تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ہندوستان میں آبادی کے لحاظ سے مرد اور خواتین کا تناسب مساوی ہے۔ تو اس لحاظ سے تعلیمی اداروں کے تمام مدارج میں بھی جنس کا تناسب مساوی ہونا چاہئے۔ 2009ء کی سالانہ تعلیمی موقف Status کی رپورٹ کے مطابق دیہی لڑکیوں اور معیاری تعلیم کے درمیان دو چیزیں (بنیادی سہولتیں جیسے آمد و رفت اور مناسب بیت الخلاء) بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ 27 ستمبر 2013ء کے ہندوستانی اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ نسوانی تعلیم میں خصوصی طور پر 5 رکاوٹیں پیش آرہی ہیں۔ ان میں مدارس میں ناکافی سہولتیں (کھیل کا میدان، پینے کا پانی، لائبریری کی سہولت، بیت الخلاء کی سہولت اور اساتذہ کی کمی)، قابل معلّمات کا فقدان، آمدورفت کی سہولیات کا نہ ہونا، طالبات کے لئے رہائش گاہوں Hostels کا نہ ہونا، جنسی بے راہ روی کا خوف اور مقررہ مدارس کے اوقات۔ ان تمام عوامل سے مل کر طالبات کے لئے ایک غیر دلچسپ ماحول بنتا ہے جس کی وجہ سے طالبات مدارس میں داخلہ لینا نہیں چاہتی ہیں اور والدین بھی اپنی لڑکیوں کو مدارس میں داخلہ دلانا نہیں چاہتے۔ جس کے نتیجے میں اگر وہ تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی بھی ہیں تو ان کو خاموش رہنا پڑتا ہے۔

آندھرا پردیش میں طلبا کی داخلہ کی شرح درج فہرست اقوام، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتی طبقات کی لڑکیوں سے زیادہ ہے۔ یعنی ان لڑکیوں کی مدرسہ میں داخلہ کی شرح لڑکوں کی بہ نسبت بہت کم ہے۔ ان مذاہت کی لڑکیوں میں ترک تعلیم کی شرح بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے نئے قسم کے کھلے مدارس اور رہائشی سہولیات سے آراستہ مدارس کا قیام عمل میں لایا جانا چاہئے۔

1.5۔ لڑکیوں کی تعلیمی اہمیت: Importance of Girls Education

- لڑکیوں کی تعلیم ملک کی سماجی، تہذیبی، معاشی ترقی کے لئے ایک ضرور ہتھیار ہے۔
- Charles Malikleo کے مطابق ''سماج کو تیزی سے بدلنے کے لئے عورتوں کو متحرک کرنا ہوگا۔

- لڑکیوں کی تعلیم کسی قوم کی ترقی کی راہ ہے۔
- لڑکیوں کی تعلیم عام کرواور ملک کوترقی دو۔
- لڑکیوں کی تعلیم سے ملک کوطاقتورلیڈرحاصل ہوں گے۔
- آج کی لڑکیوں کی تعلیم سے مستقبل میں میٹھے پھل حاصل ہوں گے۔
- ہرلڑکی کو پڑھنے کا حق حاصل ہے۔
- وقت ضائع نہ کرو۔لڑکیوں کی تعلیم کوعام کرو۔
- لڑکی کوتعلیم یافتہ بنا کراس کوآزادانہ زندگی گذارنے دیں۔
- لڑکی کوتعلیم سے آراستہ کرتے ہوئے سماج کے جنسی عدم مساوات کودورکریں۔
- لڑکیاں زندگی کی بنیاد ہیں۔انہیں تعلیم یافتہ اورطاقتور بنائیں۔
- تعلیم سب کے لئے ضروری ہے۔خصوصاًلڑکیوں کے لئے۔
- کسی سماج کی کمزوری کودورکرنے کے لئےلڑکیوں کوتعلیم یافتہ بنائیں۔
- اگرآپ کسی لڑکی کی تعلیم میں سرمایہ لگائیں تووہ خودکھائے گی،اس کی اولادکوکھلائے گی،اس کے سماج اوراس کی قوم کوکھلائے گی: ناروے کی وزیراعظمEma Solberg
- اگرتم کسی مردکوتعلیم یافتہ بناؤ گےتو صرف ایک مرد ہی تعلیم یافتہ ہوگا،اگرتم کسی عورت کوتعلیم یافتہ بناؤ گےتوسمجھوایک نسل کوتعلیم یافتہ بنادیا:Bringhan Young
- ایک لڑکی جوکہ تعلیم یافتہ ہو،اپنی خاندانی بہبودی پراورصحت پرتوجہ دے گی اور پھروہ اپنے بچوں کی تعلیم پرتوجہ دے گی:عظیم پریم جی۔

1.6۔آزادی کے بعد ہندوستان میں تعلیم:

ہندوستان اور پاکستان علیحدہ ہوتے ہوئے 1947ء میں آزادی حاصل ہوئی جس کے بعد سائنس، ٹیکنالوجی،تعلیم اور ریسرچ میں نمایاں ترقی ہوئی جبکہ ناخواندگی میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ ہندوستان نے جو نیا

دستور اختیار کیا تھا اس سے ملک کی تنظیمی پالیسی میں کوئی خاطر خواہ فرق نظر نہیں آیا۔ تعلیم ریاستی حکومت کی اہم ذمہ داری سمجھی جاتی ہے اور مرکزی حکومت تعلیمی معیار کو بڑھانے کی سہولتیں دینا جیسے اعلیٰ تعلیم کے معیار کو ترقی دینا، ریسرچ، سائنس اور ٹیکنیکل تعلیم وغیرہ کو اپنی ذمہ داری سمجھنے لگی ہے۔

1950ء میں ہندوستانی حکومت نے پلاننگ کمیشن کی بنیاد ڈالی تا کہ وہ زندگی کے مختلف پہلوؤں اور تعلیم میں ترقی کے لئے خاکہ Blue Print بنائے جس سے زندگی کے مختلف پہلوؤں اور تعلیم کی ترقی ہو سکے۔ جہاں سے پنچسالہ منصوبہ کا آغاز ہوا اور اس پر عمل آوری شروع ہوئی۔ ان پنچسالہ منصوبوں کے اہم مقاصد حسب ذیل ہیں۔

1۔ ہر جاہ Universal ابتدائی تعلیم حاصل کرنا۔

2۔ ناخواندگی کو جڑ سے مٹانا۔

3۔ فنی اور پیشہ وارانہ تربیتی پروگرام کا آغاز۔

4۔ ٹیکنیکی، سائنسی، ماحولیاتی، اخلاقی تعلیم، ''مدرسہ اور روزگار کے رشتہ'' پر زور دیتے ہوئے تعلیم کے معیار کو بڑھانا۔

5۔ ملک کے ہر ضلع میں معیاری تعلیم کی سہولتیں فراہم کرنا۔

1947ء سے ہندوستانی حکومت نے تعلیم میں سدھار کے لئے تین اہم کمیشنوں کا آغاز کیا تا کہ تعلیم کے میدان میں تبدیلی لائی جائے۔ 1949ء کے یونیورسٹی تعلیمی کمیشن نے نئے کورسس، جانچ کے طریقے، ذریعہ تعلیم (Medium of Instruction)، طلبا کی خدمات اور اساتذہ کی بھرتی پر اپنی قیمتی تجاویز پیش کیں۔ 1952-53 کے ثانوی تعلیمی کمیشن نے خصوصی طور پر ثانوی تعلیم اور اساتذہ کی تعلیم پر زور دیا۔ 1964-66 میں تعلیمی میدان کا محاسبہ کیا گیا۔ اس کمیشن کی رپورٹ میں 1968ء میں ہندوستانی حکومت نے قومی پالیسی کا تجزیہ کیا۔ اس پالیسی کی 1986ء میں دوبارہ جانچ کی گئی۔ اس نئی پالیسی نے اخلاقی اصول، تعلیمی ٹکنالوجی، اخلاقیات اور قومی یکجہتی پر زور دیا۔ سارے ملک میں مشترکہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے

ایک بنیادی نصاب بنایا گیا۔

قومی تعلیمی ڈیپارٹمنٹ جو کہ مرکزی وزارت فروغ برائے انسانی وسائل کا ایک حصہ تھا اور جس کا صدر ایک کابنی وزیر تھا، تعلیمی مرکزی مشاورتی بورڈ ریاستی اور قومی حکومت میں تعلق پیدا کرتی تھی جس میں کئی ادارے تعلیمی محکمہ سے جڑے ہوئے تھے۔ان میں سب سے اہم ادارے یہ ہیں۔

All India Council for Technical Education (1945)

The University Grants Commission (1953)

National Council of Educational Research and Training (1961)

ان میں سے پہلا ادارہ حکومت کو ٹیکنیکل تعلیم اور ٹیکنیکل تعلیم کی ترقی پر رائے دیتا ہے۔دوسرا ادارہ یو.جی سی ہے جو یونیورسٹی تعلیم کی ترقی پر دھیان دیتا ہے اور یہ یونیورسٹی میں اکتساب، امتحان اور علمی تحقیق کی ترقی پر زور دیتا ہے۔ یہ یونیورسٹی کے مالی انتظامات کو بھی سنبھالتا ہے۔تیسرے ادارہ کا کام اسکولی تعلیم کے معیار کو ترقی دینا اور وزیر انسانی وسائل کو رائے دینا اور مدد کرنا ہے۔

مرکزی حکومت نے مرکزی ملازمین کے بچوں کے لئے ایک ہزار مرکزی مدارس کا آغاز کیا ہے۔ یہ ادارے معیاری تعلیم دے کر بہترین Achievers عطا کرتے ہیں جو بلالحاظ سماجی، مالیاتی پس منظر ہے۔ساتواں پنچسالہ منصوبے (90-1985) میں یہ طے کیا گیا کہ ہر ضلع میں اسی طرح کا ایک مدرسہ قائم کیا جائے۔

ابتدائی اور فوقانوی تعلیم کے لئے ریاستی حکومت ذمہ دار ہوتی ہے۔ یونیورسٹی اور کالجوں میں اعلیٰ تعلیم مہیا کی جاتی ہے۔ 1950ء سے لے کر 1980ء تک ہندوستان میں تعلیمی اداروں کی تعداد تین گنا بڑھ گئی ہے۔ خاص طور پر ابتدائی تعلیم کے مدارس میں زیادہ ترقی دیکھی گئی ہے۔ دستور کے اصولوں کے مطابق 14 سال تک کی عمر کے بچوں کو ابتدائی تعلیم کو عالمیانے Universalisation سے زیادہ تر علاقوں میں بچوں کے لئے ایک کیلومیٹر کے احاطہ میں اسکول قائم ہوگیا۔زیادہ تر مدارس میں اساتذہ کی کمی اور دیگر سہولتوں کا فقدان پایا گیا۔ جب سے حکومت نے 1986ء میں قومی تعلیمی پالیسی کو بہتر بنایا اس میں یہ ضروری کردیا کہ

1990ء تک 19 سال کے تمام بچوں کو کم سے کم 5 سال تک کی رسمی تعلیم دی جائے۔ بالغوں کے لئے تعلیم کو بڑھاوا دینے کی ترغیب دی گئی۔ سیاسی پارٹیاں، صنعت کار، تجارتی اداروں، سیاسی اساتذہ، سیاسی طلبا اور کئی گروپوں نے تعلیمی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں۔

1.7۔آزادی کے بعد لڑکیوں کی تعلیم:

Girls' Education after Independence

آزادی سے لے کر اب تک نسوانی تعلیم کا موضوع حکومت، ماہرین تعلیم، سماجی صلح کاروں اور منصوبہ سازوں وغیرہ کے لئے خصوصی دلچسپی کا حامل رہا ہے۔

☆ دستور ہند کی کئی دفعات تعلیم نسواں کے لئے راست یا بالراست مخصوص ہیں۔

☆ دستور کی دفعہ 16 غیر امتیازی طور پر خواتین کے لئے عوامی روزگار فراہم کرتی ہے۔ دفعہ 15 خواتین اور بچوں کی ترقی کے لئے خاص سہولتیں فراہم کرتی ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کو پختہ بنانے کے لئے حکومت نے کئی ایک مرحلوں کو آسان کر رکھا ہے۔

☆ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت نے تعلیم نسواں پر نظر ثانی کے لئے کئی کمیٹیاں اور ذیلی کمیٹیاں بنائی ہیں جن میں سے 1959ء میں بنی قومی تعلیم کمیٹی نے تعلیم نسوان پر ''**درگا بائی دیشمکھ کمیٹی**'' اہم ہے۔ اس کمیٹی نے تعلیم نسواں پر خاص توجہ دی ہے۔ اس کمیٹی نے لڑکوں کی طرح لڑکیوں کو بھی نہ صرف بہتر سلجھی ہوئی عام تعلیم بلکہ بہتر پیشہ وارانہ تعلیم بھی عطا کرنے پر بھی زور دیا۔ یہ کمیٹی لڑکیوں اور عورتوں کو نہ صرف لڑکوں کے مماثل درسی تعلیم ہی نہیں بلکہ پیشہ وارانہ تعلیم دینے پر ان کو گھر اور باہر سماج میں بھی اپنی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل بنانے کی سفارش کرتی ہے۔ ابتدائی 70ء کے دہے میں نسوانی تعلیم میں ایک اہم موڑ آیا جب تعلیمی کمیشن 66-1964ء جس کو کوٹھاری کمیشن بھی کہا جاتا ہے، ''**درگا بائی دیشمکھ**'' اور ''**ہنس مہتا کمیشن**'' کے مطابق یہ رائے پیش کی کہ خواتین کی مکمل ترقی، انسانی وسائل، گھروں کی ترقی، کردار کی ترقی کے لئے بچوں کے ابتدائی سالوں (بچپن اور شیر خوارگی) کے دور کے لئے عورتوں کی تعلیم، مردوں کی تعلیم سے اعلیٰ اور اہم کردار ادا کرتی

ہے لیکن جدید دور میں عورتوں کی کارکردگی گھر اور بچوں کی پرورش سے کہیں زیادہ ہوگئی ہے۔ وہ گھر اور گھر کے باہر بھی اپنی ذمہ داریوں کو برابر نبھا رہی ہیں۔ یہ کمیشن خواتین کے لئے تعلیمی مواقع فراہم کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس کمیشن کی سفارشات کو 1968ء میں قومی تعلیمی پالیسی کے نام پر عمل میں لایا گیا۔ خواتین کی تعلیم کے معاملے میں اس پالیسی نے کھلے عام کہہ دیا ہے کہ NPE 1986 کے تحت لڑکیوں کو بھی لڑکوں کے مماثل دسویں جماعت تک حساب اور سائنس کی تعلیم فراہم کی جائے اور پھر اس کے بعد سائنس اور ریاضی کے میدانوں میں وہ اپنا مخصوص مقام حاصل کر سکیں۔

☆ ایک اور اہم قدم جو 1974ء میں اٹھایا گیا وہ جنسی مساوات پر زور ہے۔ اس میں عورتوں کی ترقی اور طاقت کو تعلیم کے ذریعہ بڑھانے پر زور دیا گیا۔ ایک بات اس میں غور کی گئی کہ لڑکے اور لڑکیوں کے داخلے کے تناسب میں کافی سدھار پایا گیا۔

☆ 2005ء میں حکومت ہند نے لڑکیوں کی تعلیم اور مشترکہ تعلیمی نظام پر CABE کمیٹی کو ذمہ دار بنایا تاکہ وہ تعلیمی انتظامیہ میں جنسی امتیاز کو کم کرنے اور لڑکیوں کی شراکت داری کو بڑھانے کے مقصد سے موجودہ عمل ہو رہی اسکیموں پر رغبت دلانے کے لئے لی جانے والی تدابیر کا جائزہ لے سکے۔ لڑکیوں کی تعلیم کو ناکافی تعلیمی سہولتوں، غلط رجحان، اس خلاء کی اہم وجہہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس لئے اس کمیٹی نے ہر لڑکی کو اول جماعت میں داخلہ دلانے کی خاص کر 6 سال کی عمر سے فوقانی تعلیم تک تمام لڑکیوں کے لئے مفت تعلیم اور خاص کر ہر جنس کے تئیں مساویانہ اقدار اور سلوک کو تعلیمی طریقہ کار کے ذریعہ لوگوں میں اجاگر کرنے کے لئے مسلسل مہمات کو تمام قسم کے لوگوں خاص کر ویمن ورکرس (زنانہ اہل کار) اور سماجی و سیاسی ارکان کے ذریعہ ذہن نشین کرنے کی سفارش پیش کی۔

☆ حکومت ہند کا عورتوں کی ترقی کے لئے قومی کور (Core) گروپ کا آغاز کرنا بھی ایک اہم قدم ہے جس نے اس بات کو منظر عام پر لایا کہ عورتیں نہ تو سماج کا کمزور حصہ ہیں اور نہ ہی ترقیاتی کاموں میں وہ کمزور رول ادا کرتی ہیں بلکہ قومی مقاصد حاصل کرنے میں وہ بہت ہی طاقتوں ذریعہ ہیں۔ عورت کے مقام کی اہمیت

کے لئے تعلیم ہی ایک اہم ہتھیار رہے جس کے لئے مستقبل کے لئے تمام پلان اور پالیسیوں نے عورتوں کی تعلیم کو ہر ضرورت پر مقدم رکھا۔

☆ قومی تعلیمی پالیسی 1986ء پر 1992ء میں نظر ثانی کی گئی جس میں جنسی مسائل جیسے عورتوں کے ساتھ مساویانہ سلوک کا نہ ہونا اور مکمل اختیارات کی عدم فراہمی کو مٹانے کے لئے گورنمنٹ پالیسی منظّم کی گئی جس میں ان تمام باتوں کا خاص خیال رکھا گیا۔ اس پالیسی نے ماضی کی تمام خامیوں اور رکاوٹوں کے ختم کرنے کو فوقیت دی۔ خاص کر اس بات پر زور دیا کہ تعلیمی نظام کو نئے انداز میں منظّم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عورتوں کے ساتھ مساویانہ سلوک میں تعلیم کا مثبت رول ہو اور عورتوں کی ترقی میں اضافہ ہو۔

☆ لڑکیوں کی تعلیمی ترقی میں رکاوٹ بننے والے جنسی امتیاز کو ختم کرنے کے لئے اپنائی گئی Policy of Non Discrimination کی پرزور حمایت کی۔ اس پروگرام میں سماجی طور پر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی زور دیا گیا۔ دستاویزی پالیسی کے **''پروگرام آف ایکشن''** نے تمام تعلیمی محکموں کے صدور کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے احاطے سے متعلق ایک ایسا تفصیلی پلان تیار کریں جس میں جنسی بنیاد پر موجود تمام مسائل کا اظہار کیا جا سکے۔ اس پروگرام کے تحت قومی اور ریاستی سطح پر جنسی مسائل کا مکمل خیال کرتے ہوئے تمام پالیسیوں اور اسکیموں کو مکمل کرنے کے لئے محکمہ تعلیمات کے پلاننگ ڈویژن نے ایک مانیٹرنگ یونٹ کو ذمہ داری دی۔

☆ ہر سطح پر معیاری تعلیم کی فراہمی اور لڑکیوں کے لئے پیشہ وارانہ اور فنی رہنمائی پر توجہ دلانے کے لئے 2001ء میں لڑکیوں کے اختیارات میں اضافہ کے لئے قومی پالیسی National Policy for Women Empowerment ایک اہم قدم کے طور پر اپنایا گیا جو عورتوں کی ترقی کی راہ ہموار کر سکے۔ 18 سال تک کی عمر کی لڑکیوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی پر زور دیا گیا۔ کمیٹی نے لڑکیوں کی تعلیمی ترقی پر زور دیا تاکہ لڑکیاں، غربت، گھر اور بھائی بہن کی ذمہ داری، بچہ مزدوری، لڑکیوں کی کم اہمیت، شادی کو تعلیم پر سبقت وغیرہ رکاوٹوں سے ابھر سکیں۔ ہر ادارہ میں خصوصی طور پر دیہی علاقوں میں موزوں کام

کرنے کے لئے حالات مہیا کئے جائیں تا کہ معلّمہ اور دیگر عہدوں (ویمن اینڈنٹس) پر رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دے سکیں۔

☆ 1950ء میں حکومت ہند نے تعلیم نسواں کی ترقی کے لئے پنج سالہ منصوبہ کو اختیار کیا۔

☆ تعلیم نسوان کو ان ترقیاتی پروگراموں میں سب سے اہم مقام دیا گیا۔

☆ پہلے پنچسالہ منصوبہ میں لڑکیوں/عورتوں کی تعلیم کو اہم مقام دیا گیا۔

☆ دوسرے پنچسالہ منصوبہ (1956-61) میں تعلیم نسوان کو وقت کی سب سے اہم اور شدید ضرورت قرار دیا اور اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ ملک کے ہر حصہ میں لڑکیوں کی تعلیم کی ضرورت کو یکساں اہمیت دی جائے۔

☆ اس منصوبہ پروگرام میں ضرورت ہے کہ لڑکیوں کے والدین کو تعلیم کی اہمیت بتائیں کیونکہ وہ لڑکی کی روزمرہ کی ضرورتوں میں مددگار ہیں اور یہ بھی نشاندہی کی گئی کہ ہر جگہ کے ماحول اور ضرورتوں کو ایک الگ طرح سے حل کیا جائے۔

☆ مخلوط تعلیم Co-Education کو منظّم کرنے میں جو پریشانیاں ہیں اس کو حل کریں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے متبادل مدارس قائم کرنے پر غور کیا جائے۔

☆ تیسرے پنچسالہ منصوبہ (1961-65) میں لڑکیوں کی تعلیم پر خاص طور پر زور دیا اور اس بات کو کم کرنے کے لئے بھی کہ لڑکے اور لڑکی کی تعلیم کی اہمیت میں امتیاز نہ کیا جائے۔

☆ چوتھے پنچسالہ منصوبہ (1969-74) میں ابتدائی تعلیم کے پھیلاؤ اور پسماندہ علاقوں میں لڑکیوں کی تعلیم اور بہتر سہولیات دینے پر زور دیا۔

☆ چھٹے پنچسالہ منصوبہ (1980-85) میں تعلیمی مواقع میں یکسانیت کو بڑھاوا دینا طے کیا گیا اور کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی شروعات کی گئی۔

☆ ساتویں پنچسالہ منصوبہ (1985-90) میں فوقانی سطح تک لڑکیوں کی مفت تعلیم کو لازمی قرار دیا۔

☆ تعلیمی پروگراموں، تربیت اور تربیتی اداروں و تعلیمی اداروں کی حکمت عملیاں، عورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئیں۔

☆ معلّمات کے تقرر، پری پرائمری کو تحتانوی مدارس سے منسلک کرنا، مفت یونیفارمس اور مختلف ترغیب اور محرکہ دلانے والی اشیاء کی تقسیم کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم کی ترقی کو قطعی بنایا گیا۔

☆ آٹھویں پنچسالہ منصوبہ (1992-97) میں فنڈس کو عام ترقیاتی سیکٹرس سے ہٹا کر عورتوں کے ترقیاتی کاموں کے لئے صرف کرنے کو قطعی بنایا گیا۔ اس منصوبہ میں آبادی پر منحصر فوقانی مدارس میں اضافہ کا دارومدار لڑکیوں اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والوں اور دیہات کی ضروریات کو پورا کیا۔ جنسی حساسیت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مخصوص پروگراموں پر عمل آوری کی گئی۔

☆ نویں پنچ سالہ منصوبہ میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کئے گئے اقدامات کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کو شدید ضرورت کے طور پر پہچانا۔ حکومت نے اپنے منصوبہ میں کہا کہ لڑکیوں کی مفت تعلیم کالج کی سطح پر یعنی انڈر گریجویٹ کے ساتھ ساتھ پیشہ وارانہ کورس میں بھی فراہم کرے گی۔ لڑکیوں کی حاضری کو بڑھانے کے لئے اضافی ہاسٹل کی سہولتوں کو خاص کر دور دراز اور قبائیلی علاقوں میں مدارس کے قیام کو یقینی بنانے کی تجاویز پیش کی گئیں۔ نسوانی جز پر مشتمل منصوبہ کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے عورتوں پر مشتمل تمام سیکٹرس میں 30 فیصد فوائد پر عمل آوری کو یقینی بنانے کے لئے اپنایا گیا۔

☆ دسواں پنچسالہ (2002-2007) کو دوبارہ لڑکیوں کی تعلیمی ضرورت پر توجہ کا حامل قرار دیا۔ آسان اور یکساں تعلیمی مواقع، مفت تعلیم اور جنسی حساس، تعلیمی نظام کے ذریعہ سازگار ماحول فراہم کرنے کے لئے منصوبہ پیش کیا گیا۔ ابتدائی تعلیم کے عالمی پھیلاؤ Universalisation کے منصوبہ پر زور دیا گیا جس کی بنیاد عالمی وسائل، عالمی داخلہ، عالمی ٹھہراؤ، Retention، عالمی کامیابی اور مساوات پر رکھی گئی۔

☆ ابتدائی تعلیم کی پیش کردہ اسکیموں میں سروا سکشا ابھیان (SSA)، دوپہر کا کھانا (Mid Day Meal) اور کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ KGBV اہم ہیں۔

☆ فوقانی سطح پر لڑکیوں کی حاضری (داخلہ) میں اضافہ کے لئے لڑکیوں کے رہنے کی سہولتوں کو فراہم کرنے کی اسکیم پر نظرثانی کی گئی اور اس کی بہتری کے لئے اقدامات کئے گئے۔ بالیکا سمردھی یوجنا پروگرام پر نظرثانی کے تحت دسویں پنچسالہ منصوبہ نے سطح غربت سے نچلے طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے مالی (معاشی) امداد فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا جب تک کہ وہ فوقانی تعلیم مکمل نہ کرلے یا کوئی فن میں مہارت حاصل نہ کرلے جو اس کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے میں مدد کرے۔

☆ گیارھویں پنچسالہ منصوبہ پر کام کرنے والی کمیٹی نے لڑکیوں کی تعلیمی ترقی کے لئے مخصوص اسکیمیں جیسے تعلیمی اداروں میں اس کے اطراف ہاسٹلس کی تعمیر، فوقانی مدارس کے قریب مزید ہاسٹلس کا اضافہ، تیکنیکی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کم سے کم 33 فیصد ریزرویشن، تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بارھویں جماعت تک کستور باگاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کی فراہمی اور دوسری ضروری سہولتیں جیسے تمام مدارس میں لڑکیوں کے لئے مشترکہ کمرے، مزید مالی امداد (اسکالرشپس) اور لڑکیوں کے لئے مختلف پیشہ وارانہ کورسس میں داخلہ لینے کے لئے سفارشات پیش کی گئیں۔ گیارھویں پنچسالہ منصوبہ نے تیز رفتار ترقی کے لئے تعلیم کو ایک اہم پیمانہ کا مقام دیا۔ لڑکیوں کی تعلیم اور مشترکہ تعلیمی نظام پر CABE کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر گیارھویں پنچسالہ منصوبہ نے صنفی امتیاز پر قابو پانے کے لئے مخصوص لڑکیوں کے لئے علیحدہ اسکولس میں مزید اضافہ کی سفارش کی گئی۔ گیارھویں پنج سالہ منصوبہ نے ریاستی حکومت کو لڑکیوں کی تعلیم خاص کر مسلم طالبات کے لئے مدارس کی تعمیر پر زور دیا۔ لڑکیوں کی تعلیم میں آنے والی رکاٹوں جیسے غربت، بھائی بہنوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری، لڑکیوں کی بچہ مزدوری، لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت کی کمی، لڑکیوں کی شادی کو تعلیم پر سبقت جیسے مسائل کو حل کرنے کے لئے اقدامات کو منصوبہ میں شامل کیا گیا۔ CABE کمیٹی رپورٹ میں بھی اس بات کا ذکر کیا گیا۔ گیارھویں منصوبہ کے تحت چنندہ تعلیمی پسماندہ بلاکس (Educationally Backward Blocks) میں لڑکیوں کے لئے ترغیب دلانے والی اسکیم A Girl Child Incentive Scheme کا آغاز کیا گیا۔

اس کے علاوہ ریاستوں نے Overseas Developments Administration

(ODA) کی مدد سے تعلیمی پروگرامس جیسے آندھراپردیش میں ابتدائی تعلیم پروگرام (APPEP) کو 1993ء میں پیش کیا گیا۔Lok Jumbish راجستھان میں، بہار تعلیمی پراجیکٹ(BEP)2000 میں اور 1999ء میں اتر پردیش ابتدائی تعلیم پراجیکٹUP Basic Education Project شروع کیا گیا۔ان تمام پروگراموں کی شروعات کا مقصد تعلیم نسواں کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔مکمل خواندگی حاصل کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے 2001-02 میں سرواسکشا ابھیانSSA کی شروعات سب سے بڑا قدم سمجھا جاتا ہے۔

جنسی حساسیت ہمیشہ سے نازک مسئلہ رہا ہے۔کسی بھی میدان میں چاہے وہ Management and Planning، مدارس کی ترقی، نصاب کی تبدیلی یا تعلیم نسواں میں رکاوٹیں وغیرہ۔اس کے علاوہ مخصوص ضروریات کی حامل لڑکیوں کی تعلیم فراہم کرنا ہے چاہے وہ کسی بھی قسم کی مخصوص ضروریات کی حامل ہوں۔اس سے سماج میں کوئی ایسا بچہ نہ چھوٹنا چاہئے جو ناخواندہ ہو۔یہ SSA کا اہم مقصد ہے۔SSA نے بہت سارےEducation Guarantee Scheme،(Bridge Course)،گرمائی کیمپس پر عمل آوری،مکمل تعلیم کو حاصل کرنے کیلئے آٹھویں جماعت تک مکمل عالمیUniversalisation مفت تعلیم کی ذمہ داری بھی لی۔

1.8۔SSA کے زیر انتظام تعلیم نسواں کے تحت چند سہولتیں:

- لڑکیوں کے لئے دسویں جماعت تک درسی کتب فراہم کرنا۔
- لڑکیوں کے لئے علیحدہ بیت الخلاء فراہم کرنا۔
- مدرسہ سے باہر لڑکیوں کے لئے مدارس کی واپسیBack to School پروگرام چلانا۔
- زائد عمر کی لڑکیوں کے لئےBridge Course کی شروعات کرنا۔
- 50 فیصد خاتون معلّماتLady Teachers کا تقرر۔

- ICDS پروگرام کے تحت مدارس کے قریب Early Education and Child Care Center کا قیام۔
- مساوی تعلیم کی اہمیت کو بڑھانا۔
- جنسی حسی اکتساب کی اہمیت کو بڑھانا۔
- صحیح طریقے سے اکتسابی سامان Text Books کو استعمال کرتے ہوئے سمجھانا۔
- سماج میں نسوانی تعلیم کو بڑھاوا دینے کے لئے مختلف پروگرام کرنا۔
- ہر ضلع کی سطح پر تعلیم نسواں کو بڑھاوا دینے کے لئے مالیہ کی فراہمی۔
- SSA کی کوششوں سے حکومت نے قومی نسوانی تعلیم National Programme of Education for Girls at Elementary Level کے ذریعہ تعلیم نسواں میں کافی ترقی ہوئی۔
- NPEGEL نے SSA کے زیر اثر Under Priviledge اور Disadvantage لڑکیوں کے لئے ثانوی تعلیم عام کرنے کی سہولتیں فراہم کیں۔
- اس اسکیم کو تعلیمی پسماندہ طبقات جہاں گاؤں کی سطح پر تعلیم نسواں کا فیصد مرکزی تعلیمی فیصد کے مقابلہ بہت کم تھا اور ایسے ضلعوں میں جہاں پسماندہ طبقات میں نسوانی تعلیم کا فیصد 1991ء میں 10 فیصد سے کم تھا، حکومت کی طرف سے ایک اور اہم اسکیم کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے نام سے شروع کی گئی جس کا اہم مقصد خاص طور پر پسماندہ طبقات کی لڑکیوں کی تعلیم کی ہمت افزائی کرنا ہے۔ 2007ء میں SSA اسکیم کا حصہ بنی ہے۔ 24 ریاستوں اور ایک مرکزی زیر انتظام ریاست میں قائم کی گئی۔
- ایسی پسماندہ طبقات کی لڑکیاں جنہوں نے کئی وجوہات کی بناء پر اپنی اسکولی تعلیم کو ترک کر دیا، کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ایسی لڑکیوں کے لئے Residential School کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

گیارھویں پنچسالہ منصوبہ کے مطابق کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکول سے باہر لڑکیوں، درمیان میں تعلیم ترک کرنے والی لڑکیوں کے لئے ایک اچھا قدم ثابت ہوئی۔ ان سب سے پہلے RTE کے تحت

14 - 6 سال تک کی بچیوں کے لئے مفت تعلیم کی فراہمی ایک اچھی تبدیلی ثابت ہوئی۔ یہ ایکٹ 27-08-2010ء میں بنااور 12-01-2011 سے اس پر عمل آوری شروع ہوئی۔اس ایکٹ کے تحت نہ صرف سرکاری محکمات بلکہ اولیائے طلبا کو اپنے بچوں کو تحتانوی تعلیم کے تحت اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا۔ یہ ایکٹ والدین کا اپنے لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان جنسی فرق کو گھٹانے میں کامیاب ثابت ہوا۔ بلاشبہ ان کوششوں نے ہر طبقہ کی لڑکیوں میں تعلیم کی روشنی پھیلائی۔لڑکیوں کے اسکول میں داخلہ میں Retention Rate اور Achievement Levels میں کافی تبدیلی دیکھی گئی۔لڑکیوں کے داخلہ میں کافی سدھار ہوا۔پچھلے کئی سالوں میں لڑکیاں جو پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتی تھی، ان کی تعلیم میں کافی ترقی ہوئی۔ابتدائی تعلیم کو عالمیانے Universalisation کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔اس دوران لڑکیوں کے لئے تعلیم میں کافی ٹھوس اور مضبوط ترقی دیکھی گئی۔مقصد کو حاصل کرنا اور ان کی جسمانی نشوونما کے لئے اوپر بتائے گئے تمام نکات ذمہ دار ہیں۔

1.9۔آزاد ہندوستان میں تعلیم نسواں کی تائید کرنے والے مختلف کمیشن:

آنجہانی جواہر لال نہرو نے اس حقیقت سے آگاہ کروایا کہ ایک لڑکے کی تعلیم صرف ایک شخص کی تعلیم ہے جبکہ ایک لڑکی کی تعلیم سارے خاندان کی تعلیم ہے۔آزاد ہندوستان کے رادھا کرشنا کمیشن 49-1948 نے اس نکتہ کو پیش کیا کہ آج کل خواتین کی تعلیم زندگی کے بالکل برعکس ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے بتایا کہ یہ نہ صرف بے کار ہے بلکہ یہ ایک معذوری بن گئی ہے۔ وہ سخت دباؤ میں ہیں اور انہیں اپنے آپ کو پیش کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔نئی تعلیم میں یہ موقع فراہم کرنا ضروری ہے۔فوقانوی تعلیمی کمیشن نے لڑکیوں کی تعلیم کے مسئلہ پر ایک نیا قدم اٹھایا۔جمہوری سماج میں تمام شہریوں کو گھریلو اور سماجی اختلافات کو ختم کردینا چاہئے کیونکہ اختلافات لڑکے اور لڑکیوں کی ذہنی نشونما کی سطح کو نہیں بڑھا سکتے۔1958ء میں بنائی گئی قومی کمیٹی نے زیادہ تر

لڑکیوں کی تعلیم کی وسعت کو تحتانوی سطح سے بڑھانے کے لئے زور دیا۔ مذہبی رسم ورواج کو دور کرنے کے لئے معلّمات کا تقرر اور ہائی اسکول کی سطح سے علیحدہ مدرسہ کا قیام، تمام ریاستوں کو مرکزی حکومت کی رعایات و مراعات حاصل ہونی چاہئے جب تک کہ 6 تا 11 برس کی عمر کی 80 فیصد لڑکیاں خواندہ نہ ہوجائیں۔ تب ہی لڑکے اور لڑکیوں کے خواندگی کے تفاوت کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اسکولی تعلیمی نظام کے مطابق جماعت اول تا پنجم 25 فیصد لڑکیاں ترک مدرسہ ہورہی ہیں جبکہ اول تا ہشتم ترک مدرسہ ہونے والی لڑکیوں کا تناسب 41 فیصد ہے۔ اسی طرح دہم جماعت تک آتے آتے 57 فیصد لڑکیاں تعلیم ترک کردیتی ہیں۔ آخر کار مختلف تحقیقات جیسے مردم شماری، جانچ، عوامی نکات اور رپورٹ گذشتہ 6 دہوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک منصوبہ بندی کی شروعات کی جس کے تحت چند امور بتلائے گئے۔ جیسے تعلیم نسواں کی ترقی، غیر مساویانہ تعلیم اور مذہبی حد بندیوں سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ لڑکیوں کی نگرانی اور حفاظت ان کے عزم کو روبہ عمل لانے میں بڑی رکاوٹ درپیش ہورہی ہے۔ اب ہمیں ابتدائی تعلیم سے ہی لڑکیوں کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی طرف راغب کروانا چاہئے۔

سرکاری اداروں، غیر سرکاری اداروں NGOs، سیاسی منصوبہ بندی، والدین اور سماج کو تمام لڑکیوں کی تعلیم، مہارت اور ان کی پیشہ وارانہ ترقی کے لئے اپنی ذمہ داری سمجھانا چاہئے۔ لڑکیوں پر یہ ظاہر کیا جانا چاہئے کہ مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی تعلیم کے درمیان پائے جانے والے فرق اور دوری کو بہت ہی کم وقت میں ختم کرنا ممکن ہے۔ بعدازاں نیشنل پالیسی برائے تعلیم 1968ء نے یہ طے کیا کہ لڑکیوں کی تعلیم نہ صرف سماجی انصاف میں بلکہ یہ سماجی تبدیلی کے لئے ایک محرکہ ہے۔ ان تمام کوششوں کے بعد کمیٹی نے یہ بات ظاہر کی کہ 1975ء سے ہندوستان میں 15 تا 25 سال کی درمیانی عمر کی عورتوں کا مقام خواندگی میں 68 فیصد ہے جبکہ 25 سال سے زائد عمر والوں میں 87 فیصد دکھایا گیا اور یہ بات بتائی گئی کہ ترک مدرسہ کرنے والوں کی شرح فیصد لڑکیوں میں ہی زیادہ ہے۔

لڑکیوں کے درمیان زیادہ تر مسئلہ پابندی اور رکے ہوئے رہنا پایا گیا ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کے

درمیان جو تعلیمی دوری اور تنگی ہے اس کو دور کرنے کے لئے اعلیٰ سطح سے لے کر پرائمری سطح تک کوششیں جاری ہیں۔ منصوبہ 85-1980ء کے تحت اور اس میں مکمل ایک باب ''عورت اور ترقی Women Empowerment'' کو شامل کیا گیا ہے۔

ساتویں پنچسالہ منصوبہ 90-1986 کے تحت لڑکیوں کی تعلیم کے لئے جو یکساں آمدنی مختص کی گئی ان خاندانوں کے لئے ایک طرح کا زائد سرمایہ ہوگا۔

1963ء میں حکومت نے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ نصاب بنانے کے لئے کمیٹی کا تقرر کیا۔ کمیٹی نے تحتانوی سطح پر لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ایک ہی نصاب کی تشکیل پر زور دیا اور کمیٹی نے ہم نصابی سرگرمیاں جیسے وسطانوی سطح پر گھریلو سائنس، فوقانی سطح پر دستکاری یا تخلیقی اور پیشہ وارانہ صلاحیت جیسے امور پر زور دیا۔ پہلے ہی سے لڑکیوں کی تعلیم کو آگے بڑھانے میں عوام کا عدم تعاون خاص کر گاؤں میں رہنے والے لوگوں میں وجوہات کا جائزہ لینے کے بعد خواتین اور لڑکیوں کی تعلیم اور ترقی کے لئے چند تجاویز پیش کئے گئے۔

ایجوکیشن کمیٹی 66-1964ء نے خواتین کی تعلیم کے تعلق سے پہلے کمیٹیوں نے جو سفارشات پیش تھے انہیں قابل قبول قرار دیا۔ اس کے علاوہ کمیشن نے اس بات کی تائید کی کہ خواتین کی تعلیم کا مسئلہ چند سالوں سے بحث ومباحثہ کا موضوع رہا۔ خاتون اساتذہ کا تقرر، خاتون اساتذہ کے لئے رہائش گاہوں کی تعمیر اور خاص کر لڑکیوں کے لئے ہائی اسکول اور کالج میں سائنسی تدریس پر زور دینا وغیرہ یہ بہت ساری کمیٹیوں اور کمیشنوں کی سفارشات کی بنیاد ہیں۔ یہیں پر لڑکیوں کی تعلیم کے میدان میں عمل آوری ہوئی ہے۔ جیسے 50 فیصد خواتین ٹیچرس کا OBB کے تحت تقرر ایسی کئی اسکیموں کو اجاگر کیا گیا جیسے سکشا کرمی پراجیکٹ جو راجستھان میں چلایا گیا جس کے تحت 10 فیصد خواتین اور 90 فیصد ماتحت کے لئے اور یہ خاص کر NFE سنٹر میں لڑکیوں کے لئے 40-25 فیصد کے درمیان رکھا جائے اور یہ یقین دلایا جائے کہ ایک تہائی حصہ Novodaya Vidyalaya میں لڑکیوں کے لئے مفت تعلیم جو کہ فوقانی سطح سے بارھویں جماعت تک پیشہ وارانہ تعلیم کا انعقاد ضروری بنایا جائے جو کہ خاص کر ترک تعلیم لڑکیوں کے لئے ضروری ہے۔

یونیورسٹی اور کالجوں میں خواتین کی تعلیم پر تحقیقات کے پراجکٹس وغیرہ کئے جارہے ہیں۔ دور حاضر کا سنگین مسئلہ خواتین کے لئے کم از کم بنیادی تعلیم فراہم کرنے کا ہے۔ زیادہ تعداد میں ایسا گروپ جو اپنی عمر اور سماجی ذمہ داریوں کی وجہ سے تعلیم سے دور ہے اور Drop Out ہے، قومی پالیسی کے لئے خواتین کے 15-25 سال کی عمر گروپ کی عورتوں میں سماجی حالات سے اجاگر ہوئے پیشہ وارانہ اور ماہر پیشہ وارانہ ضرورتوں کے حساب سے مردوں سے زیادہ ضرورت عورتوں کو ہوتی ہے۔ ابتدائی اور فوقانی مرحلہ پر یہ لڑکیاں جو SC, ST, BC اور OBC کے علاوہ اقلیتی طبقات سے تعلق رکھتی ہیں، ان کے داخلہ کو خاص پروگرام اور Drop Out کے فیصد میں زیادہ تر ہوگی اور انہیں لڑکیوں کو خاص پروگرامس کی ضرورت ہے۔ ایسے ان پڑھ اور Drop Out لڑکیوں کے لئے خاص تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے ہی حکومت ہند نے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو قائم کیا ہے۔

☆☆☆

1.10۔

تحقیقی مسئلہ کا بیان

Statement of the Problem

موجودہ تحقیقی مطالعہ کا عنوان ہے ''ریاست آندھراپردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف پر کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ اسکیم کا اثر۔ایک مطالعہ''

"Impact of Kasturba Gandhi Balika Vidyalaya Scheme on the Status of Girls Education in Andhra Pradesh - A Study"

1.11۔

تحقیقی سوال

Research Question

کیا کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ اسکیم کے نفاذ سے ریاست آندھراپردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف (تعلیمی حالت) میں کوئی نمایاں مثبت تبدیلی آئی ہے؟

1.12۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا تاریخی پس منظر:Background

SC, ST, OBC، اقلیتی اور پچھڑے طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کے لئے تعلیمی امداد فراہم کرنے کے لئے اوران کوتعلیم یافتہ بنانے کے لئے ہندوستانی حکومت نے اگست 2004ء میں رہائشی مدارس کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے نام سے شروع کیا۔ پہلے ان کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کوعلیحدہ چلایا جاتا تھالیکن بعد میں ان کو یکم اپریل 2007ء سے SSA کے زیرانتظام کردیا گیا۔RTE Act 2009 جو یکم اپریل 2010ء سے روبہ عمل لایا گیا، اس کے تحت SSA کے زیرنظران کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی کارکردگی عمل میں آئی۔

1.13۔وسعت: Scope

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کوتعلیمی پسماندہ طبقات والے منڈلوں میں قائم کیا گیا جہاں دیہی خواتین کی خواندگی کی شرح قومی اوسط 46.13 فیصد کم ہو۔ 2001 کی مردم شماری میں خواندگی میں صنفی فرق کا تناسب 21.50 فیصد تھا۔ان ہیں بلاکس میں مندرجہ ذیل علاقوں کواہمیت دی گئی ہے۔

جہاں پر کہ

☆ قبائلی آبادی زیادہ ہواورترک مدرسہ لڑکیوں کی تعدادزیادہ ہو۔

☆ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات اوراقلیتوں کی آبادی زیادہ ہواور ساتھ ہی ساتھ ترک مدرسہ لڑکیوں کی تعدادبھی زیادہ ہو۔

☆ ایسے مقامات جہاں آبادی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ کر دور تک پھیلی ہواورایسی آبادی میں مدرسہ قائم نہیں کیا جاسکتا۔

☆ ایسے منڈل جہاں پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے جاسکتے ہیں۔اس کے طریقہ کارکو یکم اپریل 2008ء میں تبدیل کیا گیا جس میں ذیل کے نکات شامل کئے گئے ہیں۔

☆ تعلیمی طور پر پسماندہ منڈل EBMs جن کا خواندگی کا فیصد 30 سے کم ہو شہر اور بڑی آبادی والے علاقے جہاں پر اقلیتی آبادی کا تناسب زیادہ ہو۔ وزارت اقلیتی بہبود کی تیار کردہ فہرست کے تحت اور ان علاقوں کی خواتین کی خواندگی کا فیصد قومی فیصد (2001 کی مردم شماری کے تناسب 53.67) سے کم ہو۔

☆ 2010-11 میں ایسے EBMs جہاں پر دیہی خواتین کی خواندگی کا تناسب قومی فیصد سے کم ہو۔ (مردم شماری 2001)۔

1.14۔حکمت عملی: Strategies

ابتدائی طور پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس کرایہ کی عمارتوں یا سرکاری عمارتوں میں کھولے جائیں۔ زمین حاصل کرنے کے بعد موزوں عمارتیں تعمیر کی جاسکتی ہیں۔ نئے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے اکائی قیمت Unit Cost پر 2010 اکتوبر میں نظر ثانی کی گئی جو کہ PWD کے جدول کے مطابق ہے۔ کستور با گاندھی مدارس واقامت خانے کی زمین کا تخمینہ ان کی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے کیا جانا چاہئے جو کہ ذیل میں بتلائے گئے ہیں۔

☆ 50 طالبات والی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے لئے اوسطاً 80 مربع فٹ فی طالب علم ہونا چاہئے۔

☆ 100 طالبات والی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے لئے فی کس 60 مربع فٹ کافی ہو جائے گی۔

ایسے اقاتی مدارس ان EBMs میں قائم کئے جائیں جہاں کسی دوسری اسکیم کے تحت بھی لڑکیوں کی وسطانوی تعلیم تک کوئی اقامتی مدرسہ قائم نہ کیا گیا ہو۔ یہاں وزارت سماجی انصاف واختیارات اور وزارت قبائلی بہبود کے تحت بھی قائم نہیں کئے گئے ہوں۔

1.15۔اسکیم کے اہم اجزأ: Components of Scheme

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس کو قائم کرنا جہاں SC, ST اور اقلیتی لڑکیوں کی تعداد کم از کم

50 سے زائد ہو۔ یہ تعداد بتدریج بڑھ سکتی ہے۔ ایسے اسکولوں کے لئے تین نمونے Model بنائے گئے ہیں۔

1.15.1۔ پہلا ماڈل: Model I

مدرسہ معہ اقامت خانہ 200 طالبات کے لئے۔

ایک مرتبہ دی جانے والی رقم (Recurring Cost) 32.07 لاکھ روپے۔

ایک مرتبہ دی جانے والی رقم لڑکیوں کے داخلہ پر یہ رقم زائد بھی ہوسکتی ہے جس کی بنیاد لڑکیوں کے داخلہ کی اساس پر ہوتی ہے۔

a) اگر داخلہ کی تعداد میں 100 سے زائد بچے ہوں تو ان کے لئے ایک زائد معلم کو RTE کے تحت دو ہزار روپے مہینہ کے حساب سے ادا کیا جانا چاہئے۔

b) ایک زائد معلم 1500 روپے ہر مہینہ کی تنخواہ کے حساب سے مقرر کرنا چاہئے۔ اگر داخلہ کی تعداد 105 بچوں سے بڑھ جائے تو RTE کے تحت 1:35 کے تناسب سے ادا کیا جانا چاہئے۔

c) زائد باورچی کو 4500 روپے ماہانہ کے حساب سے لیا جانا چاہئے۔ (لڑکیوں کی تعداد 50 سے زائد ہوتو)۔

Non-Recurring Cost عمارت، سرحدی دیوار، پینے کا پانی، صفائی، بیت الخلاء، بجلی وغیرہ کے علاوہ Rs. 7.25 لاکھ روپے۔ (زیادہ لڑکیوں کے داخلہ پر)۔

1.15.2۔ دوسرا ماڈل : Model II

100 لڑکیوں کے مدرسہ اور اقامت خانہ کے لئے

ایک مرتبہ دی جانے والی رقم (Recurring Cost) 23.95 لاکھ روپے۔

زائد لڑکیوں کے داخلہ کے لئے: زائد لڑکیوں کے داخلہ کے حساب سے کام کیا جانا چاہئے۔

Non-Recurring Cost۔عمارت، سرحدی دیوار، پینے کا پانی، بیت الخلاء اور بجلی (-/Rs. 5.374 Lakhs)۔

Non-Recurring Cost۔عمارت، سرحدی دیوار، پینے کا پانی، بیت الخلاء اور بجلی کے علاوہ زائد لڑکیوں کے داخلہ کے حساب سے خرچ کیا جانا چاہئے۔

1.15.3۔تیسرا ماڈل: Model III

50 لڑکیوں کے لئے موجودہ مدارس اور اقامت خانے کے لئے۔

ایک مرتبہ دی جانے والی رقم (Recurring Cost)17.95 لاکھ روپے۔

Non-Recurring Cost: عمارت، سرحدی دیوار، پینے کا پانی اور بیت الخلاء کے علاوہ زائد لڑکیوں کے داخلہ پر خرچ کیا جانا چاہئے۔

زائد تنخواہ 3 لاکھ، 50 سے زائد لڑکیوں کے داخلہ پر۔100 سے زائد لڑکیوں کا داخلہ ہو تو زائد جز وقتی معلّمہ، باورچی اور مددگار کو طلب کرنا چاہئے۔

نوٹ: بستر کی تبدیلی کے لئے ہر تین سال میں فی طالبہ حاصل کیا جانا چاہئے۔

1.16۔نگرانی اور جانچ: Monitoring

SSA کی ریاستی نگران کار سوسائٹی ہی ریاستی سطح پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو چلانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔اس لئے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے مالی وسائل SSA کی ریاستی سوسائٹی ہی فراہم کرتی ہے۔ ریاستی حکومت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی دیکھ بھال کے لئے ایک ''Gender Co Ordinator'' کو مقرر کرتی ہے۔ریاست میں جہاں MS پروگرام چلایا جاتا ہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو منعقد کرنا اور چلانے کی ذمہ داری SSA ان مہیلا سمکھیا MS کو ہی دیتی ہے۔ایسی ریاستوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو چلانے کے لئے SSA مالی وسائل ان ہی مہیلا سمکھیا کو منتقل کرتی ہے۔ان کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ

کی جانچ/نگرانی SSA کی سوسائٹیاں ہی کرتی ہیں۔ ایسے Blocks جہاں MS کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ چلانے میں وہاں SSA ہی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی نگرانی کرتی ہے۔

ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارہ District Institute of Education and Training، بلاک ریسورس سنٹر اور مہیلا سمکھیا ہی عملہ کے لئے تربیتی پروگرام منعقد کرتی ہے۔

1.17 ریاستی مددگار گروپ: State Support Group

ریاستی نگران کار دیہی کمیٹی National Programme for Education of Girls at Elementary Level (NPEGEL) اسکیم کے تحت منظور کئے گئے ان پروگرامس کو مدد دیتی ہے۔ یہ گروپ سرکاری محکمہ ہندوستانی سرکار، نسوانی تعلیم کے ماہرین تعلیم پر مشتمل ہے۔ مدرسوں، نقشہ اور جگہ کا انتخاب NPEGEL اور کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کرتے ہیں۔

1.18۔ قومی مددگار گروپ: National Support Group

قومی مددگار گروپ جو MS کے تحت ہے، جو ہندوستان کو مختلف معاملات میں ہونے والے مسائل اور نسوانی تعلیمی پالیسیوں پر معلومات فراہم کرتا ہے۔ یہ گروپ لڑکیوں کے تعلیمی مسائل، تحقیق اور تربیتی ادارے اور نسوانی تعلیم کے تجربہ کو استعمال میں لاتا ہے۔ جیسا کہ قومی مددگار گروپ بہت کم لوگوں پر مشتمل ہے اور سال میں ایک یا دو بار اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ اس کی دوسری چھوٹی کمیٹیاں، اساتذہ کے لئے جنسی تربیتی پروگرام، جنسی تربیتی سامان کی فراہمی، سمعی اور بصری پروگرام وغیرہ منعقد کرتے ہیں۔

1.19۔ طریقہ کار: Methodology

اس مقصد کے لئے ضلعی کمیٹی کی سفارشات پر ریاستی کمیٹیاں لڑکیوں کی تعداد اور ریاستی مدارس کے نمونوں پر ان مدارس کو پسند کرتی ہیں۔ قومی سطح پر اس Proposal کو پیش کیا جاتا ہے اور آخر کار SSA کی

منظوری کے بعد اس Plan پر کام شروع ہوتا ہے۔

1.20۔ مالی وسائل کا طریقہ اور مالی وسائل کو جاری کرنا:

مرکزی اور ریاستی سطح پر ان کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو مالی وسائل کو فراہم کرنے کا طریقہ بالکل SSA کو مالی وسائل فراہم کرنے جیسا ہوتا ہے جو یکم اپریل 2007ء سے عمل میں آتا ہے۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو سامان فراہم کرنے کا طریقہ بھی بالکل SSA، MS اور NPEGEL کی طرح ہوتا ہے۔

یہ ادارہ یقینی طور پر مالی وسائل کے مسلسل استعمال پر زور دیتا ہے۔ ہندوستانی حکومت راست طور پر SSA کو مالی وسائل فراہم کرتی ہے۔ ریاستی حکومت اپنے وسائل کو راست طور پر ریاستی عمل آوری سوسائٹی کو فراہم کرتی ہے اور وہاں سے Mahila Samakhya ان وسائل کو KGBVs کو فراہم کرتے ہیں اور جہاں MS Groups نہیں ہیں وہاں SSA راست طور پر ان وسائل کو KGBVs تک فراہم کرنے کا کام کرتی ہے۔ ریاستی حکومت کو ریاستی SSA کی سوسائٹی کو اس کا حصہ ایک الگ بیج بجٹ کے ذریعہ جاری کرنا ہوتا ہے۔ ضلعی سطح پر علیحدہ Account کھولنا اور چلانا پڑتا ہے۔

ضمیمہ Appendix A

کے جی بی وی کا مالیہ

ماڈل۔I (200 لڑکیوں کا مدرسہ معہ ہاسٹل) یکم اپریل 2008ء

سلسلہ نشان	اخراجات برائے اشیاء (ایک مرتبہ خرچ کی جانے والی رقم)	مالیہ (روپے لاکھوں میں)
1	عمارت کی تعمیر	36.06
	باؤنڈری کی دیوار	1.50
	بورویل یا ہاتھ کے پمپ (ریاستی محکمہ آبرسانی کی جانب سے مقرر کردہ اقل ترین اور اعظم ترین قیمت	1.00
	برقی	0.20
2	فرنیچر/سامان معہ باورچی خانہ کی اشیاء	3.00

3	تدریسی آلات، کتب خانہ کی اشیاء، کتابیں وغیرہ	3.50
4	بستر	0.75
	جملہ	**46.01**
	بار بار ملنے والی رقم	
1	ماہانہ ہر طالبہ کا خرچ (فی کس 750 روپے)	9.00
2	طالبات کا ماہانہ وظیفہ (فی کس 750 روپے)	0.60
3	تدریسی آلات، سامان کتابت اور دیگر تعلیمی اشیاء	0.60
4	امتحان کی فیس	0.02
5	**تنخواہیں** ایک وارڈن چار ہمہ وقتی معلّمات دو اردو اساتذہ (جبکہ مسلم آبادی 20 فیصد سے زیادہ شہری علاقہ میں ہو) تین جز وقتی معلّمات ایک ہمہ وقتی محاسب دو اہلکار عملہ (محاسبی/مددگار، چپراسی، چوکیدار) ایک صدر باورچی، ایک مددگار باورچی پچاس لڑکیوں کے لئے دو باورچی 100 لڑکیوں کے لئے	12.00
6	پیشہ وارانہ ٹریننگ/مہارتی ٹریننگ۔ سالانہ 500 روپے فی طالبہ	0.50
7	برقی/پانی کے اخراجات	0.60
8	طبی اخراجات/ہنگامی حالات (فی طالبہ 750 روپے سالانہ)	0.75
9	کفالت متفرقات	0.40 0.40
10	کیمپس کی تیاری	0.15
11	سرپرستوں کا اجلاس/اسکول کے پروگرام	0.15
12	8 ماہ کا کرایہ	4.80
13	صلاحیتوں کی تشکیل	0.30
	جملہ	**30.27**
	کل میزان	**76.28**

ضمیمہ Appendix B

ماڈل۔II(100لڑکیوں کا مدرسہ معہ ہاسٹل)

سلسلہ نشان	اخراجات برائے اشیاء ایک مرتبہ خرچ کی جانے والی رقم	مالیہ (روپے لاکھوں میں)
1	عمارت کی تعمیر	27.30
	باؤنڈری کی دیوار	1.50
	بورویل یا ہاتھ کے پمپ (ریاستی محکمہ آبرسانی کی جانب سے مقرر کردہ اقل ترین اوراعظم ترین قیمت	1.00
	برقی	0.20
2	فرنیچر/سامان معہ باورچی خانہ کی اشیاء	2.00
3	تدریسی آلات، کتب خانہ کی اشیاء، کتابیں وغیرہ	3.00
4	بستر	0.375
	جملہ	**35.75**
	بار بار ملنے والی رقم	
1	ماہانہ ہر طالبہ کا خرچ (فی کس 750 روپے)	4.50
2	طالبات کا ماہانہ وظیفہ (فی کس 750 روپے)	0.30
3	تدریسی آلات، سامان کتابت اور دیگر تعلیمی اشیاء	0.30
4	امتحان کی فیس	0.01
5	**تنخواہیں** ایک وارڈن چار ہمہ وقتی معلّمات دو اردو اساتذہ (جبکہ مسلم آبادی 20 فیصد سے زیادہ شہری علاقہ میں ہو) تین جز وقتی معلّمات ایک ہمہ وقتی محاسب دو اہلکار (محاسبی/مددگار، چپراسی، چوکیدار) ایک صدر باورچی، ایک مددگار باورچی پچاس لڑکیوں کے لئے دو باورچی 100 لڑکیوں کے لئے	12.00
6	تربیتی ٹریننگ/مہارتی ٹریننگ۔سالانہ 500 روپے فی طالبہ	0.30

7	برقی / پانی کے اخراجات	0.36
8	طبی سہولتیں / ہنگامی حالات	0.38
9	کفالت متفرقات	0.20 0.20
10	کیمپس کی تیاری	0.10
11	سرپرستوں کا اجلاس / اسکول کے فنکشن	0.10
12	8 ماہ کا کرایہ	4.00
13	صلاحیتوں کی تشکیل	0.30
	جملہ	**23.05**
	کل میزان	**58.45**

ضمیمہ Appendix C

ماڈل۔III (50 لڑکیوں کے ہاسٹل سے ملحقہ مدرسہ)

سلسلہ نشان	اخراجات برائے اشیاء ایک مرتبہ خرچ کی جانے والی رقم	مالیہ (روپے لاکھوں میں)
1	عمارت کی تعمیر	23.10
	باؤنڈری کی دیوار	1.50
	بورویل یا ہاتھ کے پمپ (ریاستی محکمہ آبرسانی کی جانب سے مقرر کردہ اقل ترین اور اعظم ترین قیمت	1.00
	برقی	0.20
2	فرنیچر / سامان معہ باورچی خانہ کی اشیاء	2.50
3	تدریسی آلات، کتب خانہ کی اشیاء، کتابیں وغیرہ	3.00
4	بستر	0.375
	جملہ	**31.75**
	بار بار ملنے والی رقم	
1	ماہانہ ہر طالبہ کا خرچ (فی کس 750 روپے)	4.50
2	طالبات کا ماہانہ وظیفہ (فی کس 750 روپے)	0.30

3	تدریسی آلات، سامان کتابت اور دیگر تعلیمی اشیاء	0.30
4	امتحان کی فیس	0.01
5	**تنخواہیں** ایک وارڈن چار ہمہ وقتی اساتذہ دو اردو اساتذہ (جبکہ مسلم آبادی 20 فیصد سے زیادہ شہری علاقہ میں ہو) تین جز وقتی اساتذہ ایک جز وقتی محاسب دو اہلکار (محاسبی/مددگار، چپراسی، چوکیدار) ایک صدر باورچی، ایک مددگار باورچی 50 لڑکیوں کے لئے دو باورچی 100 لڑکیوں کے لئے	6.00
6	پیشہ وارانہ ٹریننگ/مہارتی ٹریننگ۔ سالانہ 500 روپے فی طالبہ۔	0.30
7	برقی/پانی کے اخراجات	0.36
8	طبی سہولتیں/ہنگامی حالات	0.38
9	کفالت متفرقات	0.20 0.20
10	کیمپس کی تیاری	0.10
11	سرپرستوں کا اجلاس/اسکول کے فنکشن	0.10
12	8 ماہ کا کرایہ نامہ	4.00
13	صلاحیتوں کی تشکیل	0.30
	جملہ	**17.05**
	کل میزان	**48.725**

جیسا کہ ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ صنفی تفرق ابھی بھی باقی ہے، دیہاتوں کے پسماندہ طبقات میں اگر دیکھا جائے تو لڑکوں کے مقابلے لڑکیوں کے داخلہ میں وسطانوی مرحلہ میں کافی فرق ہے۔ ان کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا اہم مقصد پسماندہ طبقات کی لڑکیوں کو رہائشی اسکول فراہم کرنا ہے۔

یہ اسکیم 27 ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں میں قائم ہے۔ آسام، آندھرا پردیش، اروناچل پردیش، بہار، چھتیس گڑھ، دادر نگر حویلی، دہلی، گجرات، ہریانہ، ہماچل پردیش، جموں و کشمیر، جھارکھنڈ، کرناٹک،

مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، اڑیسہ، پنجاب، راجستھان، ٹامل ناڈو، تریپورہ، اتر پردیش، اتراکھنڈ اور مغربی بنگال وغیرہ۔

اب تک ہندوستانی حکومت نے 2578 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو منظوری دی ہے ان میں 427 اسکول مسلم اقلیتی طبقات کے لئے ہیں۔ STs بلاکس کے لئے 612 اور SCs بلاکس کے لئے 688 میں اور 750 رہائشی مدرسے تعلیمی طور پر پسماندہ بلاکس میں قائم کئے گئے۔ ان مدارس میں 75 فیصد نشستیں درج فہرست ذاتوں، اور درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات کی طالبات اور 25 فیصد نشستیں سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والی لڑکیوں کیلئے محفوظ کی گئی ہیں۔

1.21۔ مسئلہ کی تحقیقاتی اہمیت:

Significance of the Problem of Investigation

تحتانوی سطح پر SC, ST, OBC اور مسلم اقلیتی لڑکیوں کو تعلیم دلانا ہی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا اہم مقصد ہے جو کہ وسطانوی سطح ترک مدرسہ ہو چکی ہیں۔ ریاست آندھرا پردیش میں 395 اسکولس چلائے جارہے ہیں جن میں سے 200 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ Andhra Pradesh Residential Education Institutes Society کے زیر انتظام اور باقی مدارس آندھرا پردیش قبائلی رہائشی تعلیمی سوسائٹی، آندھرا پردیش سماجی وفلاحی تعلیمی ادارہ اور سروا سکشا ابھیان اور این جی او کے زیر انتظام ہیں۔ ان ہی اداروں کے ذریعہ ان اسکولوں میں ضروری طبعی، تعلیمی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ ان مدارس کو تعلیمی کیلنڈر فراہم کئے گئے ہیں جس میں روزمرہ کے کاموں کی تفصیلات دی گئی ہیں، جس کے لحاظ سے طلبا، اساتذہ اور دیگر عملہ کو کام کرنا ہوگا۔ طالبات کی روزمرہ کی سرگرمیاں نیچے دی گئی ہیں۔

وقت	سرگرمی
صبح 5 تا 5:15	جاگنا
صبح 5:15 تا 6:0	جسمانی ورزش۔ یوگا

صبح 6:00 تا 6:30	نہانا، تیار ہونا
صبح 6:30 تا 7:00	اطراف واکناف کی صفائی
صبح 7:00 تا 7:30	دودھ فراہم کرنا
صبح 7:30 تا 7:45	دعائیہ اجتماع
صبح 7:45 تا 8:30	پہلا گھنٹہ
صبح 8:30 تا 9:15	دوسرا گھنٹہ
صبح 9:15 تا 9:45	ناشتہ
صبح 9:45 تا 10:30	تیسرا گھنٹہ
صبح 10:30 تا 11:15	چوتھا گھنٹہ
صبح 11:15 تا 11:55	پانچواں گھنٹہ
صبح 11:55 تا دوپہر 12:05	وقفہ
دوپہر 12:05 تا 12:45	چھٹا گھنٹہ
دوپہر 12:45 تا 1:25	ساتواں گھنٹہ
دوپہر 1:25 تا 2:30	دوپہر کا کھانا
دوپہر 2:30 تا 3:30	مطالعہ زیرنگرانی
دوپہر 3:30 تا 4:30	اصلاحی Remedial تدریس
شام 4:30 تا 4:45	چائے اور ناشتہ
شام 4:45 تا 5:45	کھیل
شام 5:45 تا 6:00	حاضری
شام 6:00 تا 6:15	وقفہ

شام6:15 تا7:00	رات کا کھانا
شام7:00 تا9:00	مطالعہ زیرنگرانی

جدول کے مطابق دسویں جماعت کے لئے دوپہر2:30 بجے تا شام4:30 بجے تک خاص تدریس Tutorial Classes کا انتظام، دوسری جماعتوں کے طلبا کے لئے خاص جماعت Special Classes زبانوں جیسے اردو، تلگواور انگریزی کے لئے ہر ہفتہ کے دن سہ پہر3:30 بجے سے لے کر شام 4:30 بجے تکGroup Discussion کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اوپر دیئے گئے تاریخوں میں اساتذہ کی میٹنگ ہوتی اور کاموں کی فہرست Items کی تقسیم ہوتی ہے۔ درسی کیلنڈر جوصرف کچھ مدرسوں کوفراہم کیا گیا ہے اس کے حساب سے طلبا کی کارکردگی کو پلان کیا جاتا ہے جن میں Co-Curricularاور Extra-Curricular کارکردگیوں کو کیلنڈر میں دیئے گئے تاریخوں میں ہی کیا جاتا ہے۔ رجسٹر اور ریکارڈ کی بھی دیکھ بھال کی جانی چاہئے۔ اسکول کے اعلیٰ عہدیداروں، PET, CRT, Mess Incharge, Staff Nurse روز غذا کا چارٹ کی کارکردگیوں کو بھی کیلنڈر کے حساب سے طے کر کے عمل کیا جانا چاہئے۔ جماعت دہم کو دی جانے والی خاص کوچنگ کو بھی اس کیلنڈر میں دکھایا گیا ہے۔ یہ ادارہ ذاتی یا کرایہ کی عمارتوں میں چلایا جاتا ہے جن کو جسمانی اور درسی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

ان مدرسوں میں رہنے والی طالبات کو رہائشی اور غذائی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ ہندوستانی حکومت نے راجیو ودیا مشن کے ذریعہ ایسے مدارس کے لئے کافی بھاری مالی امداد فراہم کی ہے جن کا مقصد اقلیتی اور پچھڑے طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کے لئے داخلہ کی پالیسی، تعمیری سہولتیں، درسی سہولتیں فراہم کرنا، اکتسابی اور تدریسی عمل آوری کے تعلق سے کس حد تک ان مقاصد کو حاصل کیا گیا، ان کی جانچ بھی ضروری ہے۔ اسی لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ ذیل کے مسئلہ کا مطالعہ کیا جائے۔

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی طالبات کے لئے تعطیلات اور اتوار کے ایام میں ایک خصوصی نظام

الاوقات ترتیب دیا گیا ہے۔تعطیلات کے دنوں میں طالبات کی دیکھ بھال کے لئے حسب ذیل افراد کو مقرر کیا گیا ہے۔

صبح 5:30 تا 10:00	PET/ANM
صبح 10:00 تا 3:00 دوپہر	ایک معلّمہ
دوپہر 3:00 تا 9:00 رات	ایک معلّمہ

1.22۔مطالعہ کے مقاصد: Objectives of Study

اب تک کی تحقیقات کے مطالعہ کے مدنظر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو قائم کرنے کے مقاصد میں سے چند اہم مقاصد کو مندرجہ ذیل دیا گیا ہے۔

1۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ کا مطالعہ خاص طور پر SC, ST, OBC اور اقلیتی طبقہ کی لڑکیوں کا داخلہ۔

2۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے عمارتی سہولتوں کا مطالعہ۔

3۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں موجود تعلیمی سہولتوں کی جانچ۔

4۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں انجام دیئے جانے والے درسی اور تدریسی عمل کی جانچ۔

5۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کی قابلیت کی جانچ۔

6۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں لڑکیوں کی رہائشی سہولیات کی جانچ۔

7۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں ہم نصابی Co-Curricular اور زائد نصابی Extra Curricular سرگرمیوں کی عمل آوری کا مطالعہ۔

8۔ مختلف علاقوں، شہر، دیہات اور قبائلی علاقوں میں کام کر رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مطالعہ کرنا۔اور مختلف انتظامیہ کے تحت کام کر رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا مطالعہ کرنا۔

1.23۔مفروضات: Hypotheses

اس مطالعہ کے لئے حسب ذیل مفروضات قائم کئے گئے۔

1۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں SC, ST, OBC اور اقلیتی طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کو 75 فیصد تک داخلے دیئے جاتے ہیں اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والی لڑکیوں کو 25 فیصد داخلے دیئے جارہے ہیں۔

2۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کا طریقہ میں عمارت کی سہولتیں فراہم ہیں۔

3۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو تمام ضروری تعلیمی و درسی سہولتیں فراہم ہیں۔

4۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تربیتی اور اکتسابی پروگرام درست چلتے ہیں جیسا کہ اسکیم میں بتلایا گیا۔

5۔ لڑکیاں جو کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے تعلیم حاصل کرتی ہیں، ضروری قابلیت کی حامل ہوتی ہیں۔

6۔ لڑکیاں رہائشی سہولیات سے لطف اندوز ہورہی ہیں۔

7۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں ہم نصابی Co-Curricular اور زائد نصابی Extra Curricular کام اسکیم کے مطابق منعقد ہوتے ہیں۔

8۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے انداز میں کوئی فرق نہیں ہے، چاہے وہ کسی علاقہ سے ہو، کسی بھی انتظامیہ کے تحت کام کررہے ہوں۔

1.24۔مطالعہ کے تحدیدات:Limitataions of the Study

اس کائنات کے مطالعہ کو ریاست آندھراپردیش میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ فعالیت تک محدود کیا گیا ہے۔ یہ مطالعہ ذیل کے تین اضلاع کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ تک محدود ہے۔

1۔ علاقہ ساحلی آندھرا میں ضلع گنٹور کے 24 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔

2۔ علاقہ رائلسیما میں ضلع کرنول کے 53 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔

3۔ علاقہ تلنگانہ میں ضلع محبوب نگر کے 65 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔

موضوع کے تعلق سے ان کی کارکردگی، طبعی سہولتیں Physical Facilities، تعلیمی سہولتیں Academic Facilites، تربیتی و اکتسابی طریقہ کار، طالبات کی کارکردگی اور مدارس میں انجام دیئے جارہے مشاغل تک محدود کیا گیا ہے۔

ان مدارس کے اساتذہ کو فراہم کئے جانے والے تربیتی اور درسی رہنمائی سماجی ترقیاتی پروگرام Extension Services اس کے مطالعہ میں نہیں آتے۔

1.25۔مطالعہ میں استعمال کئے گئے الفاظ:

Meaning of the terms used in the study

KGBV	:	کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔
SC	:	درج فہرست ذاتیں۔
ST	:	درج فہرست قبائل۔
OBC	:	دیگر پسماندہ طبقات۔
Minorities	:	مسلم اور عیسائی طبقات سے تعلق رکھنے والے۔
CRT	:	رہائشی اساتذہ۔
Mess Incharge	:	وہ اساتذہ جو Mess کے انچارج ہوتے ہیں۔
Special Officer	:	ادارہ کا صدر
Menu	:	طالبات کو سربراہ کی جانے والی غذاؤں کی تفصیل۔
Supervised Study:		اساتذہ کے زیر نگرانی دی جانے والی تعلیم

APSWREIS	:	آندھراپردیش سماجی بہبودی اقامتی تعلیمی ادارے
APTWREIS	:	آندھراپردیش قبائلی بہبودی تعلیمی ادارے
SSA/RVM	:	سروا سکشا ابھیان/راجیو ودیا مشن

☆ ☆ ☆

بابِ دُوم

متعلقہ مواد کا مطالعہ

Review of Related Literature

2.1۔جائزہ: Overview

افتتاحیہ باب میں مسئلہ کی تحقیقات کی اہمیت، مطالعہ کے مقاصد، مفروضات، جدید مطالعہ کی وسعت اور حدود پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ موجودہ تعلیمی تحقیق کا سب سے بڑا مقصد ''آندھراپردیش کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں موجود طبعی سہولیات، تعلیمی سہولیات، درس وتدریس کا طریقہ کار، طالبات کے تعلیمی حصول کی سطح، طالبات کی رہائشی سہولیات اور دوسرے مشاغل وغیرہ کا مطالعہ ہے''۔اس باب میں محقق نے متعلقہ مواد کا جائزہ لے کر اپنی تحقیق کے لئے منصوبہ Plan of Action تیار کیا ہے۔

2.2۔متعلقہ مواد کے مطالعہ کی ضرورت: Need of Review of Literature

زیادہ تر تحقیقات جیسے طبعی سائنس، قدرتی سائنس، سماجی علوم، انسانیت وغیرہ کے تحقیقی منصوبوں میں متعلقہ مواد کے مطالعہ کے تحت تحقیق کی بنیاد فراہم ہوتی ہے۔ متعلقہ مواد کے مطالعہ سے محقق کو یہ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے کہ اس تحقیق سے قبل اس قسم کی تحقیقات ہوئی ہیں جس سے محقق کی بصیرت نشوونما پاتی ہے۔ کسی بھی تحقیق میں متعلقہ مواد کا مطالعہ مستقبل میں کی جانے والی تحقیق کے لئے راہ فراہم کرتی ہے۔ تعلیم نسوان اور طالبات کی تعلیم کے کئی مطالعے کئے جا چکے ہیں۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا آغاز حال ہی کے دور میں ہوا ہے۔ اس لئے اس پر چند ہی مطالعے کئے گئے ہیں۔ محقق نے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ پر کی گئیں تحقیقات کا مطالعہ کر کے اس کے طرز عمل سے تحقیق جدید کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔

2.3۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے میدان میں کی گئیں تحقیقات ومطالعے:

Literature and Studies done in the field of KGBVs

1۔ پچھلے دہے میں ہندوستان کی خواندگی کی شرح میں کافی ترقی ہوئی ہے۔خصوصی طور پر گاؤں میں مفت اور لازمی تعلیم کے اطلاق کے بعد خواندگی کی شرح میں کافی اضافہ ہوا ہے۔راجستھان اور ہماچل پردیش جیسی ریاستوں کے دیہاتوں میں خواندگی کی شرح میں بہت زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی خواندگی کی شرح 74.04 فیصد کی متاثر کن حدتک بڑھ چکی ہے۔

2001ء میں ملک کی خواندگی کی شرح 64.82 تھی لیکن 2011 کی مردم شماری میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھی گئی۔اس عرصہ میں خواندگی کی شرح خواتین کی بہ نسبت مردوں میں تیزی سے بڑھ گئی۔(جدید مردم شماری کی مطبوعہ رپورٹ کے مطابق مکمل آبادی کو تشکیل دینے والے افراد کا 74 فیصد حصہ خواندہ ہے جو کہ 7 سال اور اس سے زیادہ عمر کے درمیان پائے جاتے ہیں۔

البتہ 2011 کی مردم شماری یہ ظاہر کرتی ہے کہ 2011-2001 کے دہے میں خواندگی کی شرح میں 9.20 فیصد کا اضافہ ہوا ہے جو کہ گذشتہ دہے کے مقابلے بہت کم ہے۔خواتین کی سست شرح خواندگی کے منفی اثرات، ڈرامائی طور پر ہندوستانی خاندانی منصوبہ بندی اور آبادی کو مستحکم کرنے کی کوششوں پر مرتب ہوئے ہیں۔

2۔ وزارت فروغ برائے انسانی وسائل Ministry of Human Resource Development اور محکمہ تعلیم وخواندگی Department of School Education & Literacy کے زیرسرپرستی ہندوستان کی 12 ریاستوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ KGBV Scheme کی قومی سطح پر جانچ کرائی گئی۔اس جانچ کے لئے 6 جماعتیں (Teams) بنائی گئی تھیں۔وہ یہ ہیں۔

☆ آندھرا پردیش اور مدھیہ پردیش کے لئے رکمنی بنرجی اور سبھاشنی پالی وال،

☆ بہاراور جھارکھنڈ کے لئے نشی مہروترااوراے کے سنگھ،

☆ اروناچل پردیش اوراڑیسہ کے لئے دیپاداس اورکوکیلا گلاٹی،

☆ راجستھان اور گجرات کے لئے Aarthi Sachjee،

☆ ہماچل پردیش اوراتر پردیش کے لئے گوری سریواستواورکامیشوری جندھیالا،اور

☆ ٹاملناڈواورکرناٹک کے لئے فاطمہ علی خان اورروملارام چندرن۔

اس جماعت کی صدرروملارام چندرن تھیں۔

حکومت ہند نے اس جماعت کو 29 جنوری 2007 کوتفصیلات سے آگاہ کیااور جماعتوں کے ارکان نے فروری 2007 سے تفویض کردہ ریاستوں کا دورہ کیا۔ ارکان نے اس دورہ کی تکمیل کے بعد 23اور 24 فروری 2007 کونئی دہلی میں ملاقات کی اوراس موضوع پرقومی رپورٹ تیارکرنے کا عزم کیا۔ یہ رپورٹ تمام 12 ریاستوں کی تفصیلات پرمبنی تھی جس میں تمام ریاستوں کے کستور باگاندھی بالیکاودیالیہ میں پائے جانے والے مشترکہ مسائل پیش کئے گئے۔

2.4۔جائزہ کے مخصوص مقاصد:

Specific Objectives of the Evaluation

- یہ تخمینہ کرنا کہ کستور باگاندھی بالیکاودیالیہ اسکیم کے منظورہ مقاصد کے تحت کام کررہے ہیں یانہیں۔
- یہ جائزہ لینا کہ طبعی وسائل کس حدتک پائے گئے ہیں اوروہ کس معیار کے ہیں۔
- مدارس کی جدید تعمیر کردہ عمارتیں اوراقامت خانے Hostels منظورشدہ نکات کے تحت بنائے گئے ہیں یانہیں۔کرائے کی عمارتوں کی حالت کیسی ہے۔
- مدارس میں طبقہ واری خطوط پر طالبات کا داخلہ اوراس کی وجوہات۔اسی طرح اسکول میں داخل شدہ طالبات/لڑکیوں کا قیام اوراس کے لئے لئے جانے والے اقدامات کا مطالعہ کرنا۔
- یہ تخمینہ کرنا کہ طالبات کی تعلیم کا معیار کیا ہے۔(تعلیمی حصول کی سطح)

- مدارس میں درس وتدریسی آلات کی موجودگی اور معلمات کی تعداد اور ان کا معیار کیسا ہے۔
- مدارس کی کارکردگی پر اولیائے طلبا اور سرپرستوں، معلمات اور سماج کا احساس Perception کیسا ہے۔
- یہ معلوم کرنا کہ تعلیمی طور پر پسماندہ بورڈ EBB کی ترک تعلیم لڑکیوں کو کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی طرف راغب کرنے کے لئے چلائے جانے والے اور ریاستی، ضلعی، SSA کے پروگرامس کس حد تک پر اثر اور کامیاب ہیں۔
- کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی بہتر کارکردگی میں NGOs غیر سرکاری اداروں اور دوسرے غیر نفع بخش تنظیموں کے کردار کا مطالعہ کرنا۔
- مختلف ریاستوں میں اختیار کردہ مخصوص جھلکیاں Highlights، اعمال کیا ہیں، جس کو تمام ریاستوں میں روبہ عمل لایا جاسکتا ہے۔
- کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی ساخت کو جدید ضروریات کے تحت مزید فعال بنانے کے لئے کوئی تین مفید مشورے دلائل کے ساتھ پیش کرنا۔

2.5۔مشاہدات: Observations

دورہ کردہ تمام جماعتوں teams کا متفقہ یہ فیصلہ تھا کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ پروگرام کو تقریباً تمام ریاستوں میں سراہا گیا ہے اور سیاسی توجہ کا مرکز بھی بنا ہے۔ ریاستی حکومتوں نے وقت کی پابندی کے ساتھ اس پر عمل آوری کو یقینی بنایا ہے اور کہیں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی کہ اس میں کوئی رکاوٹ پیش آئے جس کا ثبوت ترک تعلیم لڑکیوں کا کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں نظر آنا ہے اور یہ بات بھی کافی اہمیت رکھتی ہے کہ اس کو سماج نے بھی کافی سراہا ہے۔ خاص کر مختلف غربت کے ماحول اور دور دراز کے علاقوں میں جہاں پر تعلیم کے ذرائع میسر نہیں ہیں، اس پروگرام کو SSA کے وسیع مقاصد میں سے اپنے مقصد کے طور پر اپنایا گیا ہے تاکہ تعلیم ترک کرنے والی لڑکیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا جاسکے۔ یکم اپریل 2007ء سے یہ پروگرام SSA کا ایک داخلی

حصہ Sub Component بن چکا ہے۔

- مہیلا سماکھیا پروگرام Mahila Samakhya Programme کے تحت کام کررہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ (بہار، اتر پردیش اور گجرات) میں داخلہ دینے کے لئے اسکول سے باہر لڑکیوں کی شناخت اور داخلہ وہاں کی مقامی خواتین سنگھ Mahila Sangh کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کرناٹک میں ربط غیر واضح ہے۔ اروناچل پردیش میں غیر سرکاری تنظیمیں NGOs کے کارکنوں کی مدد سے اسکول سے باہر لڑکیوں کی شناخت کرائی جاتی ہے۔

- راجستھان میں مدرسہ سے باہر Out of School لڑکیوں کے ناموں کو راجیو دیا مشن اور سروا سکشا ابھیان کے ذریعہ تیارہ کردہ فہرست سے حاصل کیا جاتا ہے۔ باوجود اس کے تعجب خیز بات یہ ہے کہ منڈل کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اور کلسٹر ریسورس سنٹرس (CRCs) میں مدرسہ کے باہر لڑکیوں کی صحیح تعداد موجود نہیں ہے۔ SSA کے بموجب ان کے ہاں صرف مارچ 2007 کی تعداد موجود ہے۔

- یہ تیقن حاصل کرنے کے لئے کہ آیا حقیقتاً ریاستوں میں مدرسہ کے باہر لڑکیوں کو کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ دیا جارہا ہے یا نہیں، اس کی آزادانہ طور پر جانچ کی جانی چاہئے۔ EBB میں موجود مدرسہ سے باہر لڑکیوں کی فہرست سے +10 عمر کی لڑکیوں کی فہرست تیار کی جاسکتی ہے اور EBB میں کام کررہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخل شدہ طالبات سے تقابل کیا جاسکتا ہے۔

- اگر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخل شدہ لڑکیوں کی فہرست کے نام EBB میں مدرسہ سے باہر موجود لڑکیوں کی فہرست سے میل کھاتی ہے تب یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ حقیقتاً مستحق طالبات کی مدد کی جارہی ہے اور اگر دونوں فہرستوں میں زیادہ تر نام میل نہیں کھاتے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اور بھی ضرورت مند مستحقین مدرسہ سے باہر ہیں جنہیں پروگرام میں شامل کرنا باقی ہے اور مدرسہ سے باہر موجود لڑکیوں کی فہرست سے جدید کھولے جانے والے اور فی الحال کام کررہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ دیا جاسکتا ہے۔

2.6۔رسمی اسکولوں سے رشتہ اور ربط:

Linkages and Relation with Formal School System

مختلف ریاستوں میں رسمی مدرسوں سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے رشتہ اور ربط Linkage میں فرق پایا گیا ہے۔ مدھیہ پردیش، کرناٹک، بہار، ہماچل پردیش، گجرات اور راجستھان کے رسمی نظام اور اس سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا ربط مکمل طور پر قائم ہے۔ دورہ کردہ تقریباً ریاستوں میں تیسرے ماڈل (Model-3) کو اختیار کیا گیا ہے جبکہ اڑیسہ میں جہاں تیسرے ماڈل کو اختیار کیا گیا پھر بھی طالبات کو وسطانیہ مدارس میں ہی رکھا گیا ہے۔ان طالبات کو تاہم حقیقت میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔کرناٹک میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو خود اختیاری ادارہ کی حیثیت حاصل ہے اور مکمل طور پر رسمی مدارس سے منسلک ہیں۔معلّمات کی تربیت اور تقررات وغیرہ کا بھی اختیار حاصل ہے۔کرناٹک اور گجرات کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی طالبات کو بھی دیگر وسطانوی مدارس کی طالبات کی طرح تمام رعایتیں اور مراعات حاصل ہیں جبکہ ریاست اڑیسہ میں ایسا نہیں ہے۔ریاست راجستھان کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی طالبات کو حالیہ دور میں SSA کی جانب سے مفت درسی کتابیں فراہم کی جارہی ہیں اور کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اپنی ذاتی عمارت میں منتقل ہونے کے بعد SSA رسمی مدارس کی طرح تمام رعایتیں جیسے درسی و تدریسی آلات اور مدرسے کی Maintenance گرانٹ وغیرہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت راجستھان ماڈل 3 کے تحت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو نسوانی تحتانوتی مدارس سے منسلک کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کررہی ہے جس کے نتیجے کے طور پر اس طرح کے مدارس کو قائم کرنے کے لئے EBB کو مناسب مقام کی تلاش میں دشواری پیش آرہی ہے۔

ایسے علاقے جہاں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں ماڈل 1 اور ماڈل 2 کو منتخب کیا گیا ہے، وہاں پر واحد اقامتی مدارس کی طرح کام انجام دے رہے ہیں۔ پھر بھی ان کے اور رسمی مدارس کے درمیان ربط میں اختلافات پائے گئے ہیں۔مثال کے طور پر ٹامل ناڈو کی طالبات تحتانوی مدارس کے اختتام کے سرٹیفکیٹ کا

امتحان (Elementary School Leaving Certificate Examination)، خانگی طور پر دے رہے ہیں۔

ارونا چل پردیش میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو جزوی طور پر رسمی مدارس اور NGOs سے جوڑا گیا ہے لیکن ضلعوں کے Block Resource Center (BRC) اور Cluster Resource Centers (CRCs) سے کوئی امداد نہیں ملتی۔

جھارکھنڈ میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ خود اختیاری اداروں کے طور پر کام کرتے ہیں پھر بھی متعلقہ شعبہ Department سے قریبی تعلق اور مدد حاصل کرتے ہیں۔ آندھرا پریش میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اپنے مخصوص انداز میں کام کرتے ہیں پھر بھی ریاستی حکومت کی درسی کتابیں استعمال کرتے ہیں اور ریاستی حکومت کے ذریعہ چلائے جانے والے امتحانات میں حصہ لیتے ہیں۔ گجرات اور راجستھان میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ماڈل 1، ماڈل 2 اور ماڈل 3 کے طور پر چلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ان کو BRC اور CRC سے امداد حاصل ہوتی ہے۔ اتر پردیش میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سروا سکشا ابھیان SSA کے ذریعہ چلائے جاتے ہیں۔ ان کا ربط DIET اور Mahila Samakhiya سے ہونے کے باوجود اتر پردیش کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ خود اختیاری (Not Linked to System) ہوتے ہیں۔

چند ریاستوں میں طالبات کی نشاندہی CRCs اور مقامی تحتانوی مدرسہ کے اساتذہ ذریعہ کی جاتی ہے۔ زیادہ تر ریاستوں (سوائے راجستھان کے) کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا مواد DISE کے مواد سے متعلق کرنا باقی ہے۔

2.7۔ انتظامی ادارے: Management Agency NGO, SSA

تقریباً تمام ریاستوں میں تینوں انتظامیوں کے تحت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ چلائے جا رہے ہیں۔ مقامی حالات، انتظامیہ اور تہذیب اور مقامی ضروریات کے لحاظ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو اپنا ماڈل اختیار کرنا ہوگا۔ مختلف انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اپنے مقاصد کو حاصل

کرنے میں کامیاب ہیں۔

آندھراپردیش میں (134) کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ برسرکار ہیں جن میں 94ادارے AP Residential Education Societyاور 40ادارے AP Tribal Welfare Education Societyکے تحت کام کررہے ہیں۔

2.8۔بنیادی ڈھانچے کی فراہمی/معیار/اقامت خانے/بیت الخلاء:

Infrastructure Availability/Quality/Hostel/Toilets

تمام ریاستوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی عمارتیں حال ہی میں تعمیر ہورہی ہیں۔ بہت سے مقامات پر یہ عارضی عمارتوں میں (کرایہ یا دوسرے مدارس) کام کررہے ہیں۔دورہ کنندہ ٹیم کے ارکان ان مشکلات سے واقف ہورہے ہیں جو 50 سے 100 طالبات کے لئے دیہی علاقوں میں جگہ فراہم کرنا کتنی مشکل بات ہے۔

مدرسہ کی عمارت ایسے مقام پر ہونی چاہئے جہاں پہنچنے میں طلبا کو کوئی دشواری پیش نہ آئے۔اس کے باوجود مختلف مقامات پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے لئے جگہ فراہم کرلی گئی ہے۔نئی عمارتیں تعمیر کی جارہی ہیں اور ذاتی عمارتوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اپنا کام انجام دے رہے ہیں۔مثال کے طور پر Khed Brahma گجرات، کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے زمیندار نے، اپنے ارادہ کو تبدیل کرتے ہوے اپنی زمین کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو دینے سے انکار کردیا جس سے مجبوراً کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو بلاک کے مقامی علاقے میں رہنے کے بجائے بہت دور لے جانا پڑا جس سے 10 تا 15 لڑکیوں نے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں اپنا داخلہ ترک کردیا۔اسی طرح کا ماحول کرناٹک کے مقام بیلاری میں بھی واقع ہوا جہاں پر لڑکیوں کی حفاظت کے لئے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو دور کے مقام پر منتقل کرنا پڑا۔زیادہ تر ریاستوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے قیام کے لئے محفوظ جگہ اور معیاری تعمیر کا کام جاری ہے۔

2.9۔کرایہ کی عمارت/عارضی: Rented Building/Temporary

گوکہ بہت سی ریاستوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے قیام کے لئے اپنی ذاتی عمارت تعمیر ہوچکی ہے پھر بھی بعض مقامات پر کرایہ یا عارضی عمارتوں میں بھی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کام کررہے ہیں۔ بہت جگہوں پر اس بات کی تصدیق نہیں کی گئی کہ ذاتی عمارتوں کی تعمیر ہونے تک کرایہ کی عمارتوں کا کرایہ کس کھاتے سے اور کس مدHead of Account سے جاری کیا جارہا ہے۔

بہت سی کرایہ کی عمارتوں میں جگہ کی کمی پائی گئی ہے۔ اروناچل پردیش میں دولڑکیاں ایک بستر پر سوتی نظر آئیں۔ ٹاملناڈو، بہار اور جھارکھنڈ میں کرایہ کی عمارت میں جگہ اتنی تنگ تھی کہ فراہم کئے گئے فرنیچر کو رکھنے کے بعد طالبات کو بہت تنگ راستے سے گذرنا پڑتا ہے جس سے جلدی بیماریاں ہونے کا خدشہ ہے۔ چند ریاستوں جیسے اڑیسہ، آندھراپردیش، مدھیہ پردیش، ہماچل پردیش اور اترپردیش وغیرہ کے چند کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ، DRC عمارت کے قریب پائی گئی اور بچوں کی مختلف تنظیموں سے امداد بھی حاصل کررہے ہیں۔ اروناچل پردیش میں حکومت کی غیر استعمال شدہ عمارتیں NGOs کو دی گئیں تاکہ اس میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔ تاملناڈو، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، راجستھان اور آندھراپردیش میں بعض مقامات پر کمیونٹی ہال اور پنچایت کی عمارتیں عارضی طور پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو دی گئی ہیں۔

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طہارت خانوں Toilets کا بھی بہت بڑا مسئلہ ہے۔ کئی جگہوں پر لڑکیوں کو بیت الخلاء کے لئے باہر جانا پڑتا ہے جس سے ان کی حفاظت کو خطرہ لاحق ہے۔ بعض مقامات پر بیت الخلاء، حمام، باورچی خانے اور احاطہ کو صاف کرنے کے لئے پانی کی سہولت نہیں ہے۔ بہار اور جھارکھنڈ میں یہی صورتحال ہے جو کہ مالیہ کی کمی یا ان چیزوں پر خصوصی توجہ کی کمی کی وجہ ہے۔

ماڈل III کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مثلاً اڑیسہ میں جگہ کی کمی پائی گئی ہے۔ راجستھان میں کرایہ کی عمارتوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے لئے ذات پات کا مسئلہ بھی پیش آیا تھا۔ مگر SSA کے عہدیداروں نے اس مسئلہ کو سختی سے کچل دیا اور حکومت کی غیر استعمال شدہ عمارتوں میں کستور با

گاندھی بالیکا ودیالیہ کو منتقل کر دیا۔ بعض ریاستوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے کمروں کو رات میں اقامت خانہ Dormitories اور دن میں کمرہ جماعت میں تبدیل کرنا پڑ رہا ہے۔ بعض کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے مالیہ ہونے کے باوجود NGOs بستر اور فرنیچر خرید نہیں پا رہے ہیں۔ طالبات کے لئے حفظان صحت کی تربیت بھی ایک مسئلہ ہے کیونکہ ان کو پہلی مرتبہ اس کی تربیت دی جاتی ہے۔ اتر پردیش اور آندھرا پردیش کے کئی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں Ventilation کھلی ہوا نہ ملنے کی وجہ سے کئی طالبات کو Scabies خارش اور دوسری جلدی بیماریاں ہونے لگی ہیں۔

2.10۔ مستقل عمارت: Permanant Building

آندھرا پردیش، کرناٹک، راجستھان میں عمارت کا نمونہ کافی وسیع ہے۔ جب کہ اتر پردیش، اڑیسہ اور مدھیہ پردیش میں عمارتوں کے نمونے کافی تنگ ہیں۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے دورہ پر چند مشاہدات حاصل ہوئے جو حسب ذیل ہیں۔

- کئی ریاستوں میں بیت الخلاء کی تعداد اور کھلی جگہ کا مسئلہ درپیش ہے۔
- کئی مقامات پر کپڑے دھونے کی جگہ، باورچی خانے کے قریب پائی گئی ہے۔
- لکڑی یا کوئلہ سے پکائے جانے والے باورچی خانوں میں جگہ بہت کم ہے۔ ان کے لئے نئے باورچی خانے تیار کرنا ضروری ہے۔
- چند ریاستوں میں خریدا گیا فرنیچر نمائش کے طور پر رکھا گیا ہے کیونکہ ان کے استعمال کے لئے کمرے ناکافی ہیں۔
- نئے تعمیر کردہ عمارتوں کا معیار خستہ ہے، نمونے کے مطابق تعمیر نہیں کئے گئے ہیں۔
- عمارت کی تعمیر کے لئے جو مالیہ فراہم کیا گیا ہے عام طور پر ناکافی ہے اور خصوصی طور پر پہاڑی مقامات، زمین کی، ہمواری مزدور اور تعمیری اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے بہت زیادہ ناکافی ہے۔

- ریاستوں جیسے آندھراپردیش میں عمارت کی تعمیر کے لئے زائد مالیہ فراہم کیا گیا ہے۔ مدھیہ پردیش میں MLA Funds/NPEGEL کو استعمال کیا گیا جبکہ ہماچل پریش میں زائد مالیہ کو Tribal Welfare Department سے حاصل کیا گیا۔ اسی طرح گجرات میں بارش کے پانی کو فروخت کر کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کمپاؤنڈ کی دیوار کی تعمیر کے لئے مالیہ جمع کیا گیا۔ اروناچل پردیش میں مقامی تہذیب کو برقرار رکھنے کے لئے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے مقامی تعمیری اشیاء کو استعمال میں لایا گیا۔
- دورہ کی گئی چند کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں کافی جگہ اور وسیع کمرے دکھائی دیئے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہاں پر بیرون خانہ Out Door سرگرمیاں جیسے کھیل وغیرہ جاری ہیں۔

2.11۔طبقہ واری داخلہ:

Category wise Enrolment (SC, ST, Muslims, OBC, BPL)

ملک کی 12 ریاستوں کے دورے کے بعد ایک مثبت بات جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ سماجی طور پر پسماندہ طبقات کی 26 تا 36 فیصد لڑکیوں نے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ لیا ہے۔ داخلہ لی ہوئی لڑکیوں میں درج فہرست طبقات کی 31.43 فیصد لڑکیاں، درج فہرست قبائل طبقات کی 26.45 فیصد لڑکیاں، دیگر پسماندہ طبقات کی 8.75 فیصد اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے (BPL) طبقات کی 4.31 فیصد لڑکیاں شامل ہیں۔

بہت زیادہ پچھڑے ہوئے سماجی گروپس اور اقلیتی طبقہ کی لڑکیوں کو کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ دلانے کے لئے کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ راجستھان میں 8 اقلیتی غلبہ کے بلاک والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 5 فیصد طالبات نے داخلہ لیا ہے جبکہ گجرات کے Virangham میں جو اقلیتی آبادی والا کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ہے، صد فیصد مسلم اقلیتی لڑکیاں داخلہ لئے ہوئے ہیں۔

2.12۔ٹھہراؤاورترک مدرسہ: Retention and Dropout

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے دوسرے پروگراموں کی طرح طالبات کے ٹھہراؤ Retention میں بھی کافی تغیر Variation دیکھا گیا ہے۔جن کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا دورہ کیا گیا ہے ان میں بہتر ٹھہراؤ Retention دیکھا گیا ہے۔ترک مدرسہ ہونے کی کئی وجوہات سامنے آئیں ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

- والدین کا اپنی بچیوں کی جلد شادیوں کی طرف رجحان
- بیماریاں۔
- کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے مطابقت نہ پانا۔
- اکثر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں بیماریاں جیسے Malaria, Scabies, TB, Aneamia وغیرہ دیکھنے کو ملی ہیں۔
- خاندانوں کا گاؤں سے شہر کی طرف نقل مقام بھی ترک مدرسہ کی بڑی وجہ ہے۔

آندھرا پردیش اور کرناٹک کے تقریباً کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں Childwise فائل تیار کی گئی ہے جس سے بچوں کی ضروری معلومات آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔

2.13۔اکتساب: Learning

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی طالبات کی درس وتدریسی ضروریات ایک طرف Challenge ہے تو دوسری طرف موقع ہے کیونکہ یہ لڑکیاں اپنے اسکولی زمانے میں کئی وجوہات سے کئی جاعتوں سے خارج ہوئی ہیں۔پھر ان کو دوبارہ جوڑ کر ایک دھاگہ میں پرونا بھی ایک Challenge ہے کیونکہ یہ تعلیمی طور پر بھی بچھڑے ہوئے ہیں۔اس Challenge کو موقع میں تبدیل کرنے کے لئے طالبات میں محرکہ پیدا کرتے ہوئے دو تین سالہ رہائشی پروگرام سے ان کی اس کمی کو پورا کیا جاسکتا ہے۔زیادہ تر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں لڑکیوں کو یہ موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ رسمی تعلیمی مدارس کے لڑکیوں کے ساتھ مل کر پڑھیں اور ان کو زائد از نصابی

مصروفیات اور زندگی کی مہارتوں Life Skills سے بھی نوازا جائے۔

اڑیسہ اور جھارجھنڈ میں قبائلی لڑکیوں کے لئے زبان ایک پیچیدہ مسئلہ ہے کیونکہ قبائلی لڑکیوں کو ریاستی زبان نہیں آتی اور کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی درسی کتب ریاستی زبان میں ہوتی ہیں۔ حالانکہ معلّمات مقامی کم عمر لڑکیاں ہوتی ہیں جو کہ کم وبیش قبائلی تہذیب کو جانتی ہیں۔

2.14۔معلّمات: Teachers

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ پہنچ ہے ترک مدرسہ کے لئے

KGBVs are Reachout to Dropouts

ایسی طالبات جو پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتی ہیں جو نہایت غریب خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور مشکل حالات سے گذر رہی ہیں۔ یہاں ہم اس حقیقت کو بھی نہیں بھول سکتے کہ یہ لڑکیاں کئی قسم کے تجربات کی حامل ہیں۔ ان کی تعلیمی حیثیت مختلف درجات کی ہے۔ اسی لئے ان طالبات کی تدریس کے لئے معلّمات کو مختلف طالبات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مخصوص قسم کی تربیت دی جانی چاہئے۔ دورہ کنندہ ٹیم کے ارکان نے اس بات کو محسوس کیا کہ معلّمات کو دی گئی تربیت ناکافی ہے اور تربیت حاصل نہ ہونے کے مماثل ہے۔

اس بات کی ضرورت کو بھی محسوس کیا گیا کہ Contract Residential Teachers (CRTs) کے تقررات اور تربیت کے لئے ایک پالیسی بنائی جائے تاکہ معلّمات خود اپنے طور پر محرکہ پیدا کرسکیں کیونکہ کئی CRTs کم عمر اور کافی صلاحیتوں کی حامل ہیں۔

2.15۔والدین اور سماج کے تاثرات:

Feedback from Parents / Community

مجموعی طور پر والدین اور سماج کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ''مکمل طور پر مفت Completely Free'' ہیں۔ لڑکیوں کی حفاظت کو لے کر

کہیں کوئی اعتراض نظر نہیں آیا۔تمام ریاستی حکومتوں نے لڑکیوں کی حفاظت رنگہداشت پر خصوصی توجہ دی ہے۔

ایسی ریاستوں میں جہاں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی تعلیم صرف 8ویں جماعت تک ہے وہاں کے والدین 10ویں جماعت تک کی تعلیم کی خواہش کی ہے۔اور یہ کہتے ہوئے پائے گئے کہ ان کی لڑکیوں کو اگر گھر بھیجا گیا تو وہ آگے پڑھنے کے قابل نہیں ہیں۔ ریاست آندھراپردیش میں پہلے ہی سے اپنے طور پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو 10ویں جماعت تک ترقی دی گئی ہے۔

2.16۔نصاب کی پختگی: Enriched Curriculum

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے نصاب کی تقویت کی نمائندگی کی گئی ہے کیونکہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تعلیم حاصل کررہی لڑکیاں نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ کراٹے، سیکل سواری، رقص، موسیقی اور تھیٹر وغیرہ بھی سیکھ رہی ہیں۔اس لئے ایک پختہ نصاب روبہ عمل لانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں زندگی کی مہارتوں Life Skills کی تعلیم کے تجربات کے کئی خزانے موجود ہیں۔ جیسے (Mahila Samakhya)، (Sandhan Life Skill Module)، Nirantan's Women and Health Module اور Doosra Dashak۔اب ضرورت یہ ہے کہ معلّمات، منتظمین، غیر سرکاری ادارے اور دوسرے رابطہ رکھنے والوں کو ان سب چیزوں سے روشناس کرایا جائے۔

2.17۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا طبعی ماحول:

Physical Environment of KGBVs

بہتر طبعی ماحول کا فراہم کرنا بھی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے لئے ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔کرایہ کے مکانات میں جگہ کی کمی، پانی کی قلت وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ذاتی استعمال کے لئے لڑکیوں کو پانی لانے کے لئے دوردراز علاقوں تک جانا پڑتا ہے۔سامان کا کمرہ، باورچی خانہ اور دھونے کی جگہ قریب قریب ہونے کی وجہ سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ کچرے کی نکاسی پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔کستور با گاندھی بالیکا

ودیالیہ کے ماحول کوصاف ستھرا رکھنے کے لئے پانی کی قلت سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

2.18۔صحت اورتغذیہ: Health and Nutrition

اس جانچ سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ طالبات کی صحت بھی ایک غور طلب مسئلہ ہے کیونکہ بہت ساری طالبات کی صحت کمزور ہے۔زیادہ تر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کی صحت کی جانچ،ان کا قد، وزن اور ہیموگلوبن سے کی جاتی ہے۔بعض کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں جو کہ NGOs کے ذریعہ چلائے جارہے ہیں، اور دوردراز مقامات پر ہیں، ان لڑکیوں کی صحت کی جانچ ہی نہیں کی جاتی۔ اس طرح انہیں متوازن غذا نہیں مل پاتی۔ان علاقوں کی اکثر طالبات میں سردرد، پیٹ درد، چکر اور متلی کی شکایت عام ہے۔ خون کی کمی سے سردرد اور پیٹ میں جراثیم کا اور کیڑوں (Worms) کی وجہہ سے پیٹ میں درد، چکر اور متلی Nausea ہوتی ہے۔اس لئے طالبات کی صحت کی جانچ وقفہ وقفہ سے کی جانی چاہئے۔

2.19۔سفارشات: Recommendations

بہت ہی کم وقفہ میں تقریباً کئی ریاستوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ایک اہم ادارہ تسلیم کیا جانے لگا ہے۔خصوصی طور پر تعلیمی طور پر پسماندہ بلاکس EBB، میں آج کل کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اپنی نئی عمارتوں اور فراہم کردہ سہولتوں کے ساتھ بہت مقبول ہوگئے ہیں کیونکہ اس کا تعلیمی ریکارڈ بھی بہت اچھا ہے۔ آئندہ دنوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ کے لئے دوڑ دھوپ کرنی پڑے گی۔

حالات کے لحاظ سے دیہات کے لوگ شہروں کی طرف راغب ہورہے ہیں اور دیہاتوں کو شہروں میں ملایا جارہا ہے۔اسی لئے شہری علاقوں میں بھی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے قیام کی ضرورت ہے۔خصوصی طور پر مسلم لڑکیوں اور غریب خانہ بدوش خاندانوں کے لئے۔

1993ء میں جے سرینواسن نے ''تعلیم میں عدم مساوات'' پر ایک مطالعہ کیا۔

مسئلہ: یہ مطالعہ تعلیم کے مواقعوں میں عدم مساوات کو ظاہر کرنے کی کوشش ہے۔

مقصد: مدرسہ جانے والے طلبا میں تعلیم حاصل کرنے میں عدم مساوات کی وجوہات کا مطالعہ کرنا ہے۔

طریقہ کار: Methodology

اس مطالعہ میں مدراس (چینائی) کے 300 شہری گھروں، دھرم پوری اور تیرونیلولی ضلع کے 300 دیہی گھروں کو نمونے کے طور پر منتخب کیا گیا۔ نمونے کو Simple Random Sampling طریقہ سے چنا گیا۔ معطیات جمع کرنے کے لئے سوال نامے استعمال کئے گئے۔ معطیات کے تجزیہ کے لئے Representation Index استعمال کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔ دیہی علاقوں میں مختلف مذاہب کی لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان عدم مساوات پائی گئی۔ شہری علاقوں میں بھی مدرسہ جانے والے طلبا میں عدم مساوات پائی گئی۔

2۔ دیہی اور شہری علاقوں میں طلبا اور طالبات Secondary School Level تک مساوی حصہ لیتے تھے مگر اعلیٰ فوقانوی سطح Higher Secondary Level پر لڑکے ان کی مکمل آبادی کے لحاظ سے مساوی حصہ لے رہے تھے جبکہ لڑکیاں ان کی کل آبادی کے لحاظ سے کم حصہ لے رہی ہیں۔

Waddin،C Jyothi and Gaonkar نے 1993ء میں ایک مطالعہ کیا۔
''دیہی بالغ لڑکیوں کا تعلیمی موقف اور ان سے متعلق عوامل''۔

مسئلہ: دیہی بالغ لڑکیوں کا تعلیمی موقف اور ان سے متعلق عوامل جیسے عورتوں کے بنیادی حقوق، تغذیہ، صحت اور تعلیم کے بارے میں مطالعہ کرنا۔

مقاصد: 1۔ دیہی علاقوں کی لڑکیوں کا تعلیمی موقف کا لڑکوں کے ساتھ تقابل کرنا۔

2۔ لڑکیوں کا تعلیمی موقف پر خاندان کی سماجی اور معاشی سطح، خاندان کی جسامت، گھر میں بچوں کی تعداد، لڑکے اور لڑکیاں اور ان کے تعلیمی معیار کے اثر کو محسوس کرنا یا جانچنا۔

طریقہ: Methodology

نمونہ 300 افراد پر مبنی تھا جس میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد مساوی تھی۔ ان میں 141 مدرسہ جانے والے طلبا تھے۔ ان طلبا کو Dharwad تعلقہ کے ایک گاؤں کے مدرسہ سے Random Sampling Technique سے چنا گیا۔ معطیات کو جمع کرنے کے لئے ایک Self Structured Schedule آلہ تیار کیا گیا۔ جمع شدہ معطیات کو Z Test، Correlation Coefficient اور Karl Pearson's Product Moment سے تجزیہ کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔ اس بات کا پتہ چلا کہ لڑکوں کی بہ نسبت لڑکیوں کی ایک بڑی جماعت کا تعلق تعلیمی طور پر پسماندہ طبقہ سے ہے۔

2۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے تعلیمی معیار میں فرق پایا گیا۔ لڑکوں کا تعلیمی معیار لڑکیوں کے تعلیمی معیار سے بلند ہے۔

3۔ دیہی علاقوں میں والدین بچوں کی تعلیم پر کم توجہ دیتے ہیں، خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم۔

4۔ والدین لڑکوں کے مقابلہ لڑکیوں کی تعلیم اور ملازمت میں دلچسپی نہیں لیتے۔

5۔ گھریلو کام اور کم عمر کی شادیاں لڑکیوں کی تعلیمی پستی کی ایک اور وجہ ہے۔

6۔ خاندان کے تعلیمی معیار کے ساتھ ساتھ لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کا معیار بھی بڑھا ہوا ہے۔

7۔ گھر میں بچوں کی تعداد کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ لڑکے اور لڑکیوں کا تعلیمی معیار پست ہوا ہے۔

1993ء میں Sohani Das، Padhee Bhrahmananda نے
''Level I اور Level II کی قابلیت'' کا مطالعہ کیا۔
''Level I اور Level II کا تعلق سماجی پسماندہ بچوں کے تعلیمی حصول کے ساتھ''۔

مسئلہ: یہ مطالعہ Jensen's Dual Process Theory of Congnitive

Functioning سے متعلق ہے۔ سماجی پسماندہ بچوں کی جانچ میں تعلیمی حصول اور کارکردگی، اس مطالعہ کا مقصد ہے کہ مختلف سب گروپ میں مدرسہ سے متعلق حاصلات میں کارکردگی کے اختلافات کا مشاہدہ کرنا۔

مقصد: گھر اور مذہب کی بنیاد پر بنائے گئے 4 ذیلی گروہ کے تعلیمی حصول کی جانچ کرنا۔

طریقہ: Methodology

نمونہ برہمن اور ہریجن (آزاد اور محدود) گھرانے کے 600 بچے۔ جو کہ 2 عمر کی سطح 6 تا 7 برس دوسری جماعت اور 8 تا 9 برس، چوتھی جماعت پر مشتمل تھے۔ معطیات کو جمع کرنے کے لئے جو آلات استعمال کئے گئے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ Jachuck and Khandai کا سوالنامہ۔ 2۔ A Battery of test Measuring اور Level II RCM۔ جمع کی گئی معطیات کا تجزیہ SD, Mean Level I اور ANOVA سے کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

("It was found that the enriched upper caste out-performed the restricted lower caste in all educational achievement measures")

1996ء میں سرینگر میں جبین اور جہانگیر آراء کے ذریعہ ایک کیس اسٹیڈی کی گئی جس کا عنوان ''مسلم خواتین کی تعلیم پر والدین کا رویہ'' تھا۔

مسئلہ: مختلف معاشی گروپ کے خواتین کی تعلیم پر مسلم والدین کا رویہ کے موضوع پر مطالعہ کی ایک کوشش ہے۔

مقاصد: 1۔ یہ مطالعہ کرنا کہ کم آمدنی اور زیادہ آمدنی والے والدین اپنی لڑکیوں کی تعلیم پر کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

2۔ کم آمدنی اور زیادہ آمدنی والے والدین کے رویہ کے اختلاف کا تقابل کرنا۔ اگر وہ اپنے رویوں میں اختلاف رکھتے ہوں۔

3۔خواتین میں تعلیمی پستی کی وجوہات کا مطالعہ کرنا۔

طریقہ کار: Methodology

نمونہ سری نگر کی وادی کے 250 والدین پر مشتمل ہے جن کو Random طریقہ سے چنا گیا۔ معطیات کے حصول کے لئے سوال نامہ اور انٹرویو نامے استعمال کئے گئے اور ان معطیات کو Chi Square سے تجزیہ کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔آمدنی تعلیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔

2۔گوکہ زیادہ تر والدین خواتین کی تعلیم پر مثبت اثر ظاہر کئے۔پھر بھی مختلف معاشی گروپ کے والدین میں تغیر Variation نظر آیا۔

3۔مختلف معاشی گروپ کے والدین میں خواتین کی تعلیم کے تعلق سے اختلاف نہیں پایا گیا لیکن لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم Co Education، شخصیت کی نشوونما Personality Development، تعلیم کا اہم مقصد اور تعلیم کی دلچسپی کی وجوہات میں فرق پایا گیا۔

Kashinath, HM Gudi, Jaya Shri B نے 1997ء میں ''پسماندہ اور غیر پسماندہ طلبا کے درمیان Guilford Memory Ability کا تقابلی مطالعہ'' کیا۔

مسئلہ: پسماندہ اور غیر پسماندہ طلبا کے درمیان Guilford's memory abilities کے تقابل کے مطالعہ کی ایک کوشش ہے۔

مقصد: غیر پسماندہ اور پسماندہ طلبا کے کل نمونہ اور ذیلی نمونہ جیسے لڑکے اور لڑکیوں کے Guilford's memory abilities کا تقابل۔

طریقہ کار: Methodology

Hubli Dharwad کے میونسپل کارپوریشن علاقے کے IX ویں جماعت کے 25 فیصد طلبا، جن کو Random Sample کے ذریعہ چنا گیا، اس مطالعہ کا نمونہ ہے جس میں سے 125 طلبا اونچی ذات اور معیاری تعلیم کے خاندانوں سے تھے اور 132 طلبا زیادہ بچوں والے خاندانوں اور جن کے والدین کی تعلیم بہت ہی پست تھی۔ Guilford Memory Abilities کو جانچنے کے لئے محقق نے چند (جانچ کی اکائیاں) تیار کیں اور حاصل ہوئی معطیات کا تجزیہ Mean، SD، Correlations اور T Values سے کیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔ غیر پسماندہ اور پسماندہ طلبا میں Memory Abilities کے حصول میں نمایاں فرق پایا گیا۔

2۔ جبکہ غیر پسماندہ اور پسماندہ لڑکے اور لڑکیوں کے حاصلات میں کوئی فرق نہیں پایا گیا۔

1998ء میں Kaushik, Avanindra and PK Rai نے

''ساگر یونیورسٹی کے ORAON قبائلی اور غیر قبائلی طلبا پر شخصیت کے متغیرات پر تقابلی مطالعہ'' کیا۔

مسئلہ: یہ مطالعہ ORAON قبائلی اور غیر قبائلی طلبا کے درمیان شخصی متغیرات کا تقابل کرتا ہے۔

مقصد: ساگر یونیورسٹی ہاسٹل میں رہنے والے ORAON قبائلی اور غیر قبائلی طلبا کے درمیان چار شخصی متغیرات کا تقابل کرنا ہے۔ چار متغیرات:

1. Authoritarianism
2. Dogmatism
3. Rigidity
4. Intolerence of Ambiguity

طریقہ کار: Methodology

ساگر یونیورسٹی ہاسٹلس میں رہنے والے 260 گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلبا کو اس مطالعہ کے لئے نمونے Samples کے طور پر چنا گیا جس میں ORAON قبائلی طلبا 100 مرد اور 30 خواتین اسی

طرح غیر قبائلی طلبا میں بھی 100 مرد اور 30 خواتین تھیں۔ ان کی عمریں 18 سال سے 23 سال کے درمیان تھی۔ اس مطالعہ کے لئے حسب ذیل آلات استعمال کئے گئے۔

1. Hindi Adaptation of "D" Scale by Hassan,
2. Hindi adaptation of "F" Scale by Kool
3. Hindi Version of intolerance of Ambiguity Scale of Coulter and
4. Hindi version of Coulter's Rigidity Scale adopted by Muhar

حاصل کئے گئے معطیات کو Mean، SD، T-Test سے جانچا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔ قبائلی اور غیر قبائلی طلبا میں authoritarianism اور Intolerance of ambiguity کا اختلاف پایا گیا جبکہ Dogmatism اور Rigidity میں اختلاف نہیں پایا گیا۔

2۔ قبائلی اور غیر قبائلی طالبات میں authoritarianism اور Rigidity کے عوامل میں فرق پایا گیا جبکہ Dogmatism اور Intolerance of Ambiguity میں کوئی فرق نہیں پایا گیا۔

3۔ قبائلی لڑکوں اور قبائلی لڑکیوں کے درمیان Authoritarianism، Rigidity اور Intolerance of Ambiguity میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔

4۔ غیر قبائلی لڑکے اور لڑکیوں میں صرف authoritarianism، میں فرق پایا گیا۔

1995ء میں راج تلک نے ایک مطالعہ کیا۔

''ہماچل پردیش کے قبائلی ہائی اسکول کے طلبا میں گھر اور مدرسہ کے ماحول میں تعلیمی عدم مطابقت کا رشتہ''

مسئلہ: یہ مطالعہ قبائلی ہائی اسکول کے طلبا کا گھر اور مدرسہ کے ماحول میں تعلیمی عدم مطابقت کو ظاہر کرنا ہے۔

مقاصد: 1۔ قبائلی ہائی اسکول طلبا کے تعلیمی عدم مطابقت کا مطالعہ بلحاظ جنس۔

2۔ قبائلی ہائی اسکول کے طلبا کا تعلیمی عدم مطابقت کا مطالعہ ان کے گھر کے ماحول اور اس کے عوامل کے لحاظ سے۔

3۔قبائلی ہائی اسکول کے طلبا کا تعلیمی عدم مطابقت کا مطالعہ بلحاظ تعلیمی ماحول۔

4۔ ہماچل پردیش کے قبائلی ہائی اسکول کے طلبا کے لئے ایک معیاری "Academic Alienation Scale تیار کرنے کے لئے۔

طریقہ کار:Methodology

اس مطالعہ کا نمونہ 560 مرد اور خواتین قبائلی اسکولی طلبا پر مشتمل ہے۔ان طلبا کو ہماچل پردیش کے کنور ضلع کے 19 مدارس سے چنا گیا۔نمونے کو Random Cluster Sampling کی ٹیکنک سے چنا گیا اور حسب ذیل آلات استعمال کئے گئے۔

1-Home Environment Inventory of K S Mishra

2- School Environment Inventory of K S Mishra

3- Academic Alienation Scale of Investigator

4- Student's alienation of scale of R R Sharma and Study Involvement Inventory of Asha Bhatnagar

جمع شدہ مواد سے تجزیہ دو طرح سے کیا گیا۔ ANOVA & Turkey's HSD Test

اہم انکشافات: Major Findings

1۔قبائلی ہائی اسکولی طلبا کے مرد اور خواتین میں تعلیمی عدم مطابقت کی سطح میں کوئی فرق نہیں پایا گیا۔

2۔قبائلی ہائی اسکولی طلبا میں گھر کے ماحول اور تعلیمی مطابقت میں بہت زیادہ اور بہت کم فرق پایا گیا۔

3۔قبائلی ہائی اسکولی طلبا کے جنسی اختلافی عوامل جیسے Permissiveness، پرورش کرنا، محبت کرنا، ضبط کرنا، مطابقت کرنا، ناپسند کرنا، سزا دینا، حفاظت کرنا، سماج سے دوری اختیار کرنا، حق سے محرومیت کے عامل میں کوئی خاص فرق نہیں پایا گیا۔

4۔قبائلی ہائی اسکول کے طلباء مدرسے کے ماحول میں بہت زیادہ یا کم تعلیمی عدم مطابقت رکھتے ہیں۔

5۔قبائلی ہائی اسکولی طلبا جن کو اختراعی محرکہ دیا جارہا تھا اور جو اسکولی ماحول سے تھے، ان میں تعلیمی مطابقت میں

ظاہری اختلاف پایا گیا۔

6۔قبائلی اسکولی طلبا جن کو زیادہ اور کم علمی ادرا کی حوصلہ افزائی کی جارہی تھی اور جو اسکول کے ماحول سے تعلق رکھتے تھے ان میں تعلیمی عدم مطابقت کا بہت زیادہ اختلاف پایا گیا۔

1994ء میں Raju, Santhamma and Abdul Gafoor نے ''سماجی اور شخصی عوامل پر قبائلی اور غیر قبائلی طلبا کے Biology کے حصولِ تعلیم'' کا مطالعہ کیا

مسئلہ: یہ مطالعہ قبائلی اور غیر قبائلی طلبا کے مضمون حیاتیات کے حصول تعلیم پر سماجی اور شخصی عوامل کا تقابل ہے۔

مقاصد: 1۔قبائلی اور غیر قبائلی طلبا کا مضمون حیاتیات کے حصول تعلیم کا تقابل کرنا۔

2۔قبائلی اور غیر قبائلی طلبا کا مضمون حیاتیات کے حصول تعلیم کا تقابل کرنا، قبائلی اور غیر قبائلی طلبا کا حیاتیاتی حصول تعلیم کا ان کے سماجی اور معاشی معیار، سماجی اور شخصی مطابقت اور عام بے چینی کا تقابل کرنا ہے۔

طریقہ کار: Methodology

اس مطالعہ میں کیرالہ ریاست کے Wayanad اور Kannoor ضلعوں کے نویں جماعت کے 400 طلبا کو نمونہ (Sample) کے طور پر لیا گیا۔ان طلبا کو چننے کے لئے Stratified Random Sample طریقہ استعمال کیا گیا۔جبکہ معطیات کو جمع کرنے کے لئے جو آلے استعمال کئے گئے وہ یہ ہیں۔

Keral Socio-Personal Adjustment Scale, Kerala Test of General Anxiety, Kerala Socio-Economic Status Scale and Achievement Test in Biology

معطیات کا تجزیہ کرنے کے لئے

Computation of Means, Standard Deviation, Critical Ratios, Karl Pearson's Coefficient of Correlation and ANOVA کو استعمال میں لایا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔غیر قبائلی طلبا، قبائلی طلبا سے مضمون حیاتیات کے حصول تعلیم میں بہتر پائے گئے۔

2۔اکثر حالات میں غیر قبائلی طلبا، قبائلی طلبا سے مضمون حیاتیات کے حصول تعلیم میں بہتر پائے گئے گو کہ ان کا سماجی اور شخصی مطابقت اور سماجی اور معاشی معیار مختلف تھا۔

3۔غیر قبائلی طلبا جن کا خاندانی تعلیمی معیار اوسط اور سماجی شخصی مطابقت کی سطح کم، ان کی خاندانی تعلیم اور سطح اوسط سے زیادہ اور ان کا سماجی شخصیت کی مطابقت اوسط میں رہنے کے باوجود ان کے مضمون حیاتیاتی حصول تعلیم میں اضافہ دیکھا گیا۔

4۔غیر قبائلی طلبا کا خاندانی معیار تعلیم کم ہونے کے باوجود اسی معیار کے قبائلی طلبا پر سبقت پا رہے تھے۔

5۔قبائلی اور غیر قبائلی طلبا تمام عوامل میں یکساں ہونے پر ان کے مضمون حیاتیات کے حصول تعلیم میں کوئی زیادہ فرق نہیں دیکھا گیا۔

6۔غیر قبائلی طلبا، قبائلی طلبا پر مضمون حیاتیات کے حصول تعلیم میں سبقت پا گئے۔

7۔سماجی اور شخصی مطابقت حیاتیاتی حصول تعلیم پر اپنا اثر دکھاتی نظر آئی۔

1994ء میں Sharma اور Khem Raj نے ''قبائلی طلبا کے تعلیمی رجحان'' پر مطالعہ کیا:

مسئلہ: اس مطالعہ میں قبائلی طلبا اور غیر قبائلی طلبا کے تعلیمی رجحان کا تقابل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقاصد: 1۔دونوں قسم کے طلبا کا تعلیمی معیار سے تبدیلی۔

2۔قبائلی طلبا اور غیر قبائلی طلبا کے تعلیمی رجحان کا مطالعہ کرنا۔

طریقہ کار: Methodoloy

اس مطالعہ میں 380 قبائلی اور غیر قبائلی، لڑکے اور لڑکیوں کو چنا گیا جو کہ نویں، دسویں اور گیارہویں جماعت میں زیر تعلیم تھے۔ آلہ کے طور پر محقق نے Attitude Scale، سوال نامہ اور Interview استعمال کئے۔ معطیات کو جانچنے کے لئے ANOVA اور Regression Analysis کا استعمال کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔تین گروپ کے طلبا میں جنس اور ذات کو لے کر تعلیمی رجحان میں کافی فرق پایا گیا۔

2۔تین گروپ کے طلبا میں تعلیمی رجحان کو لے کر ذات اور مذہب میں اختلاف پایا گیا اور 6 فیصد تک تغیر بھی دکھائی دیا۔

3۔تین گروپ کے ذات اور Family Size، ذات اور Family Education سے بھی تعلیمی رجحان میں اختلاف پایا گیا۔4۔تینوں گروپ کے ذات اوران کے والدین کے پیشے سے بھی تعلیمی رجحان میں اختلاف پایا گیا۔5۔تینوں گروپ کے تعلیمی رجحان پر ذات، خاندان کی آمدنی، ذات اور نسل کا اثر دکھائی دیا۔

1995 میں Jameela Khatoon نے

''بالغ لڑکیوں میں شخصیت کے اقسام، سماجی وتہذیبی اختلافات کے تاثر'' کا مطالعہ کیا ہے

مسئلہ: زیر بحث مطالعہ میں شخصیت پر سماجی وتہذیبی تاثرات کی پیمائش کرنا ہے۔

مقاصد: ہندو اور مسلم بالغ لڑکیوں کے شخصی عوامل پر سماجی وتہذیبی تاثرات کی پیمائش کرنا ہے۔

طریقہ کار: Methodology

اس مطالعہ کے لئے 100 بالغ لڑکیوں (50 ہندو اور 50 مسلم) کو نمونے Samples کے طور پر چنا گیا۔ یہ لڑکیاں رام پور ضلع (شہری و دیہاتی) انٹرمیڈیٹ کالج میں زیر تعلیم تھیں۔اس نمونے کو چننے کے لئے Random Sampling Method اختیار کیا گیا۔معطیات کو جمع کرنے کے لئے 14 Cattells PF Inventory (Indian Adoptation) of H.S.P.Q کا استعمال کیا گیا۔ان معطیات کے تجزیہ کے لئے Mean، SD اور T Value کو استعمال کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔ ہندو بالغ لڑکیوں اور مسلم بالغ لڑکیوں پر شخصیتی عوامل سے کوئی اختلاف نہیں پایا گیا۔سوائے Factor H

کے۔

2۔ ہندو بالغ لڑکیاں مسلم بالغ لڑکیوں سے زیادہ ہمت والی ثابت ہوئیں۔

1992ء میں Jagruti Ray نے اڑیسہ ریاست کے Dhenkanal ضلع کے ''نسوانی تعلیم کے مسائل کا مطالعہ کیا''

مسئلہ: یہ مطالعہ اڑیسہ کے Dhenkanal ضلع کی لڑکیوں کی تعلیم کے مسائل تلاش کرنے کی طرف ایک کوشش ہے۔

مقاصد: 1۔ تعلیم نسواں میں تضیع Wastage کی شرح معلوم کرنا۔

2۔ اسکول کے معیار کا تفصیلی جائزہ لینا۔

3۔ یہ تجزیہ کرنا کہ اسکول کا معیار تعلیم نسواں پر کتنا اثر ڈالتا ہے۔

4۔ یہ تخمینہ کرنا کہ تعلیم نسواں پر سماجی و معاشی پسماندگی لڑکیوں کی ترک تعلیم پر کس حد تک اثر انداز ہوتی ہے۔

5۔ مدرسہ کی تعلیم کو ترک کرنے کی وجوہات کا پتہ لگانا۔

6۔ لڑکیوں کے معیار تعلیم پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی نشاندہی کرنا۔

7۔ تعلیم نسواں پر اثر انداز ہونے والے مختلف عوامل کا تقابلی جائزہ لینا۔

8۔ مدارس میں لڑکیوں کی تعلیم کے مسائل کو کم کرنے کے لئے تجاویز پیش کرنا۔

طریقہ کار: Methodology

Dhenkanal ضلع کے کل تحتانوی، وسطانوی اور فوقانی مدارس کے 10 فیصد طالبات کو نمونے Sample کے طور پر چنا گیا۔ اس کے علاوہ 1980ء کے دوران نمونے کے اسکولوں کے 20 فیصد ترک مدرسہ لڑکیوں کو Randomly چنا گیا۔ چھ اسکولوں کے 300 طالبات نمونے کا حصہ تھیں۔ اس مطالعہ میں والدین اور صدور مدارس بھی تھے۔ اس کے لئے جو آلات استعمال کئے گئے ان میں School Survey

Schedule, School Graduation Schedule, Interview Scheduleاور سوال نامہ تھے۔حاصل کئے گئے معطیات کو فیصداور ہم رشتگی کی کسوٹی پر پرکھا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔مخلوط تعلیمی Upgraded مدارس میں ترک مدرسہ لڑکیوں کی شرح بہت زیادہ 33 فیصد تھی جبکہ فوقانی مدارس میں ترک مدرسہ لڑکیوں کی شرح بہت کم 15.5 فیصد تھی۔

2۔1979 اور 1989 کے دوران Upgrade اسکولوں میں لڑکیوں کی ترک مدرسہ تعداد بہت زیادہ یعنی 32 فیصد ہے جبکہ فوقانی مدارس میں بہت کم ترک مدرسہ لڑکیوں کی شرح 14.6 فیصد ہے۔اسی عرصہ میں لڑکیوں کی مدرسہ میں ٹھہراؤ Stagnation کی شرح وسطانوی مدارس میں بہت زیادہ 73.4 فیصد اور Upgrade مدارس میں سب سے کم ٹھہراؤ کی شرح 25 فیصد ہے۔

3۔ترک مدرسہ کی شرح پر نگرانی اور اسکول انتظامیہ کا بہت بڑا اثر دکھائی دیا۔لڑکیوں کی ترک مدرسہ پر والدین کی تعلیم کا اثر راست طور پر دکھائی دیا۔ماں کی تعلیم کا اثر، باپ کی تعلیم سے نمایاں ظاہر ہوتا ہے۔

1996ء میں Shukla, Sharaddha نے

''خواندہ اور ناخواندہ، گھریلو اور کام کرنے والی خواتین کے اقدار کا تقابلی مطالعہ کیا''

مسئلہ: کانپور ضلع کے خواندہ اور ناخواندہ، گھریلو اور کام کرنے والی خواتین کے اقدار کا تقابل کرنا ہے۔

مقصد: خواندہ اور ناخواندہ، گھریلو اور کام کرنے والی خواتین کے اقدار کے درمیان پائے جانے والے فرق کی تحقیق کرنا۔

طریقہ کار: Methodology

اس مطالعہ کے نمونے میں 100 خواتین شامل تھیں۔(50 خواندہ اور 50 ناخواندہ) اور دوسرے 100 خواتین (50 گھریلو اور 50 پیشہ ور)۔ان خواتین کو کانپور سٹی کے مختلف علاقوں سے Randomly

چنا گیا تھا۔معطیات کو جمع کرنے کے لئے Personal Value Questionnaire by G P Sherry and R P Verma استعمال کیا گیا۔ان معطیات کے تجزیہ کے لئے Mean،SD اور T Value کو استعمال کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔خواندہ اور ناخواندہ، گھریلو اور پیشہ ور خواتین کے درمیان سماجی اقدار، سیاسی اقدار اور طبی اقدار کی آگاہی میں کوئی فرق نہیں دکھائی دیا بلکہ مذہبی اقدار میں فرق پایا گیا۔

2۔خواندہ اور پیشہ ور خواتین کا رجحان مادہ پرست تھا جبکہ غیر تعلیم یافتہ اور گھریلو خواتین میں یہ رجحان نہیں دکھائی دیا۔

3۔اس بات کا بھی مشاہدہ کیا گیا کہ ناخواندہ اور خواندہ گھریلو خواتین میں اپنے خاندان کی شہرت کو بچائے رکھنے کا بہت احساس ہے اور خاندان کے لئے نئی ٹیکنک کو استعمال کرنے کا شوق بھی ان میں زیادہ ہے بہ نسبت خواندہ پیشہ ور خواتین کے۔

4۔خواندہ، ناخواندہ اور گھریلو، پیشہ ور خواتین میں جمالیاتی ذوق کا مثبت رجحان پایا گیا۔

The Department of Communication and 2008ء میں Journalism, Osmania University, Hyderabad نے ''مسلم طالبات کے تعلیمی معیار کا مطالعہ'' کیا

مسئلہ: اس عنوان کے تحت مسلم اقلیتوں کی لڑکیوں اور خواتین میں تعلیمی معیار کا مطالعہ کیا گیا۔

مقصد: آندھرا پردیش کے منتخب اضلاع میں مسلم طالبات کے تعلیمی معیار کے بارے میں جاننا۔

طریقہ کار: Methodology

حکومت ہند کے اعداد و شمار کے اعتبار سے آندھرا پردیش ریاست کے تین علاقوں کے پانچ اضلاع

جہاں کی مسلم آبادی 25 فیصد سے زیادہ ہے۔اس مطالعہ کے لئے چنا گیا۔اس سروے میں مختلف آمدنی والے گروپ اور مختلف تعلیمی پس منظر والے مسلم افراد کو ایک حصہ کے طور پر لیا گیا۔اس کے علاوہ اس سروے میں ایک مرکزی Focused گروپ سے بھی Interview رکھی گئی۔ جملہ 478 افراد کا سروے کیا گیا تا کہ ان کا سماجی اور معاشی جائزہ لیا جاسکے اور ہر ضلع کے 40 خاندانوں سے ربط پیدا کر کے حالات دریافت کئے گئے۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔تقریباً تین چوتھائی جواب دہندوں کے والدین خواندہ تھے اور ان میں سے نصف SSC کامیاب تھے۔

2۔نصف جواب دہندوں کے والدین (والد 82 فیصد اور والدہ 18 فیصد) ملازمت پیشہ تھے جن کی ماہانہ آمدنی ایک ہزار روپے تا 4 ہزار روپے تھی۔

3۔90 فیصد جواب دہندے اپنے اسکولی اساتذہ کو چاہتے تھے۔

Dr. Nasreen Banu, Senior Scientist AICRP Mrs. T S 2007ء میں Nagamani, Associate Professor of Department of Human Development and Family Studies College of Home Science ANGRAU, Hyderabad نے ''آندھرا پردیش کے RBCs مدارس میں مخصوص بچوں کے داخلے کے معیار'' کو معلوم کرنے کے لئے مطالعہ کیا۔

مقاصد: 1 ۔ RBCs میں موجود سہولیات کا مطالعہ کرنا۔

2۔طالب علم، معلم اور مدرسہ کے جغرافیائی حالات کا مطالعہ کرنا۔

3۔RBCs میں داخل بچوں کی تعلیمی سطح کا جائزہ لینا۔

4۔طلبا کو ہونے والی دشواریوں کا اور مسائل کا مطالعہ کرنا۔

5۔طلبا کو پڑھانے کے دوران اساتذہ کو ہونے والی دشواریوں کا مطالعہ کرنا۔

6۔اساتذہ سے یہ رائے جاننا کہ کیا ان طلبا کی تدریس کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔

طریقہ کار: Methodology

Interview Schedule, Academic performance report, Check lists of Questionnaires۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔تقریباً تمام RBC مدارس میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کا فی سہولیات جیسے عمارت کی سہولیات، کمرہ جماعت کی سہولیات، درس وتدریسی اشیاء اور دوسرے آلات پائے گئے ہیں۔

2۔تقریباً 65 فیصد مدارس میں زائد امدادی وسائل بھی پائے گئے جیسے IQ testing، جانچ، ریکارڈ روم اور Speech Therapy وغیرہ۔

3۔نمونے کے 108 اساتذہ میں 31 فیصد مرد اور 69 فیصد خواتین تھے۔19 فیصد VI سے تعلق رکھنے والے، 33 فیصد Hi School سے 35 فیصد MC اور 19 فیصد IE پر مشتمل تھے۔

4۔تمام طلبا RBC مدارس میں دی گئی سہولیات سے مطمئن تھے: جیسے رہائشی سہولیات، کمپیوٹر کی تعلیم اور مخصوص آلات کی تعلیم وغیرہ۔

5۔تقریباً تمام طلبا RBC مدارس میں پائی گئی سہولیات جیسے اساتذہ، دوست احباب اور وہاں پائی جانے والی سہولیات سے خوش نظر آرہے تھے۔

6۔NGOs سے چلائے جارہے RBCs مدارس بہترین خدمات اور اچھی تدریس فراہم کررہے تھے بہ نسبت MEOs سے چلائے جارہے مدارس سے۔

Dr. R Nageshwara Rao and Dr. G. K. Mitra of Centre for میں 2008ء

Economics and Social Studies, N.O. Campus, Begumpet, Hyderabad - 500 016 نے ''انت پور ضلع میں تعلیم کے فروغ کے لئے SSA کے ذریعہ دی جانے والی بنیادی سہولیات کے اثرات'' کا مطالعہ کیا۔

مقاصد: 1۔سروا سکشا ابھیان سے فراہم کی جانے والی بنیادی طبعی سہولیات کا استعمال اور اس کے معیار کی جانچ کرنا۔

2۔ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں اساتذہ کی تربیت، اساتذہ اور طلبا کی نسبت اور مدرسے میں طلبا کے داخلہ، ٹھہراؤ Retention، غیر حاضری اور حصول تعلیم پر تعلیمی عہدیداروں کے رول کی شناخت کرنا۔

3۔ تعلیمی رعایتوں کو طلبا تک فراہم کرنے کے طریقے کار کی جانچ کرنا جیسے دوپہر کا کھانا، مفت درسی کتب، مفت یونیفارم، اسکالرشپ وغیرہ۔

طریقہ کار: Methodology

ضلع اننت پور کے 4 منڈل، 8 کلسٹر، 40 دیہات، 203 مدرسہ کمیٹی کے ارکان، 319 طلبا۔ ان تمام کو Random طریقے سے چنا گیا۔ سوالنامے اور انٹرویو سے معطیات جمع کی گئیں۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔ چنے گئے منڈلس کے 96 فیصد اسکول کمیٹی کے افراد نے یہ ظاہر کیا کہ مدارس کی عمارتیں معیاری ہیں۔

2۔ حاصل شدہ جوابات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ 40 فیصد منڈلس جہاں طلبا کی تعداد زیادہ ہے، انہیں کمرہ جماعت فراہم کیا گیا جبکہ ایسے منڈلس جہاں پر داخلہ کی شرح کم ہے وہاں صرف 20 فیصد منڈلس کو کمرہ جماعت حاصل ہیں۔

3۔ 50 فیصد مدارس میں جہاں پر کہ داخلہ زیادہ ہے، قدیم طریقہ (تختہ سیاہ) کا طریقہ اپنایا گیا جبکہ کم داخلہ والے مدارس میں اس کی شرح صرف 40 فیصد ہے۔

4۔ زیادہ داخلے کی شرح والے مدارس میں 16 مدارس کو ریڈیو فراہم کیا گیا جبکہ کم داخلے والے مدارس میں 11 مدارس کو ریڈیو دلایا گیا۔

5۔ اساتذہ کے تبادلوں کی شرح زیادہ داخلے والے مدارس میں 31 فیصد دیکھی گئی جبکہ کم داخلے والے مدارس میں اس کی شرح 10 فیصد دیکھی گئی۔

6۔دوپہر کا کھانا اور سماجی امداد کم داخلے والے منڈلس میں طلبا کو 63 فیصد تک روکے رکھے ہیں۔

7۔72 فیصد سست سیکھنے والے بچوں کی شناخت کی گئی اور ان کے لئے مخصوص جماعتوں میں پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔

2008ء میں AMR AP Academy of Rural Development Rajendranagar, Hyderabad نے ''آندھرا پردیش میں سروا سکشا ابھیان کی مختلف اسکیموں کی معیاری اور جامع جانچ'' کی ہے

مقاصد: 1۔کمرہ جماعت میں طفل مرکز، مشاغلاتی، استعداد پر مبنی درس وتدریسی مشاغل کا مطالعہ کرنا۔

2۔اساتذہ اور میدانی افراد Field Functionaries کی قابلیت کی جانچ کرنا۔

طریقہ کار: Methodology

ضلع کے 5 منڈل، 10 مدارس، انٹرویو جدول، مشاہداتی جدول۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔42 فیصد اساتذہ نے کم لاگت اور بغیر لاگت کے تدریسی اشیاء تیار کرنے کی تربیت حاصل کی ہے۔

2۔67.2 فیصد اساتذہ طفل مرکوز طریقہ تعلیم کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔

3۔اساتذہ کی ایک بڑی جماعت 98.5 فیصد اپنے طلبا کی جانچ زبانی اور تحریری طریقے سے کرتے ہیں۔

4۔لڑکے اور لڑکیوں کے Performance میں کوئی نمایاں فرق موجود نہیں تھا۔ البتہ حاضری میں لڑکے، لڑکیوں سے زیادہ غیر حاضر رہے۔

2010ء میں G Gopal Reddy, Principal, A Jagadeesh Professor in Research Methodology IASE, Hyderabad نے ''آندھرا پردیش کے RBCs میں معیاری درسی واکتسابی طریقہ اور طلبا کے حصول تعلیم کا مطالعہ کیا''

مقاصد: 1۔درسی واکتسابی طریقہ اور مختلف مضامین کی تدریس کا مطالعہ کرنا۔

2۔RBCs میں TLM کا استعمال کرنا۔

3۔طلبا کے زبان، ریاضی اور مطالعہ ماحول کے حصول کے معیار کا مطالعہ کرنا۔

طریقہ کار: Methodology

1۔25 RBC سے 25 Volunteer اور 508 طلبا کو نمونے کے طور پر چنا گیا۔

2۔مقاصد کو مدنظر رکھ کر تین آلات تیار کئے گئے۔

3۔پہلے اساتذہ Volunteers کے لئے انٹرویو Schedule بنا کر مطالعہ کیا گیا۔

4۔مختلف مضامین کے تدریسی مشاہدہ کے لئے مشاہدہ کے جدول تیار کئے گئے۔

5۔ درسی ، اکتسابی اشیاء کے استعمال کی جانچ کے لئے ایک چیک لسٹ تیار کی گئی او رطلبا کی جانچ Achievement Test سے کی گئی۔

6۔5ویں جماعت کے طلبا کو زبان، ریاضی اور مطالعہ ماحول کی جانچ Achievement Test سے کی گئی۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔زیادہ تر Volunteers اساتذہ SSA کے ذریعہ دی گئی تربیت کے طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے پائے گئے۔

2۔تقریباً Volunteers اساتذہ اپنے TLM ذاتی طور پر تیار کرنے کے قابل تھے۔

3۔SSA کے ذریعہ فراہم کردہ TLM کو زبان کی تدریس میں استعمال کیا گیا۔

4۔انگریزی زبان میں طلبا کا تعلیمی معیار 73 فیصد رہا۔

5۔56.7 فیصد طلبا حصول تعلیم میں اوسط سے زیادہ پائے گئے۔ 38.3 فیصد طلبا حصول تعلیم میں اوسط پائے گئے جبکہ 5 فیصد طلبا کا حصول تعلیم اوسط سے کم تھا۔

سفارشات:Recommendations

1۔ Volunteersاساتذہ کو ذاتی طور پر TLM تیار کرنے کی تربیت دی جائے کیونکہ فراہم کردہ TLM طلبا کی ضروریات کو پورا نہیں کر پا رہے تھے۔

2۔Volunteersاساتذہ کو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے مختلف طریقوں کو استعمال کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے۔

3۔مواد اور طریقہ تعلیم کی کتب فراہم کی جانی چاہئے۔

4۔Map Pointing مہارت کو اجاگر کرنے کے لئے مختلف نقشہ جات فراہم کئے جائیں۔

5۔ ریاضی کے تصورات کی تفہیم کے لئے ریاضی کے مختلف نمونے Fraction Disc، Grid Paper وغیرہ کے استعمال پر خصوصی توجہ دی جائے۔

6۔طلباء کو علاقائی تصورات اور انسانی جسم کے حصوں کی معلومات فراہم کی جانی چاہئے کیونکہ وہ سست سیکھنے والے ہیں۔

Dr. S. Suresh Babu, Lecturer Dr. Radha Kishan, 2010ء میں

K. Venkaiah Lecturers of SCERT, AP, Hyderabad نے

''NPEGEL پروگرام کے تحت Model Cluster School کے اطلاق پر مطالعہ کیا''۔

مقاصد: 1۔ Model Cluster School میں NPEGEL مشاغل پر طالبات اور ان کے والدین کی رائے جاننا۔

2۔ Model Cluster School میں NPEGEL مشاغل پر اساتذہ کی رائے جاننا۔

3۔ Model Cluster School Programme میں NPEGEL میں دیئے گئے سہولیات کے استعمال کا مطالعہ۔

4۔Model Cluster School میں طالبات کا داخلہ، ٹھہراؤ، حصول تعلیم کے معیار کا مطالعہ کرنا۔

نمونہ: Sample

اضلاع (عادل آباد، ورنگل، رنگاریڈی، کرنول، چتور، سریکاکلم، مشرقی گوداوری اور گنٹور) کے (86) ماڈل کلسٹر اسکول چنے گئے جس میں 275 اساتذہ، 262 طالبات اور 254 والدین شامل تھے۔

طریقہ کار: Methodology

1۔اس مطالعہ کے لئے حسب ذیل آلات استعمال کئے گئے۔

i۔اساتذہ کے لئے سوالنامہ۔ ii۔والدین کے لئے سوالنامہ۔

iii۔طالبات کے لئے سوالنامہ۔ iv۔ چک لسٹ اور مشاہدہ کا جدول۔

2۔ حاصل شدہ معطیات کے تجزیہ کیلئے Description and Inferential Statistics کے ذریعہ، Frequencies، Percentage Statistics، Means وغیرہ استعمال کئے گئے۔ ضرورت پر Pie اور Diagram Bar بھی استعمال کئے گئے۔T Test بھی استعمال کیا گیا۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔71 فیصد ماڈل Schools Cluster میں فنی تعلیم Courses شروع کئے گئے۔

2۔40 فیصد MCS میں طالبات کے داخلہ لئے گئے۔

3۔80 فیصد مدارس میں پینے کے پانی کی سہولت پائی گئی۔

4۔58 فیصد MCS مدارس میں اساتذہ کی تعداد معقول تھی۔

5۔Early Child Education Schools میں پہلی جماعت میں داخلہ کی شرح 70 تا 88 فیصد تک پائی گئی۔

6۔70 فیصد MCS مدارس میں اصلاحی تعلیم (Remidial Teaching) کا انتظام پایا گیا۔

7۔ پانچویں جماعت کی طالبات جنہوں نے Grade A نشانات حاصل کئے۔ان کا فیصد 38 فیصد سے

50 فیصد کا تھا جبکہ ساتویں جماعت میں ان طالبات کا فیصد 37 فیصد سے 47 فیصد تک تھا۔

8۔ طالبات جو پانچویں جماعت میں Grade C حاصل کئے ان کا فیصد 19 فیصد سے 25 فیصد تک تھا جبکہ ساتویں جماعت کے طالبات جو کہ Grade C حاصل کی تھیں ان کا فیصد 23 فیصد سے 32 فیصد تک تھا۔

سفارشات: Suggestions

1۔ 80 فیصد اساتذہ، 73 فیصد والدین اور 90 فیصد طالبات یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ پروگرام داخلہ، حاضری، ٹھہراؤ اور تعلیمی حصول کے معیار کو بلند کرنے میں مددگار ثابت ہوا ہے۔

2۔ طالبات کی حاضری پر والدین کی نگرانی کا مثبت اثر ثابت ہوا ہے۔ Centre ECE سے پہلی جماعت کے داخلہ میں 100 فیصد مدد ملتی ہے۔

3۔ اصلاحی تعلیم سے طالبات کے معیار تعلیم کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

4۔ MCS مدارس میں بنیادی تعلیمی سہولیات وافر مقدار میں پائی گئیں۔

5۔ NPEGEL Cluster Head Master مشاغل کے انعقاد میں اہم رول ادا کرنا چاہئے۔

Dr. Nagaraju Gundimeda, Sr. Faculty Dept. of 2010 میں Sociology, University of Hyderabad (UOH), Gachi Bowli, Hyd. نے آندھرا پردیش میں ستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی کارکردگی کا مطالعہ کیا۔

مقاصد: 1۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پائی گئی بنیادی سہولیات کا مطالعہ کرنا۔

2۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پائی گئی تعلیمی سہولیات کی جانچ کرنا۔

3۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں انجام دیئے جانے والے درسی، اکتسابی طریقہ کا مطالعہ کرنا۔

4۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی بہتر کارکردگی کے لئے تجاویز پیش کرنا۔

نمونہ:

آندھرا پردیش کے 5 اضلاع کے (40) کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے 427 طلبا کو اس مطالعہ

کے نمونے کے طور پر چنا گیا۔

طریقہ کار: Methodology

1۔ اس مطالعہ میں آندھرا پردیش کے جملہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے 10 فیصد مدارس کو چنا گیا۔ نمونے میں آندھرا پردیش کے پانچ اضلاع گنٹور، پرکاشم، نلگنڈہ، میدک اور انت پور سے (8) کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو چنا گیا تا کہ آندھرا پردیش کے تینوں علاقوں ساحلی آندھرا، تلنگانہ اور رائلسیما کی نمائندگی ہو۔

2۔ اس مطالعہ کے لئے معیاری، مقداری، ٹیکنک استعمال کی گئی۔ کھلے اور بند سوالنامے استعمال کئے گئے۔ ذات، نسل، مذہب اور علاقہ کے داخلوں کو پرکھنے کے لئے داخلی مشاہدہ بھی رکھا گیا۔ طالبات سے راست طور پر حالات جاننے کے لئے Semi Structured Interviews رکھے گئے اور داخلی مشاہدات کے ذریعہ طالبات کی داخلی کہانیاں، معلّمات کے حالات جو کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے شاہکار ہیں، طالبات سے راست طور پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے طریقہ، مدارس میں داخلے کے طریقوں، طالبات کے گھریلو حالات، ان کی تعلیم کے تئیں والدین کی حمایت جیسی باتیں معلوم کی گئیں۔

اہم انکشافات: Major Findings

1۔94 فیصد طالبات کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اقامت خانوں میں رہنا پسند کرتی ہیں اور وہ مدارس سے خوش ہیں۔

2۔90 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں لیبارٹری آلات نہیں پائے گئے۔

3۔72.5 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں لائبریری کی سہولیات نہیں پائی گئی ہیں۔

4۔زیادہ تر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پانی کی قلت پائی گئی۔

5۔صرف 4 فیصد طالبات کو ہی خالص پینے کے پانی کی سہولت حاصل ہے۔

6۔ایک تہائی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس جو کہ کرایہ کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں، کچی عمارتوں میں ہیں۔

7۔رہائشی کمرے چھوٹے ہیں،ان کمروں میں 150 طالبات کا قیام ایک مشکل کام ہے۔

8۔کھانے کے معیار کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

9۔85 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس میں طبی سہولیات موجود ہیں۔10۔معلّمات کے رویے سے طالبات مطمئن تھیں۔

2.20۔مطالعات کا مختصر خلاصہ

کے جی بی وی پروگرام پر قومی جانچ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی کارکردگی کے تمام پہلو عیاں ہوتے ہیں۔ان مطالعیات سے پتہ چلتا ہے کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں Life Skills زندگی کی مہارتوں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔Wardens کی تربیت کی ضرورت ہے۔چند مطالعے اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیوں میں عدم مساوات کو ختم کیا جائے۔(خصوصی طور پر پسماندہ طبقات جیسے SC, ST, OBC اور اقلیتیں)۔

چند مطالعات میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔کمزور طالبات پر توجہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔طفل مرکز نصاب کو لاگو کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔پیشہ وارانہ کورسس رائج کرنے کی کوشش کے لئے کہا گیا ہے۔موثر نگرانی اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔زیادہ تر مطالعات میں معطیات کو جمع کرنے سوالنامے استعمال کئے گئے ہیں۔سروے کا طریقہ استعمال کیا گیا۔

گروپ مذاکرات Group Discussion بھی کئے گئے ہیں۔ان تمام مطالعات کو مدنظر رکھ کر اور دوسرے مواد کے ذریعہ محقق نے اپنے مطالعے کے لئے مقاصد ترتیب دیئے۔مفروضات اور دیگر مواد جو کہ مطالعہ کے لئے ضروری ہیں، تیار کر لئے گئے۔

☆☆☆

بابِ سوم

طریقہ کار

METHODOLOGY

3.1۔تمہید:

اس باب میں مطالعہ کے طریقہ کار، مطالعہ کا خاکہ، مطالعہ کے لئے نمونہ آبادی کا انتخاب معلومات کی تشریح، متغیرات اور اُس کی توضیحی آلات تحقیق، تحقیقی وسائل کا فروغ وسائل کا استعمال، آلہ تحقیق کی معقولیت اور اعتمادیت کی جانچ، تفصیلات جمع کرنے کا طریقہ اور معطیات کا تجزیہ کرنے سے تحقیق کا جائزہ لیا جائے گا۔

جان ڈبلیو بسٹ (J.W.Best) نے اپنی کتاب (ریسرچ ان ایجوکیشن) میں بیان کیا ہے کہ ''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری ثقافتی نشونما کے پوشیدہ حقائق کو تحقیق کے ذریعہ نئی سچائیوں کی تلاش کر کے جہالت کو پس وپشت ڈال دیا ہے۔ جس کی وجہ سے بہتر راستے اور بہتر منزل کی تلاش ممکن ہوئی ہے''۔

''سچائی کا کوئی نعم البدل نہیں اور تحقیق سچائیوں کی تلاش میں حقائق کو پانے کا نام ہے''۔

3.2۔مطالعہ کا طریقہ کار: Methodology

بیانیہ تحقیق ان چیزوں کو زیر بحث لاتی ہے جو موجود ہیں اور جن کا تعلق ان حالات، واقعات عقائد اور پالیسیوں سے ہے جو اس وقت مروج ہیں۔ بیانیہ تحقیق میں صرف مواد ہی نہیں اکھٹا کیا جاتا ہے بلکہ اس کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے اور اس کی تعبیرات اس طرح کی جاتی ہیں کہ مستقبل کے لئے کارآمد تجاویز پیش کئے جاسکیں۔

بیانیہ تحقیق میں واقعات من وعن بیان کئے جاتے ہیں اس کو بامقصد بنانے کے لئے تحقیق کے نتائج ربط (Correlation) کی شکل میں بھی ظاہر کئے جاسکتے ہیں

بیانیہ تحقیق کی ایک مثال سروے (Survey) ہے۔ سروے کے ذریعہ حالات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے اور مطالعہ کے متعلق اعداد وشمار معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

''سروے ایک قسم کی تحقیق ہے جو موجودہ حالات، پوشیدہ حقائق کو سامنے لاتی ہے تاکہ تبدیلی اور ترقی

ہو سکے''۔

اس تحقیق کے لئے سروے کا طریقہ بہت کارآمد ثابت ہے۔اس لئے اس مطالعہ کے لئے سروے کے طریقے کو اختیار کیا گیا ہے۔سروے کے طریقہ تحقیق میں محقق جواب دہندوں کی ایک مخصوص تعداد کو لیتا ہے۔ سوالنامہ کے ذریعہ مطلوبہ تفصیلات حاصل کرتا ہے۔اس طریقہ سے حاصل کی گئی معطیات کو سائنسی انداز میں تجزیہ کر کے نتائج اخذ کرتا ہے۔ان نتائج پر تبصرہ کر کے ان کی وضاحت کرتا ہے۔اس سلسلہ میں نمونہ کے طور پر جن جواب دہندوں کا انتخاب محقق کرتا ہے۔انہیں ساری آبادی کی حقیقی نمائندگی کی حیثیت حاصل ہونی چاہئے تا کہ ان سے اخذ کردہ تفصیلات سے قابل اعتماد نتائج حاصل کئے جاسکیں۔جواب حاصل کردہ نتائج کا سارے گروہ یا معاشرہ پر ہو سکے۔جواب دہندوں کا نمونہ ایسا ہو کہ ان میں محقق مطلوبہ نتائج حاصل کر سکے جواب دہندوں کا انتخاب اس انداز سے کیا جانا چاہئے کہ اس میں کسی بھی قسم کی جانب داری کی کوئی نسبت ہو۔اس لئے لوگوں کیا انتخاب بلا کسی مخصوص ترتیب کے یعنی اتفاقیہ طور پر کیا جانا چاہئے اس طریقہ سے کئے گئے انتخاب کو امکانی نمونہ(Probability Sample) کہا جاتا ہے۔اس نوعیت کے منتخب ہونے کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ''یہ لوگوں کا ایسا مجموعہ یعنی نمونہ ہے جس کا ہر فرد معاشرہ کی ہر طرح سے مشابہ یعنی مماثل ہے اور اس طرح وہ پورے معاشرہ کی ترجمانی کرتا ہے''۔

3.3۔تحقیقی مطالعہ کا خاکہ: Research Design

کسی بھی تحقیقی مقالہ کے لئے بلو پرنٹ(Blue Print) مطالعہ کے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر مطالعہ تحقیق کی راہ کو متعین کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے اس لئے تحقیق کا ہر منصوبہ ایک دوسرے سے مربوط ہوتا ہے۔مندرجہ ذیل خاکہ(Research Design)''آندھرا پردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کا اثر۔ایک مطالعہ'' کی کارگردگی کا تحقیقی مطالعہ کے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

3.4۔آبادی: Population

افراد، شیاء یا واقعات جن کو ہم معطیات کے حصول کے لئے اپنی تحقیق میں معلومات کی اکائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں اسے آبادی یا کائنات کہتے ہیں۔معلومات کے حصول کے لئے جب ہم آبادی کے ایک حصہ کو منتخب کر کے نمونہ بندی کے لئے کچھ حصہ کو چن لیا جاتا ہے جو پوری آبادی کا نمائندہ کہلاتا ہے۔متحدہ ریاست آندھرا پردیش کے تین علاقے تلنگانہ، آندھرا اور رائلسیما کے تین اضلاع محبوب نگر، گنٹور اور کرنول کے سبھی 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے سی آر ٹیز اسپیشل آفیسرس اور طالبات اس تحقیق کی کل آبادی ہیں۔

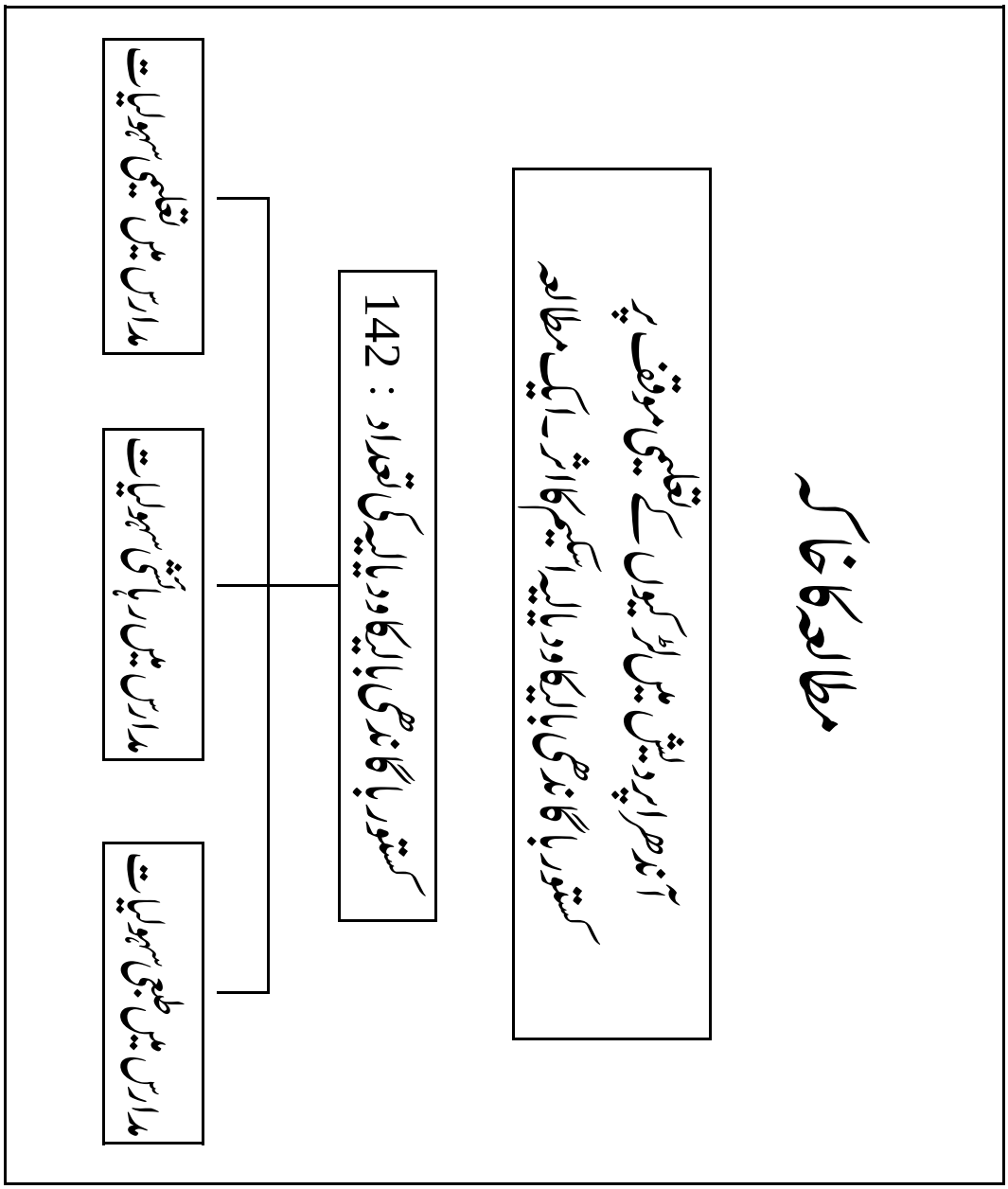

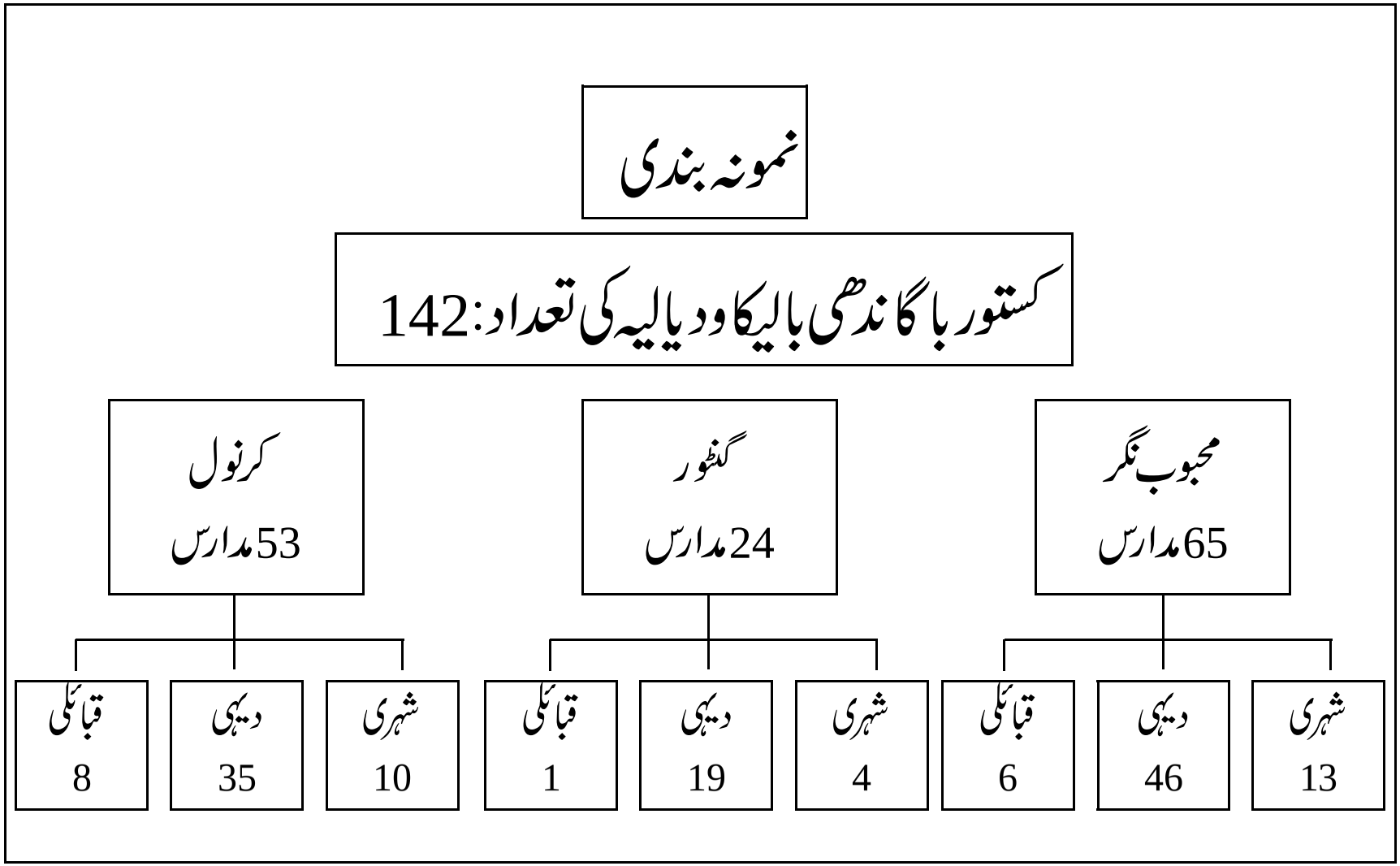
نمونہ بندی
کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی تعداد:142
محبوب نگر
65مدارس
گنٹور
24مدارس
کرنول
53مدارس
شہری
13
دیہی
46
قبائلی
6
شہری
4
دیہی
19
قبائلی
1
شہری
10
دیہی
35
قبائلی
8

آندھراپردیش میں انتظامیہ کے لحاظ سے کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ کی تقسیم

کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ (مدارس) کی تعداد:142

آندھراپردیش سماجی بہبود اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی	آندھراپردیش اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی	آندھراپردیش قبائلی بہبود اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی	راجیوودیامشن
39	39	20	44

3.5۔نمونہ: Sample

مطالعہ کی کائنات/آبادی سے نمونہ کا انتخاب کرنے کے لئے بہت سے پہلوؤں کا خیال رکھنا پڑتا ہے محقق صرف چند اراکین کا انتخاب کرتا ہے۔ یہ سب اس لئے کیا جاتا ہے کہ منتخب کیا گیا نمونہ سارے معاشرہ کی مجموعی حالت کا اندازہ لگانے میں ممد و معاون ثابت ہو۔اس طرح منتخب کئے گئے اراکین تحقیق کی اصطلاح میں نمونہ یعنی Sample کہلاتا ہے۔نمونہ پوری آبادی یعنی کل معاشرہ کا ترجمان ہوتا ہے عام طور پر معاشرہ کی آبادی کثیر افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔اسی طرح ساری آبادی کو تحقیق کے دائرہ میں لانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ نمونہ جملہ آبادی کا ترجمان ہوتا ہے۔محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمونہ کے انتخاب سے بیشتر آبادی کی مکمل واقفیت حاصل کرے۔نمونہ انتخاب کے وقت کسی قسم کا تعصب یا ذاتی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ جو نمونہ تمام آبادی کی نمائندگی کر سکے وہ ''مثالی نمونہ'' کہلائے گا۔اور اس سے بہتر اور صحیح نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔مثالی نمونہ کا انتخاب بہت مشکل اور محنت طلب کام ہے۔نمونہ کے انتخاب کے لئے تازہ اعداد و شمار کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

3.6۔سادہ اتفاقی نمونہ کا انتخاب: Simple Random Sampling

Random کا لفظی مطلب اتفاقی یا بغیر مقصد ہے۔لیکن جب ہم اسے منصوبہ بندی کے لئے استعمال میں لاتے ہیں تو یہ ہمیں اس طریقہ کار کی نشاندہی کرتا ہے جس کے تحت ''اتفاقی نمونہ بندی'' کی جاتی ہے۔نمونہ بندی کے اس طریقہ میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ نمونہ انتخاب کے وقت کسی قسم کا تعصب یا تعلق نہیں ہوتا چاہئے۔نمونہ تمام آبادی کی نمائندگی کر سکے تو وہ ''مثالی نمونہ'' کہلائے گا۔اس نوعیت کے نمونہ بندی کو اتفاقی نمونہ (Random Sampling) کہا جاتا ہے۔ایسے نمونے کا ہر رکن مجموعی طور پر آبادی یعنی سارے معاشرہ کی ترجمانی (Represent) کرتا ہے۔مجموعی آبادی سے منتخب کردہ اتفاقی نمونہ کو معاشرہ کے سارے ارکان کی نمائندگی کرنے کا یکساں موقع حاصل رہتا ہے۔اس سے تجزیے کا مرحلہ آسان ہوجاتا ہے۔خاص طور

پر کسی نمونے کی انفرادی نتائج کی درستی یعنی صحت کا اندازہ لگانا آسان ہوجاتا ہے۔

3.7۔طبقہ وار نمونہ بندی، (تہہ در تہہ نمونہ): Stratified Sampling

ایسی آبادی جس سے نمونہ تشکیل دیا جانا مقصد ہو اگر وہ مختلف اضلاع ہو تو تہہ در تہہ (Stratified Sampling) کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے تاکہ نمائندہ نمونہ حاصل ہو سکے۔اس طریقے میں جملہ آبادی کو ایک دوسرے پر منطبق ہونے والے (Over-lapping) ذیلی آبادی میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ان میں سے ہر ذیلی آبادی سے ایک نمائندہ رکن چن لیا جاتا ہے۔ اگر ہر ذیلی تہہ اتفاقی نمونہ بندی (Simple Random Sampling) کے طریقہ سے رکن منتخب کیا جائے تو اولاً اسے تہہ در تہہ نمونہ (Stratified Sampling) اور بعد کے طریقہ انتخاب میں اتفاقی نمونہ بندی کے طریقہ کو اپنایا جاتا ہے تو ایسی نمونہ سازی کو تہہ در تہہ نمونہ بندی (Stratified Sampling) کہتے ہیں۔تہہ در تہہ نمونہ بندی کے کئی ایک فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ کل آبادی کو مختلف ممیّزا کائیوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔اس طرح آزادانہ طور پر منتخب کردہ محقق کو ذیلی تہہ یعنی گروپ کے مخصوص نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔اگر یہ تہہ در تہہ طریقہ اختیار نہ کیا جاتا ہے تو انفرادی نتائج ضائع ہوجاتے ہیں۔دوسرا فائدہ یہ ہے کہ در تہہ نمونہ بندی کا یہ طریقہ موثر شماریاتی تخمینوں میں معاون ثابت ہوتا ہے بشرطیکہ ایسے نمونے منتخب کئے جائیں جو مطلوبہ مقاصد سے متعلق ہوں۔ یہاں یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ اگر تہہ در تہہ نمونہ بند شماریاتی طور پر زیادہ موزوں نتائج نہ بھی اخذ کرے تو ایسا طریقہ کم کارکردگی والے (Less Efficiency) نتائج نہیں مہیا کرے گا بمقابلہ اتفاقی نمونہ بندی کے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ہر تہہ آبادی کے حجم کے متناسب سے ہوگا۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ بعض اوقات اگر تفصیلات دستیاب نہ ہوں تو پہلے سے موجودہ تفصیلات جو اس آبادی سے متعلق موجود ہوں، استعمال کی جاسکتی ہیں۔آخر کار چونکہ ہر تہہ آبادی کے لئے علیحدہ اور آزادانہ حصے کے طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔مختلف تہوں کے لئے نمونہ سازی کے مختلف ٹیکنکوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس سے محقق اس قابل رہتا ہے کہ وہ ایسے طریقے کا استعمال کرسکتا ہے جو آبادی کے ذیلی گروپ کے لئے سب سے

زیادہ موثر ہوسکتا ہے۔

3.8۔کثیر المراحل نمونہ بندی: Multi Stage Sampling

یہ طریقہ اس وقت اپنایا جاتا ہے جب آبادی بہت بڑی ہو۔کسی بھی آبادی کو پرکھنے کے لئے دو یا دو سے زیادہ مرحلوں کی جونمونہ بندی کی جاتی ہے اس کو کثیر المراحل نمونہ بندی کہا جاتا ہے۔

مثلاً ایک مسئلہ پر ایک ملک ریاست/ علاقے کے مدارس کے معلّمات کی رائے لینی ہو تو پہلے مدارس کی تقسیم علاقے کی اساس پر ہوگی۔شہری دیہی اور قبائلی۔اس کے بعد انتظامیہ کے لحاظ سے آندھرا پردیش سماجی بہبود اقامتی تعلیمی ادارے، آندھرا پردیش اقامتی تعلیمی ادارے، آندھرا پردیش قبائلی بہبود اقامتی تعلیمی ادارے اور راجیوودیا مشن اور پھر اساتذہ کی طبقہ واری تقسیم ہوگی اور ان میں سے ایک ''نمونہ'' کا انتخاب کرنے کے لئے مختلف مراحل سے گذرنا ہوگا۔اس کے لئے کبھی اتفاقی نمونہ بندی کا اصول اپنانا اور کبھی طبقہ واری نمونہ بندی تو کبھی ترتیب وار منظّم نمونہ بندی کو اپنانا ہوگا اس لئے اس طریقہ کو ''کثیر المراحل نمونہ بندی'' کہا جاتا ہے۔

اس تحقیقی مقالہ کی تیاری کے لئے محقق نے منظّم تہہ در تہہ نمونہ بندی Stratified) Sampling Systematic) کی تکنیک کو استعمال کیا ہے۔مطالعہ کے لئے سابقہ ریاست آندھرا پردیش کے تین علاقوں تلنگانہ ، آندھرا اور رائلسیما میں کام کرنے والے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ کے 284 سی آر ٹیز اور 710 طالبات کو نمونے کے طور پر اس ٹیکنیک کا استعمال کرتے ہوئے انتخاب کیا گیا۔

نمونہ بندی کے لئے 3 علاقوں کے تین اضلاع جیسے ضلع محبوب نگر کے 65 صدر معلّمات، 130 معلّمات اور 325 طالبات، ضلع گنٹور کے 24 صدر معلّمات، 48 سی آر ٹیز اور 120 طالبات اور ضلع کرنول کے 53 صدر معلّمات، 106 اساتذہ اور 265 طالبات کو منتخب کیا گیا۔اضلاع محبوب نگر، گنٹور اور کرنول 142 ,KGBV مدارس میں سے گورنمنٹ جوشہری، دیہی اور قبائیلی علاقوں تلگو میڈیم اور انگریزی میڈیم کی لڑکیوں اور اسکولوں کے SOs، CRTs اور طالبات آلہ تحقیق کے لئے بطور نمونہ منتخب کئے گئے۔

3.9۔اصطلاحات کی تشریحات:

Operational Definition of the Terms

اس تحقیقی مطالعہ کے لئے جن اصطلات کا استعمال کیا گیا ہے،ان کی تشریحات حسب ذیل ہیں۔

3.9.1۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ:

Kasturba Gandhi Balika Vidyalaya (KGBV)

اس تحقیق میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے مراد تحتانوی سطح پر ترک مدارس لڑکیوں کیلئے ہندوستان بھر میں قائم کئے گئے مدارس جو کہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتی طبقات کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔

3.9.2۔آندھرا پردیش:

اس تحقیق میں آندھرا پردیش سے مراد سابقہ ریاست آندھرا پردیش جس میں 3 علاقے ،آندھرا، تلنگانہ اور رائلسیما پائے جاتے ہیں جو جون 2014ء میں دو علیحدہ ریاستوں آندھرا 13 اضلاع اور تلنگانہ 10/31 اضلاع میں تقسیم ہوا۔

3.9.3۔علاقہ تلنگانہ: Telangana Region

علاقہ تلنگانہ جو سابقہ ریاست آندھرا پردیش میں شامل تھا 2/جون 2014ء میں ایک نئی ریاست کی شکل میں تشکیل پایا۔ جو تلنگانہ ریاست سے موسوم کیا گیا۔ یہ ریاست 10 اضلاع حیدرآباد، ورنگل، نظام آباد، رنگا ریڈی، نلگنڈہ، کریم نگر ، میدک، عادل آباد اور کھمم پر مشتمل ہے جس کی جملہ آبادی 3 کروڑ 52 لاکھ 85 ہزار 756 نفوس پر مشتمل ہے۔اس کا صدر مقام حیدرآباد ہے۔

3.9.4۔علاقہ آندھرا: Andhra Region

اس میں علاقہ آندھرا سے 9 اضلاع سریکاکلم، وشاکھا پٹنم، وجیانگرم، مشرقی گوداوری، مغربی گوداوری، کرشنا، گنٹور، پرکاشم اور نیلور شامل ہیں۔رائلسیما سے کرنول، کڑپہ، اننت پور اور چتور ہیں جس کا

صدر مقام کرشنا ضلع میں امراوتی ہے۔

3.10۔متغیرات: Variables

ہم جانتے ہیں کہ دنیا کا ہر فرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے انسانوں کی علمی، ذہنی، ذاتی و معاشرتی صلاحیتوں، مہارت اور رویوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایسے جہاں اختلاف پائے جانے کا امکان ہو اور اس کی وجہ سے کسی بھی چیز کی قدر میں تبدیلی واقعہ ہونے کا امکان ہوسکتا ہے اور تبدیلی مقداری ہو تو اس کی پیائش کی جاسکے وہ متغیرات کہلاتے ہیں ایسا اقدار جس میں مختلف کیمتی اقدار (Quantitative value) سے بحث کرتا ہے متغیر یعنی Variable کہلاتا ہے کوئی متغیر مقدار ایک فرد سے دوسرے فرد کے بارے میں الگ ہوسکتی ہے یا کسی فرد کی مختلف موقعوں پر کسی مختلف کیفیت کا نام متغیر یعنی Variable ہے متغیر کو پیمانے سے (Measure) بھی کہا جاتا ہے۔ تب ہم کسی مقدار کی پیائش کرتے ہیں تو وہ اس میں تغیر یا تبدیلی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ متغیرات کسی پیمانے یعنی مقدار کو ظاہر کرتے ہیں یہ ایک تجربے سے حاصل ہوئی پوری مقدار ہے جو دو سے زائد مقداروں سے بحث کرتی ہے۔

موجودہ تحقیقی مقالہ کے لئے حسب ذیل آزاد متغیرات (Independent Variable) اور منحصر تابع متغیرات (Dependent Variable) کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ایسے متغیرات ہیں جو کہ محقق قابو میں نہیں کرسکتا بلکہ فاعل کی خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ البتہ اس کا اثر ان کی رائے پر ہوسکتا ہے جو منحصر متغیرات کے موازنہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

3.11۔آزاد متغیرات: Independent Variable

متغیرات کی تعریف/توضیح:۔ اس تحقیقی مقالہ کے لئے جو آزاد متغیرات کو استعمال میں لایا گیا وہ حسب ذیل ہے۔

وہ متغیرات جن کا اثر محقق اپنی تحقیق کے دوران دوسرے متغیرات پر دیکھنا چاہتا ہے وہ آزاد متغیرات

ہوتے ہیں۔

1۔اسکول کا مقام/محل وقوع: کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا مقام سے مراد اس تحقیق میں شامل مقام جیسے شہری علاقے دیہی علاقے اور قبائیلی علاقے وغیرہ۔

2۔اسکول کا انتظامیہ/ مینجمنٹ:۔اسکول کا انتظامیہ/ مینجمنٹ سے مراد اس تحقیق میں شامل اسکول انتظامیہ/ مینجمنٹ جیسے آندھراپردیش سماجی بہبود اقامتی تعلیمی ادارے، آندھراپردیش اقامتی تعلیمی ادارے، آندھراپردیش قبائلی بہبود اقامتی تعلیمی ادارے اور راجیو ودیا مشن۔

3۔ضلع:۔ضلع سے مراد اس تحقیق میں شامل کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا ضلع جیسے محبوب نگر، گنٹور اور کرنول ہیں۔

3.11.1 تابع متغیرات Dependent Variable

1- طالبات کے داخلہ کا رجحان
2- ترک مدرسہ کی شرح
3- دسویں جمات کے نتائج

3.12۔آلات تحقیق: Tools of Study

آلات جو نئے حقائق کو اکھٹا کرنے کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں'' آلات تحقیق'' کہلاتے ہیں۔

کسی بھی تحقیق کی طرح تعلیمی تحقیق کی بنیاد پر بھی معطیات (Data) پر ہوتی ہے۔اس لئے معطیات کے حصول کے لئے محقق مختلف تحقیقی آلات (Research Tools) کا استعمال کرتا ہے۔آلات تحقیق معلومات جمع کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔اس کے ذریعہ محقق بہ آسانی حقائق کو جمع کرسکتا ہے۔ان آلات کی مدد سے حاصل ہونے والی معلومات سے نتائج کو اخذ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔آلات تحقیق سے حاصل کردہ معلومات کا شماریاتی تجزیہ کر کے تحقیق کو قابل اعتبار بنایا جاتا ہے۔تحقیق کی کامیابی کیلئے درست آلات تحقیق کا انتخاب کیا جائے۔مختلف قسم کے معطیات کو جمع کرنے کے لئے مختلف قسم کے آلات کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔محقق اپنی تحقیق میں ایک سے زیادہ آلات کا استعمال کرتا ہے۔کسی مخصوص آلے کا استعمال تحقیق کی قسم

پر منحصر ہے۔آلات تحقیق کے اقسام حسب ذیل ہیں۔

اس مقالے کے لئے سوالناموں کا استعمال کیا گیا۔سوالنامہ کی ترتیب سے قبل محقق نے اس تحقیق سے متعلق ادب و تحقیقی مواد کا جائزہ لیا اور کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے اسپیشل آفیسر اور دوسرے تعلیمی ماہرین سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے طریقے کے تعلق سے معلومات حاصل کیں اور چھ سوالنامے مرتب کئے۔

اس مقالے کی تیاری کے سلسلے میں تفصیلات جمع کرنے کے لئے چھ سوالناموں کا تلنگانہ کے علاقہ ضلع محبوب نگر میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے طریقے، کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں کام کر رہے اسپیشل آفیسر، CRTs اور طالبات کی رائے حاصل کی گئی۔

3.13۔ تحقیقی ذرائع وسائل کی تشکیل: Development of the tool

محقق نے اس تحقیقی مطالعہ کے سوالنامہ کو مرتب کرنے کے لئے اس سے متعلق جو تحقیق کی گئی تھی، اس تحقیقی مواد کا جائزہ لیا۔متعلقہ مواد کا جائزہ لینے اور مختلف کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے CRTs سے تبادلہ خیال کرنے اور ان کے خیالات کو جاننے کے بعد چھ سوالناموں کو ترتیب دیا گیا۔

1۔ تیاری:

محقق نے سوالنامہ میں احاطہ کئے جانے والے نکات کے بارے میں سوچنے اور ان نکات کو کس طرح سے ترتیب دیا جائے اس پر غور و فکر کرنے اور اسی طرح کے دوسرے مطالعات کا جائزہ لینے کے بعد سوالناموں کو ترتیب دیا۔

2۔ پہلے مسودہ کی تعمیر:

محقق نے سوالات کی ایک بڑی تعداد تیار کی جو براہ راست/ بالواسطہ سوالات/ کھلے سوالات/ بند سوالات پر مشتمل تھی، ترتیب دے کر اس کو ایک شکل دی گئی۔

3۔خوداحتساب:

تیار کردہ سوالنامہ کی جانچ محقق نے خود ہی کی۔سولناموں کی زبان مطالعہ کی مناسبت سے سوالنامہ شفافیت اور تناظر وغیرہ کی جانچ کی گئی ہے۔

4۔ماہرین کی رائے:

سوالناموں کے مسودہ کو ماہرین/ساتھیوں کو اس کی جانچ پڑتال کے لئے دیا گیا۔ان سے مشورے اور تجاویز حاصل کی گئیں۔

5۔نظر ثانی:

تجاویز حاصل کرنے کے بعد مناسب تبدیلی لائی گئی۔کچھ سوالات کو ماہرین کے مشوروں سے تبدیل کیا گیا۔چند سوالات کو نکال دیا گیا اور کچھ نئے سوالات کو شامل کیا گیا۔

1۔ پہلا سوالنامہ طالبات کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ کے داخلے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے تیار کیا گیا۔

2۔دوسرا سوالنامہ مدارس میں دستیاب طبعی سہولیات سے متعلق۔

3۔تیسرا سوالنامہ کے جی بی وی میں موجود تعلیمی سہولیات سے متعلق۔

4۔چوتھا سوالنامہ کے جی بی وی کی طالبات کے حصول تعلیم سے متعلق۔

5۔پانچواں سوالنامہ طالبات کی رائے جاننے کیلئے۔

6۔چھٹا سوال نامہ کمرہ جماعت کے درس وتدریس کے مشاہدہ کیلئے تیار کیا گیا۔

پہلا سوالنامہ: جس میں کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ کے پتہ، ضلع ، علاقہ ، انتظامیہ سال 2013-2014 میں طالبات کے داخلہ کا رجحان جس میں، چھٹویں، ساتویں، آٹھویں، نویں اور دسویں جماعت سے متعلق ہے اور اسی طرح درج فہرست، درج قبائل، پسماندہ طبقات، اقلیتوں اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والی طالبات کے داخلہ کے رجحان جیسے نکات رکھے گئے ہیں۔

دوسرا سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے متعلق طبعی سہولیات جیسے عمارت کی اقسام، عمارت کا رقبہ، کمرہ جماعت کی تعداد رہائشی کمرہ جات، باورچی خانہ جیسے 50 نکات رکھے گئے ہیں۔

تیسرا سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پائی گئی تعلیمی سہولیات جیسے صدر معلم، مضمون واری معلمات، فزیکل ٹیچر، کتب خانہ، سائنسی آلات، کھیل کے سامان وغیرہ کو معلوم کرنے کیلئے 46 سوالات رکھے گئے ہیں۔

چوتھا سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کے حصول تعلیم سے متعلق معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ جس میں سال 2011، 2012 اور 2013 کے دسویں جماعت کے نتائج، طالبات کی کامیابی کا فیصد مضمون واری کامیابی کا فیصد معلوم کرنے اور ناکامی کی وجوہات، کامیابی کے لئے مشورے معلوم کرنا پایا گیا ہے۔

پانچواں سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے متعلق طالبات کی رائے جاننے کے لئے 63 سوالات پر مبنی سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں طالبات کو دی جانے والی سہولیات جیسے یونیفارم، غذا، طبی سہولیات، رہائش گاہ، انعامات، امتحانات، تعلیمی اوقات وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

چھٹواں سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں کام کررہی معلّمات کے تدریسی مشاغل درج ہیں۔

جس کا پہلا حصہ **پلاننگ** تیاری ہے جس میں معلّمات کی تدریس سے قبل کی تیاری کے بارے میں تفصیلات کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں 6 سوالات رکھے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں عمل آوری یعنی کمرہ جماعت کے طریقہ کے بارے میں 21 سوالات رکھے گئے ہیں۔ تیسرا حصہ جو طالبات کی جانچ کے لئے تیار کیا گیا ہے جو سات سوالات پر مبنی ہے۔

ان سوالناموں کے مسودہ کو ہندوستان کی مختلف جامعات کے تعلیمی ماہرین کے پاس ان کی تجاویز اور آراء حاصل کرنے کیلئے بھیجا گیا۔ ماہرین سے حاصل شدہ تجاویز کی روشنی میں اس سوالنامہ میں مناسب

تبدیلیاں کی گئی اور کافی بحث ومباحثہ کے بعد اس کو قطعیت دی گئی اور اس بات کا خیال رکھا گیا کہ سوالناموں میں وہ تمام نکات شامل ہوں جو اس مطالعہ کے لئے بے حد ضروری ہیں۔اس سلسلہ میں یہ احتیاط برتی گئی کہ کوئی بھی اہم نکتہ چھوٹنے نہ پائے۔

3.14۔آزمائشی مطالعہ: Pilot Study

آزمائشی مطالعہ ایک ابتدائی مطالعہ ہے جو تحقیقی مطالعہ کی قابل عمل جانچ اور تحقیقی مطالعہ کے منصوبہ (Research Design) کو بہتر بنانے کیلئے اصل تحقیق سے پہلے کیا جاتا ہے۔اس کے لئے آبادی سے تعلق رکھنے والے افراد کو منتخب کیا جاتا ہے ان افراد کو اصل تحقیق میں شامل نہیں کیا جاتا کیونکہ ایک سوالنامے کو پُر کرنے کے بعد خیالات میں تبدیلی آسکتی ہے اور اس سے اصل تحقیق متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔آزمائشی مطالعہ آلہ کی جواز معقولیت (Validity) اور اعتمادیت (Reliability) کو بتلاتا ہے آزمائشی مطالعہ ناموافق اثر کو دور کرتا ہے۔آزمائشی مطالعہ کے معیار کو جانچنے میں مدد کرتا ہے۔آزمائشی مطالعہ محقق کو مناسب ڈاٹا (مواد) فراہم کرتا ہے۔آزمائشی مطالعہ کے ذریعہ مطالعہ کی کوتاہیوں کا پتہ چلتا ہے آزمائشی مطالعہ کے ذریعہ کارآمد معلومات حاصل ہوتی ہیں جو تحقیق کی حکمت عملی میں کارگر ثابت ہوتی ہے۔

اس لئے اس آزمائشی مطالعہ (Pilot Study) کے لئے چند کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس میں ترمیم شدہ سوالنامے دیئے گئے ان سے خواہش کی گئی کہ اس سوالناموں کو حل کریں اور انہیں یہ بتلایا گیا کہ یہ آزمائشی سوالنامے میں جو سوالناموں کی جانچ کے لئے منعقد کیا جارہا ہے۔سوالناموں کو پُر کرنے سے پہلے انہیں سوالناموں کے تمام نکات کو تفصیلی طور پر بتلایا گیا۔ان سوالناموں کو مدارس کے اوقات میں ہی منعقد کیا گیا۔

3.15۔سوالناموں کو معیاری بنانا: Standardisation of Tool

محقق نے مختلف مطالعات کا مطالعہ کیا جس میں سوالناموں کو معیاری بنانے کیلئے مختلف طریقہ کار اپنائیگئے جس میں Item Analysis (validity) معقولیات (Reliability) اعتمادیت اہم ہیں۔

موجودہ تحقیق میں سوالناموں کو معیاری (Standardised) بنانے کیلئے محقق نے معقولیت (Validity) اور اعتمادیت (Reliability) کے طریقہ کو اپنایا ہے جس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

3.16۔جواز معقولیت: Validity

ایک آلہ معقولہ وہ آلہ ہے جو اُس مقصد کو پورا کرے جس کیلئے اسے تیار کیا گیا ہو۔ کسی بھی آزمائش یا امتحان کی صحت درستگی کو معقولیت پسند ہونا چاہئے اس کو ہی ''معقولیت'' کہا جاتا ہے۔ معقولیت کی تعریف یہ ہے کہ آزمائش یا امتحان کے محصلہ نشانات اور معیار جس کی جانچ کی جارہی ہو دونوں میں توازن یعنی مطابقت ہونی چاہئے۔ اس لئے کسی ٹسٹ کی معقولیت کا تصور خاص طور پر ٹسٹ کی ایمانداری سے اس طرح تعلق رکھتا ہے کہ جو کام کرنے کا وعدہ کیا جارہا ہے وہ اسے کس حد پورا کررہا ہے۔ قابل توجہ امر یہ بھی ہے مقصد کے حصول؛ اور اس کے لئے کی جانے والی کوششوں کے مابین تعلق استعمال ہونے والے وسائل اور کوششوں کی حقیقی حصولیاتی کو جانا جائے۔

معقولیت کا تعلق آزمائشی امتحان کی پیائش کی صحت درستی یعنی صداقت سے ہے۔ امتحان میں محصلہ نشانات اور معیار جس کی پیائش کرتی ہے کے مابین مطابقت کا نام معقولیت ہے۔ دیگر الفاظ میں معقولیت دراصل اس Gap کی پیائش کا نام ہے جو آزمائشی امتحان میں محصلہ نشانات اور متوقع آزمائش کے مابین پایا جاتا ہے۔ یہ تفاوت حسب ذیل حالات سے واقع ہوتا ہے۔

1۔ آزمائشی امتحان کا خاکہ مطلوبہ مقاصد کی پیائش کے لئے ناکافی ہے

2۔ آزمائشی امتحان ایسے سیاق وسباق میں سے لیا گیا جو اس کے متوقع خاکے کے مطابق نہیں تھا۔

3.17۔معقولیت کی اقسام: Types of Validity

1۔ظاہرہ معقولیت: Face Validity

بظاہر سوالنامہ اس چیز کی پیائش کرتا ہے جس کی پیائش کی جانی ہے۔ ظاہرہ معقولیت کے لئے اہم سوالنامے کے ذریعہ جانچ کرتے ہیں اور عام تاثراتی انداز لگاتے ہیں جو معقولیت کی تعین قدر تک ہماری

رہنمائی کرسکتا ہے یہ طرز نظر اس ظاہری قسم پر مبنی ہے جس میں سوالناموں کے معقول اور صحیح ہونے کا علم ہوتا ہے یا جس میں سوالنامہ اس چیز سے متعلق ہوتا ہے جس کا مطالعہ کیا جاتا ہے یہی ظاہری معقولیت ہے۔

ظاہرہ معقولیت محقق اور ماہرین علوم کے فیصلے پر منحصر ہے۔ سوالناموں کے ہر بیان کی جانچ کی گئی اور ضرورت پڑنے پر اس میں مناسب ترمیم کی گئی۔ محقق کو اطمینان ہونے تک سوالناموں میں مسلسل تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں۔ جب محقق کو یہ اطمینان ہوگیا کہ سوالنامہ کے بیانات بالکل مناسب ہیں تو انہیں قطعیت دی گئی سوالناموں کو قطعیت دینے میں ماہرین علوم اور محقق کے فیصلوں کو بڑا دخل تھا۔

ظاہرہ معقولیت (Face Validity) کا یقین مضامین کے ماہرین اور محقق کی آراء پر کیا جاتا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ اگر کسی آزمائشی امتحان کی ظاہری معقولیت (Face Validity) مناسب نہیں ہے تو جواب دہندہ اس کو مسترد کردیں گے۔ جو سوالنامے اس تحقیقی مطالعہ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اس کی ظاہرہ معقولیت درست تھی۔

2۔ مواد کی معقولیت: Content Validity

یہ ظاہرہ معقولیت Face Validity کی طرح ہی ہے۔ سوالناموں کو معیاری بنانے میں موادی معقولیت بہت ہی مفید ہے۔ یہ ایک محتاط تفتیشی عمل ہے۔ جس میں سوالنامے کی مشمولات کا موازنہ مطالعہ کے مقاصد کو ملحوظ رکھ کر کیا جاتا ہے۔ تعلیمی ماہرین کی اصطلاح میں محقق کو یہ جائزہ لینا چاہئے کہ آیا مطالعہ کے تمام مقاصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس طرح مشمولات ہمیں اس حد تک لے جاتے ہیں جس پر ایک مطالعہ مشتمل ہو تا ہے۔ سوالنامہ کے مواد (Content -by-Objectives) کو اہمیت دیتے ہوئے ماہرین کی ایک ٹیم معائنہ کرے اور جائزہ لے کہ آیا مختلف بیانات کی نوعیت اور اس کی جگہ مناسب ہے۔ ماہرین کی ٹیم کے مطابق تعین قدر میں معقولیت ہے تو وہ سوالنامہ قابل عمل ہوگا۔ یہ مضمون کے ماہرین اور محقق کے لئے کیئے گئے فیصلوں پر انحصار کرتی ہے۔ تاہم ظاہرہ معقولیت صرف انفرادی تفصیلات کا احاطہ کرتی ہے جبکہ مواد کی معقولیت اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ تحقیقی ذرائع تحقیقی موضوع کی نہایت مناسب طریقے سے احاطہ کرتے ہیں۔ پیائش کے لیئے جس وسیلہ/ ذریعہ کا استعمال کیا گیا ہے وہ موضوع کا مناسب ڈھنگ

سے احاطہ کرتا ہے یا نہیں۔ مواد کی معقولیت کے استحکام کے لئے ماہرین علوم کی رائے، سابقہ تحقیقی مطالعہ جات کا جائزہ، سوالنامے کا مواد معقولیت کا تعین کرنے میں مدد دیتے ہیں اس تحقیقی مطالعہ کے لئے مواد کی معقولیت کا استعمال سوالناموں کے بیانات کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔ سوالناموں کو ماہرین کے ذریعہ Content Validity کی گئی۔

3۔تعمیری معقولیت: Construct Validity

جب ہم سوالناموں کی تشریح منطقی صلاحیتوں کے پیمانوں کے طور پر کرتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ایسی صفت ہے جسے ٹھیک طور پر منطقی صلاحیت/ اہلیت کہا جا سکتا ہے اور یہ کسی حد تک سولناموں کی کارکردگی سے متعلق ہوسکتی ہے۔ تعمیری معقولیت کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ اس میں سوالنامہ کی کارکردگی کی تشریح مخصوص نفسیاتی تصورات کے حوالے سے کی جاسکتی ہے۔ بالعموم سوالنامے ایسے ہوں جو سوالنامے کی طرح ہو۔ سوالنامے امتحانی پرچہ کی طرح نہ ہوں۔ سوالنامے میں ساری چیزیں واضع اور جامع ہو۔ ذو معنی الفاظ کا استعمال نہ ہوتا کہ جواب دہندہ کو جواب میں مشکل پیش نہ آئے۔ سوالنامے آسان اور عام فہم ہوں۔

4۔ہم وقوع معقولیت: Concurrent Validity

ہم وقوع معیار معلمات کی کارکردگی کی ایک مرتبہ معلومات سے فراہم ہوتی ہے۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے طلباء اور طالبات سے تبادلہ خیال کیا گیا اور ان ہی معلومات کی بنیاد پر یہ سولنامے مرتب کئے گئے ہیں آزمائشی مطالعہ کے ذریعہ سوالناموں کی مناسبت کو مجموعی طور پر جانچا گیا۔ آزمائشی مطالعہ کے بعد مسودہ کے الفاظ کی جانچ و تصحیح کرنے کے بعد سوالناموں کو قطعیت دی گئی۔

3.18۔اعتمادیت: Reliability

تحقیقی مطالعہ کے لئے استعمال کیا جانے والا ذریعہ/ وسیلہ قابل بھروسہ یعنی Reliable ہونا چاہئے۔ Reliability یعنی بھروسہ یا اعتماد قابل اعادہ کا مترادف یعنی ہم معنی ہے۔ جب کوئی آزمائش یا امتحان میں غلطی کا احتمال ہو تو اس کا قابل بھروسہ ہونا مشکوک ہوجاتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو کوئی بھی آزمائش یا امتحان ناقص یعنی غیر معتبر Invalid ہو جاتا ہے ایک ٹسٹ کی اعتمادیت کی جانچ کے بہت سے طریقے ہیں اور

اعتمادیت کے تخمینہ کے سب سے عام طریقہ حسب ذیل ہیں۔

1۔تعین قدر در قدر (جانچ در جانچ) (Test-Re-test)

2۔مساوی شکل (Equivalent form)

3۔داخلی توافق (Internal Consistency)

تعین قدر در قدر (جانچ در جانچ): Test - Retest

دوبارہ ٹسٹ لیکر اس کی اعتمادیت کی تعین قدر

کسی ٹسٹ کے بااعتماد یعنی قابل بھروسہ (Reliable) ہونے کی جانچ کرنے کے لئے آزمائش باز آزمائش (Test- Retest) کے طریقے کا استعمال کر کے وہی ٹسٹ دو مختلف اوقات میں ان ہی جواب دہندگان سے دوبارہ لیا جاتا ہے۔اگر ان دونوں ٹسٹ کے محصلہ نشانات جس درجے تک برابر یعنی یکساں ہو تو وہی اس ٹسٹ کے قابل بھروسہ ہونے کا پیمانہ ہے۔

اس طریقے سے کسی ٹسٹ کے قابل اعتماد ہونے کی جانچ کرنے میں امکانی نقائص ہیں۔

پہلی خامی (Draw back) یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس اثنا میں ٹسٹ دینے والے جواب دہندگان میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوئی ہو یعنی اس عرصے میں ان کے علم میں اضافہ ہوا ہو یا وہ چند چیزیں بھول گئے ہوں۔دوسرا امتحان منعقد کرنے تک وہ شخص جس نے پہلا ٹسٹ دیا تھا شائد دستیاب نہ ہو۔دوسری خامی ہے کہ جواب دہندگان دوسری مرتبہ وہی ٹسٹ دوسری طرح سے حل کر رہا ہو۔دوسری مرتبہ امتحان دینے والے شخص کو دوسرے امتحان کا مواد اس بات پر مائل کرے کہ وہ اس مرتبہ امتحانی سوالات کے جوابات دوسری طرح سے دے۔

بھروسہ مندی، مکرر اعادہ کی اہلیت کے مترادف ہے۔ایسا آزمائشی امتحان جو متواتر یکساں نتائج فراہم کرے اس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسا ٹسٹ قابل بھروسہ یعنی اعتماد کرنے کے قابل ہے۔اگر کسی ٹسٹ میں غلطیوں کا احتمال رہے تو اس میں اعتماد کی کمی پائی جاتی ہے۔ایسا ٹسٹ جس میں اعتماد کی کمی پائی جائے ناقص اور غیر معتبر مانا جائے گا۔

بازآزمائش کی پیمائش گذشتہ ٹسٹ کے ان ہی جواب دہندہ کے ساتھ اعادہ کرنے سے حاصل کی جاسکتی ہے۔لیکن دوبارہ لیا جانے والا ٹسٹ کچھ وقفہ کے بعد منعقد کیا جائے اگر دونوں موقعوں پر لیئے گئے ٹسٹ میں کوئی بہت زیادہ تفاوت نہ پایا جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ یہ امتحان قابل بھروسہ ہے یعنی اس ٹسٹ کی معقولیت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ٹسٹ کی معقولیت کا اندازہ لگانے کی یہ تکنیک میں دو امکانی نقائص پائے جاتے ہیں۔

مساوی شکل (یکساں ہیئت): Equivalent Form

ایک ہی ٹسٹ کی دو مساوی شکلوں کے ذریعہ اعتمادیت کی تعین قدر۔

تحقیق کے سلسلے میں استعمال کئے گئے وسائل کے قابل اعتماد ہونے کی جانچ کا یقین کرنے کے لئے دوسرا طریقہ یکساں ہیئت کی تکنیک (Equivalent form Technique) ہے اس طریقے میں محقق مواد کی جانچ کا تعین کرنے کیلئے دو ذرائع/ وسائل یعنی (ٹولس) تشکیل دیتا ہے۔ان دونوں وسائل کے موازنہ کے مابین تعلق کو مماثلت کا پیمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔اس طرح امتحانی مواد کو معقولیت کا تعین کیا جاتا ہے اس طریقے کے استعمال میں مشکل یہ پیش آتی ہے کہ مکمل طور پر یکساں وسائل کی تشکیل کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔

داخلی توافق: Internal consistency

آزمائش کے وسائل کے قابل اعتماد ہونے کی جانچ کرنے کے لئے سب سے زیادہ مقبول عام طریقہ داخلی یکسانیت (Internal consistency) ہے۔ جب کسی آزمائش یعنی امتحان میں ایک ہی طرح کے سوالات شامل رکھے جائیں تا کہ ایک ہی موضوع کا امتحان لیا جاسکے تو ایسی صورت میں سوالات کو بغیر مقررہ اصول کے سرسری طور پر دو گروہوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے اس نوعیت کے سوالات کی ذیلی تقسیم منقسم کو Split Half کہا جاتا ہے۔

آزمائشی مطالعہ کی خود اعتمادیت (Reliability) اور معقولیت کی جانچ کر لینے کے بعد اور اس بات کا اطمینان کر لینے کے بعد کہ ان سوالناموں پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے لئے قابل عمل ہیں تو ان سوالناموں کو تحقیق کے لئے استعمال میں لایا گیا ۔Internal consistency کے ذریعہ اعتمادیت قائم کی گئی۔

3.19۔معطیات جمع کرنے کا طریقہ:

Procedure for Data Collection

اس مطالعہ کے لئے تحقیقی وسائل(Tool of Research) کو قطعیت دینے کے بعد محقق بذات خوداور منتخب نمائندوں کے ذریعہ سے اس تحقیق کی تفصیلات اکھٹا کرنے کے لئے اجازت حاصل کی گئی۔ اس دورہ میں محقق نے بعض دیگر معلّمات اور طالبات کا تعاوُن بھی حاصل کیا۔

3.20۔عمومی جائزہ:

متذکرہ باب میں تحقیق کے طریقہ کار، مطالعہ کا خاکہ مطالعہ کے لئے نمونہ آبادی کا انتخاب، اصطلاحات کی تشریح متغیرات اور اس کی توضیح ،آلات تحقیق، استعمال، آلاتحقیق کی معقولیت اور اعتمادیت (معروضیت) کی جانچ،تفصیلات جمع کرنے کا طریقہ اور معطیات کا تجزیہ کرنے سے متعلق تفصیلات کا جائزہ لیا گیا ہے۔آئندہ باب میں مختلف شماریاتی طریقوں کو بتاتے ہوئے معطیات کا جائزہ لیا جائے گا اور ان کی تشریح کی جائے گی۔

سوالنامے صدور مدرسہ، معلّمات اور طالبات کو دیئے گئے اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ مطلوبہ تفصیلات فراہم کریں۔جواب دہندہ سے کہا گیا کہ سوالناموں کو مکمل کرنے کیلئے وقت کی کوئی قید نہیں۔ تیز سوالناموں کو پُر کرنے کے دوران جو خدشات تھے ان کو دور کیا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ متعلقہ تفصیلات ان سوالنامہ کے جوابات کی صورت میں فرہم کریں اور ہر کالم کو پُر کریں۔انہیں اس بات کا تیقن دیا گیا کہ حاصل کی گئی تفصیلات بالکلیہ طور پر راز میں رکھی جائیں گی اور سوائے تحقیقی پیمانے کی تیاری کے ان معلومات کا استعمال کسی اور طرح سے نہیں کیا جائے گا۔ یہ اطمینان دلانے کے بعد تمام نے سوالناموں میں دیئے گئے بیانات کے جوابات دینے سے اتفاق کیا اور معلومات فراہم کیں۔

بابِ چہارم

معطیات کا تجزیہ اور تعبیر

Analysis and Interpretation of the Data

اس باب میں حاصل کردہ معطیات کی منظّم طریقہ سے درجہ بندی کی گئی ہے۔ مطالعہ کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے شماریاتی طریقہ سے تجزیہ اور تشریح کی گئی ہے۔

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلے 2013

جدول:1۔ ریاست آندھرا پردیش کے 3 چنندہ اضلاع کے منڈلوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی عمل آوری

اضلاع	منڈل	کے جی بی وی	تناسب (فیصد میں)
محبوب نگر	64	65	102
گنٹور	57	24	42
کرنول	54	53	98
جملہ	175	142	81

شکل:1

تحقیقی مطالعہ کی غرض سے سابقہ متحدہ ریاست آندھرا پردیش کے تین علاقے تلنگانہ، آندھرا اور رائلسیما سے منتخبہ تین اضلاع میں پائے گئے کستور بار گاندھی بالیکا ودیالیہ کی تعداد کے متعلق معلومات اکٹھا کی گئیں جنہیں مندرجہ بالا جدول میں درج کیا گیا۔ جدول کے مطابق ضلع محبوب نگر کے جملہ 64 منڈلوں میں 65 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ، علاقہ آندھرا پردیش کے ضلع گنٹور میں جملہ 57 منڈلوں میں 24 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس اور علاقہ رائلسیما کے ضلع کرنول کے جملہ 54 منڈلوں میں 53 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس پائے گئے۔ ضلع گنٹور کے صرف 42 منڈلوں میں ہی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مدارس پائے گئے ہیں۔

اس لحاظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ علاقہ آندھرا میں خواندگی کا تناسب زیادہ ہونے سے وہاں کے خواندہ منڈلوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم نہیں کئے گئے۔ ضلع کرنول میں خواندگی کا تناسب اوسط ہونے کی وجہ سے صرف ایک منڈل میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم نہیں ہے جبکہ علاقہ تلنگانہ کے ضلع محبوب نگر میں خواندگی کا تناسب بہت کم ہونے کی وجہ سے ایک ایسا منڈل ہے جس میں دو کے جی بی وی قائم کئے گئے ہیں۔

جدول:2: علاقوں کے لحاظ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔شکل:2

مقامات		
نوعیت	تعداد	تناسب(فیصد میں)
شہری علاقہ	27	19.02
دیہی علاقہ	100	70.42
قبائلی علاقہ	15	10.56
جملہ	142	100.00

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ تین قسم کے رہائشی علاقوں میں پائے گئے ہیں۔شہری علاقہ میں 27 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ موجود ہیں جو کہ تحقیقی آبادی کا19.02 فیصد حصہ ہیں جبکہ دیہی علاقوں میں 100 کے جی بی ویز ہیں جو کہ تحقیقی آبادی کا70.42 فیصد حصہ ہوتے ہیں۔اسی طرح قبائلی علاقوں میں 15 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ہیں جو کہ تحقیقی آبادی کا 10.56 فیصد حصہ ہیں۔اس لحاظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ملک اور ریاست کی زیادہ آبادی دیہاتوں میں بستی ہے تو کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ بھی دیہی علاقوں میں زیادہ ہیں۔

جدول:3: انتظامیہ کے لحاظ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔شکل:3

انتظامیہ		
نوعیت	تعداد	تناسب
اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	39	27.46
اے پی آر ای آئی ایس	39	27.46
اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	20	14.08
آر وی ایم	44	31.00
جملہ	142	100.00

تینوں علاقوں آندھرا، تلنگانہ اور رائلسیما میں 4 انتظامیہ کے تحت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کام کر رہے ہیں۔آندھرا پردیش سوشل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی کے تحت جملہ 39 کستور با

گاندھی بالیکا ودیالیہ جو کہ آبادی کا27.46 فیصد ہوتے ہیں۔آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی کے تحت بھی 39، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی کے تحت 20 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ خدمات انجام دے رہے ہیں جو کہ تحقیقی آبادی کا14.08 فیصد ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ راجیو ودیا مشن کے تحت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کام کررہے ہیں جو کہ آبادی کا31 فیصد ہیں۔

جدول:4:اضلاع میں سماجی موقف کے مطابق

کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ میں طالبات کا داخلہ۔شکل:4

زمرہ	محبوب نگر	گنٹور	کرنول	جملہ
ایس سی	3935	1783	3098	8816
ایس ٹی	2831	1119	804	4754
او بی سی	4485	1178	3815	9478
مسلم اقلیت	376	205	1300	1881
سطح غربت سے نیچے	683	1446	648	2777
جملہ	**12310**	**5731**	**9665**	**27706**

سابقہ ریاست آندھراپردیش کے تین علاقوں آندھرا، تلنگانہ اور رائلسیما کے تین اضلاع محبوب نگر، گنٹور اور کرنول میں خدمات انجام دے رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سماجی موقف کے تحت درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والے8816، درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے4754، دیگر پسماندہ طبقات کی9478 طالبات، مسلم اقلیت سے تعلق رکھنے والی1881 طالبات اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقہ سے تعلق رکھنے والی2777 طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ جملہ 142 کے جی بی ویز میں28400 طالبات کے داخلہ کی گنجائش ہے تاہم27706 طالبات نے ان کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ حاصل کیا ہے۔اس طرح تینوں اضلاع کے تمام کے جی بی ویز میں طالبات کے داخلوں کا تناسب 97 فیصد ریکارڈ کیا گیا ہے۔

جدول:5: چار انتظامیہ کے تحت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سماجی موقف کے مطابق طالبات کا داخلہ۔ شکل:5

زمرہ	لے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	لے پی آر ای آئی ایس	لے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	آر وی ایم	جملہ
ایس سی	3202	2040	769	2805	8816
ایس ٹی	1141	592	2059	962	4754
او بی سی	2990	2987	906	2595	9478
مسلم اقلیت	173	1122	72	514	1881
سطح غربت سے نیچے	730	749	479	819	2777
جملہ	**8236**	**7490**	**4285**	**7695**	**27706**

سابقہ ریاست آندھرا پردیش کے تین علاقوں تلنگانہ، آندھرا اور رائلسیما میں 4 انتظامیہ کے تحت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کام کر رہے ہیں۔

آندھرا پردیش سماجی بہبود اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی APSWREIS کے تحت کارکرد 39 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں جملہ 8236 طالبات تعلیم پا رہی ہیں جبکہ آندھرا پردیش اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی APREIS کے تحت کام کر رہے جملہ 39 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 7490 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اسی طرح آندھرا پردیش قبائلی بہبود اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی APTWREIS کے تحت 20 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کی تعداد 4285 ہے۔ راجیو ودیا مشن RVM کے زیر انتظام کام کر رہے 44 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پڑھ رہی لڑکیوں کی تعداد 7695 ہے۔

اس طرح 4 انتظامیہ کے تحت درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، مسلم اقلیتوں اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقات سے تعلق رکھنے والی جملہ 27706 طالبات کے جی بی ویز اداروں میں زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں۔

اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کے جی بی ویز یں تعلیم حاصل کر رہی جملہ لڑکیوں کا تناسب بالترتیب 29.7 فیصد، 27.6 فیصد، 15 فیصد اور 28.7 فیصد ہے۔

جدول:6: تینوں علاقوں میں سماجی موقف کے مطابق
کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کا داخلہ۔ شکل:6

زمرہ	شہری	دیہی	قبائلی	جملہ
ایس سی	1752	6491	573	8816
ایس ٹی	791	2611	1352	4754
او بی سی	1436	7265	777	9478
مسلم اقلیت	608	1194	79	1881
سطح غربت سے نیچے	462	2116	199	2777
جملہ	**5049**	**19677**	**2980**	**27706**

شہری علاقہ، دیہی علاقہ اور قبائلی علاقہ میں درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والی 8816 طالبات، درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والی 4754، دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والی 9478، مسلم اقلیت سے تعلق رکھنے والی 1881 طالبات اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقات کی 2777 طالبات ہیں۔

یعنی کے جی بی ویز میں تعلیم حاصل کر رہی لڑکیوں میں سب سے زیادہ دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں ہیں جن کی تعداد 9478 ہے جو کہ تعلیم حاصل کر رہی جملہ لڑکیوں کی تعداد کا 34 فیصد ہے۔ دوسرے درجہ پر درج فہرست ذاتوں کی طالبات ہیں جو کہ تحقیقی آبادی کا 31.8 فیصد ہیں۔ تیسرے درجہ پر درج فہرست قبائل کی لڑکیاں ہیں جن کا تناسب 17 فیصد ہے۔ اس کے بعد کا درجہ سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقات کی لڑکیاں ہیں جن کا تناسب 10 فیصد ریکاڈر کیا گیا ہے۔ آخر میں مسلم اقلیتوں کا ذکر ہے جو تعلیم حاصل کر رہی لڑکیوں کا 6.8 فیصد ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اقلیتوں خصوصاً مسلم لڑکیوں میں تعلیمی رجحان بہت ہی کم ہے۔

جدول:7:بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
عمارت کی قسم										
کچی	1	2.56	5	12.82	2	10.00	10	22.73	18	12.68
پختہ	38	97.44	34	87.18	18	90.00	34	77.27	124	87.32
عمارت کا رقبہ										
اطمینان بخش	33	84.62	31	79.49	16	80.00	26	59.09	106	74.65
عدم اطمینان بخش	6	15.38	8	20.51	4	20.00	18	40.91	36	25.35
عمارت کا رقبہ ، قواعد کے مطابق ہے یا نہیں										
ہاں	35	89.74	35	89.74	17	85.00	23	52.27	110	77.46
نہیں	4	10.26	4	10.26	3	15.00	21	47.73	32	22.54

شکل:7۔ شکل:8۔ شکل:9۔

مندرجہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 کے جی بی ویز میں سے صرف 18 مدارس، کچی یعنی غیر پختہ عمارتوں میں چلائے جا رہے ہیں جبکہ 124 مدارس پختہ عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ اس طرح ان کا تناسب 87.32 ہوتا ہے۔ 106 مدارس میں مکمل احاطہ ہے جو کہ 74.65 فیصد ہے۔ 36 کے جی بی ویز کے لئے عمارت کا احاطہ ناکافی ہے جس کا تناسب 25.35 فیصد ہے۔ عمارتیں 77.46 فیصد سرکاری قواعد کے مطابق جبکہ 22.54 فیصد مدارس قواعد کے تحت نہیں ہیں۔

جدول:8: بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل۔ جدول:8

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
کمرہ جماعت کی تعداد										
اطمینان بخش	35	89.74	32	82.05	20	100.00	29	65.91	116	81.69
غیر اطمینان بخش	4	10.26	7	17.95	0	0.00	15	34.09	26	18.31
رہائشی کمروں کی تعداد										
اطمینان بخش	37	94.87	35	89.74	19	95.00	41	93.18	132	92.96
غیر اطمینان بخش	2	5.13	4	10.26	1	5.00	3	6.82	10	7.04
دفتر کے کمروں کی تعداد										
اطمینان بخش	33	84.62	32	82.05	18	90.00	31	70.45	114	80.28
غیر اطمینان بخش	6	15.38	7	17.95	2	10.00	13	29.55	28	19.72
مطبخ										
دستیاب	36	92.31	35	89.74	19	95.00	37	84.09	127	89.44
عدم دستیاب	3	7.69	4	10.26	1	5.00	7	15.91	15	10.56
مطبخ (جہاں دستیاب ہے)										
اطمینان بخش	29	74.36	27	69.23	18	90.00	24	54.55	98	69.01
غیر اطمینان بخش	10	25.64	12	30.77	2	10.00	20	45.45	44	30.99

جدول سے پتہ چلتا ہے کہ 142 مدارس میں سے جو کہ چار انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں، 116 میں مکمل یعنی تمام جماعتوں کے لئے کمرے موجود ہیں جو 81.69 فیصد ہے اور 132 میں رہائشی کمرے موجود ہیں جو کہ 92.96 فیصد ہیں اور 114 آفس روم موجود ہیں۔ 127 مدارس میں مطبخ کی سہولت موجود ہے جس کا فیصد 89.44 فیصد ہے۔ تاہم مکمل سہولتوں کے ساتھ مطبخ صرف 98 مدارس میں ہی موجود ہیں جس کا تناسب 69.0 فیصد ہے۔

جدول:9:بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
طعام خانوں کی تعداد										
اطمینان بخش	23	58.97	19	48.72	14	70.00	21	47.73	77	54.23
غیر اطمینان بخش	16	41.03	20	51.28	6	30.00	23	52.27	65	45.77
انتظار گاہیں										
دستیاب	8	20.51	3	7.69	3	15.00	11	25.00	25	17.61
عدم دستیاب	31	79.49	36	92.31	17	85.00	33	75.00	117	82.39
اجلاس گاہ										
دستیاب	13	33.33	5	12.82	7	35.00	20	45.45	45	31.69
عدم دستیاب	26	66.67	34	87.18	13	65.00	24	54.55	97	68.31
سمعی وبصری کمرے										
دستیاب	12	30.77	6	15.38	3	15.00	8	18.18	29	20.42
عدم دستیاب	27	69.23	33	84.62	17	85.00	36	81.82	113	79.58
کتب خانے										
دستیاب	23	58.97	22	56.41	10	50.00	15	34.09	70	49.30
عدم دستیاب	16	41.03	17	43.59	10	50.00	29	65.91	72	50.70

جدول سے پتہ چلتا ہے کہ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جانیوالے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 77 کے پاس طعام خانوں کی سہولت ہے جو مکمل سہولتوں سے آراستہ ہیں۔ان کا تناسب 54.23 فیصد ہوتا ہے۔چھٹکی نوں کیلئے انتظار گاہ کی سہولت صرف 25 مدارس میں دستیاب ہے۔اجلاس کیلئے صرف 45 مدارس میں ہال موجود ہے۔سمعی وبصری آلات کا کمرہ صرف 29 کے پاس ہے جس کا تناسب 20.42 ہوتا ہے۔کتب خانے 70 مدارس میں موجود ہیں جن کا تناسب 49.30 فیصد ہوتا ہے۔

جدول:10:بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
کتب خانہ میں موجود کتابوں کی تعداد										
200 سے کم	17	43.59	18	46.15	10	50.00	33	75.00	78	54.93
200 اور 500 کے درمیان	20	51.29	16	41.03	8	40.00	9	20.45	53	37.32
500 سے زائد	2	5.13	5	12.82	2	10.00	2	4.55	11	7.75
کتب خانہ کی کتابیں										
اطمینان بخش	20	51.28	18	46.15	6	30.00	12	27.27	56	39.44
غیر اطمینان بخش	19	48.72	21	53.85	14	70.00	32	72.73	86	60.56
روزنامے										
شراکت داری	34	87.18	38	97.44	20	100.00	39	88.64	131	92.25
غیر شراکت داری	5	12.82	1	2.56	0	0.00	5	11.36	11	7.75
سائنسی تجربہ گاہ										
دستیاب	18	46.15	11	28.21	10	50.00	7	15.91	46	32.39
عدم دستیاب	21	53.85	28	71.79	10	50.00	37	84.09	96	67.61
تجربہ گاہ میں درکار اشیاء کی فراہمی										
فراہمی	11	61.11	6	54.55	8	80.00	5	71.43	30	65.22
عدم فراہمی	28	38.89	5	45.45	2	20.00	2	28.57	16	34.78

مندرجہ بالا جدول میں چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 78 مدارس میں 200 سے کم کتابیں موجود ہیں جبکہ 53 مدارس میں 200 تا 500 کے درمیان کتابیں ہیں اور 11 مدارس میں 500 سے زائد کتب موجود ہیں۔ 142 مدارس میں سے صرف 56 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جو کہ 39.44 فیصد ہے۔ صرف 131 مدارس میں اخبارات آتے ہیں۔ سائنسی تجربہ گاہیں صرف 32.39 فیصد مدارس میں موجود ہیں۔ تجربہ گاہ میں درکار اشیاء صرف 30 مدارس کو فراہم کی گئیں جس کا تناسب 30 فیصد ہوتا ہے۔

جدول:11:بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
کمپیوٹر روم										
دستیاب	29	74.36	25	64.10	19	95.00	24	54.55	97	68.31
عدم دستیاب	10	25.64	14	35.90	1	5.00	20	45.45	45	31.69
کمپیوٹر روم میں درکار اشیاء کی دستیابی										
فراہمی	16	55.17	17	68.00	17	89.47	15	62.50	65	67.01
عدم فراہمی	13	44.83	8	32.00	2	10.53	9	37.50	32	32.99
کھیلوں کا کمرہ										
دستیاب	11	28.21	6	15.38	0	0.00	11	25.00	28	19.72
عدم دستیاب	28	71.79	33	84.62	20	100.00	33	75.00	114	80.28
کھیلوں کے کمروں میں درکار اشیاء کی دستیابی										
فراہمی	6	54.55	6	100.00	0	0.00	8	72.73	20	71.43
عدم فراہمی	5	45.45	0	0.00	0	0.00	3	27.27	8	28.57
اسکول بیانڈ										
دستیاب	25	64.10	15	38.46	8	40.00	10	22.73	58	40.85
عدم دستیاب	14	35.90	24	61.54	12	60.00	34	77.27	84	59.15

چار انتظامیہ کے تحت چلائے جارہے 142 مدارس میں سے 97 میں کمپیوٹر کا کمرہ موجود ہے جو کہ 68.31 فیصد ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو تمام اشیاء صرف 65 سنٹرس پر ہی فراہم کی گئیں اور کھیل کود کے سامان کے کمرے صرف 28 مدارس میں موجود ہیں جو کہ 19.72 فیصد ہے۔ ضرورت پڑنے پر صرف 20 مدارس کے لئے تمام سامان فراہم کیا گیا۔ اسکول بیانڈ 58 مدارس میں موجود ہے۔ ضرورت پڑنے پر 84 مدارس کو فراہم کیا گیا۔

جدول:12:بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
خطاب کی سہولت										
دستیاب	18	46.15	20	51.28	8	40.00	18	40.91	64	45.07
عدم دستیاب	21	53.85	19	48.72	12	60.00	26	59.09	78	54.93
پینے کے پانی کی سہولت										
دستیاب	31	79.49	24	61.54	14	70.00	28	63.64	97	68.31
عدم دستیاب	8	20.51	15	38.46	6	30.00	16	36.36	45	31.69
پانی کا چمنیور										
خالص	20	51.28	19	48.72	6	30.00	26	59.09	71	50.00
غیر خالص	19	48.72	20	51.28	14	70.00	18	40.91	71	50.00
بیت الخلاء کی تعداد										
اطمینان بخش	27	69.23	22	56.41	16	80.00	24	54.55	89	62.68
غیر اطمینان بخش	12	30.77	17	43.59	4	20.00	20	45.45	53	37.32
حمام کی سہولت										
اطمینان بخش	25	64.10	20	51.28	14	70.00	27	61.36	86	60.56
غیر اطمینان بخش	14	35.90	19	48.72	6	30.00	17	38.64	56	39.44

درج بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ تمام 142 کے جی بی ویز میں سا چمٹئے سے خطاب کرنے کی سہولت صرف 45.07 فیصد مدارس میں موجود ہے۔ پینے کے پانی کی سہولتیں 97 مدارس میں دستیاب ہیں جس کا تناسب 68.31 ہوتا ہے۔چمنیوری پانی کا تناسب 50 فیصد ہے۔ بیت الخلاء کی سہولت صرف 89 مدارس میں موجود ہے جو 62.68 فیصد ہے۔نہانے کی سہولت کا تناسب 60.56 فیصد ہے۔

جدول:13:بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
حصار بندی										
دستیاب	14	35.90	4	10.26	4	20.00	16	36.36	38	26.76
عدم دستیاب	25	64.10	35	89.74	16	80.00	28	63.64	104	73.24
کھیل کا میدان										
اطمینان بخش	13	33.33	8	20.51	5	25.00	14	31.82	40	28.17
غیر اطمینان بخش	25	66.67	31	79.49	15	75.00	30	68.18	102	71.83
ناکارہ سامان کا کمرہ										
دستیاب	11	28.21	9	23.08	6	30.00	9	20.45	35	24.65
عدم دستیاب	28	71.79	30	76.92	14	70.00	35	79.55	107	75.35
پیشہ وارانہ ٹریننگ کے لئے علیحدہ کمرہ										
دستیاب	11	28.21	3	7.69	1	5.00	11	25.00	26	18.31
عدم دستیاب	28	71.79	36	92.31	19	95.00	33	75.00	116	81.69
پیشہ وارانہ کورسس کی دستیابی										
سلائی	11	100.00	3	100.00	1	100.00	6	54.55	21	80.77
کڑھائی	0	0.00	0	0.00	0	0.00	5	45.45	5	19.23
درکار اشیاء کی دستیابی										
دستیاب	14	35.90	9	23.08	5	25.00	20	45.45	48	33.80
عدم دستیاب	25	64.10	30	76.92	15	75.00	24	54.55	94	66.20

چاروں انتظامیوں کے تحت چلائے جانے والے تمام 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 26.76 فیصد مدارس کی عمارتوں کی حصار بندی کی گئی ہے جس کا تناسب 26.76 ہے۔ 28.17 فیصد مدارس میں کھیل کود کا میدان موجود ہے۔ 24.65 فیصد مراکز میں ناکارہ سامان کا کمرہ موجود ہے۔ علیحدہ ووکیشنل تربیت کے لئے کمرے صرف 26 مدارس میں موجود ہیں جو 18.31 فیصد ہے اور 21 مدارس میں ووکیشنل تربیتی کورس دستیاب ہے۔ ان میں 21 مدارس میں سلائی اور 5 میں کڑھائی کا کورس موجود ہے۔ ضروری سامان صرف 48 مدارس میں موجود ہے جو 33.80 فیصد ہے۔

جدول:14: بنیادی وسائل اور سہولتیں : کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب (فیصد میں)	آر وی ایم	تناسب (فیصد میں)	جملہ	تناسب (فیصد میں)
آیا کیمپس میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا										
ہاں	5	12.82	6	15.38	3	15.00	9	20.45	23	16.20
نہیں	34	87.18	33	84.62	17	85.00	35	79.55	119	83.80
طالبات کے تحفظ کے لئے انتظامات										
خاتون چوکیدار	35	89.74	37	94.87	20	100.00	40	90.91	132	92.96
چوکیدار	4	10.26	2	5.13	0	0.00	4	9.09	10	7.04

جدول سے پتہ چلتا ہے کہ لڑکیوں کے کیمپس میں 23 مدارس پر ناخوشگوار واقعات پیش آئے۔ طالبات کے تحفظ کو یقینی بنانے 132 مدارس پر خاتون چوکیدار کا انتظام کیا گیا جبکہ 10 مدارس پر مرد چوکیدار مقرر ہیں۔ اس طرح 92.96 فیصد مدارس پر رات میں چوکیداری کے لئے خاتون ملازمین کا انتظام کیا گیا۔

جدول:15:بنیادی وسائل کی فراہمی بہ لحاظ علاقے

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
عمارت کی قسم								
غیر پختہ	3	11.11	12	12.00	3	20.00	18	12.68
پختہ	24	88.89	88	88.00	12	80.00	124	87.32
عمارت کا رقبہ								
اطمینان بخش	13	48.15	81	81.00	12	80.00	106	74.65
عدم اطمینان بخش	14	51.85	19	19.00	3	20.00	36	25.35
عمارت کا رقبہ،قواعد کے مطابق								
ہاں	15	55.56	82	82.00	13	86.67	110	77.46
نہیں	12	44.44	18	18.00	2	13.33	32	22.54

تین قسم کے علاقوں جیسے دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں 142 کے جی بی ویز موجود ہیں۔ ان میں صرف 18 کے لئے غیر پختہ عمارت موجود ہے جبکہ دیگر تمام 124 مدارس غیر پختہ عمارتوں میں کام کررہے ہیں جو کہ 87.32 ہے۔ صرف 106 مدارس کو میں مکمل احاطہ فراہم کیا گیا ہے جو کہ 74.65 فیصد ہے۔

جدول:16:بنیادی وسائل کی فراہمی:بہ لحاظ علاقہ

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کمرہ جماعت کی تعداد								
اطمینان بخش	18	66.67	83	83.00	15	100.00	116	81.69
غیر اطمینان بخش	9	33.33	17	17.00	0	0.00	26	18.31
رہائشی کمروں کی تعداد								
اطمینان بخش	25	92.59	92	92.00	15	100.00	132	92.96
غیر اطمینان بخش	2	7.41	8	8.00	0	0.00	10	7.04
دفتر کے کمروں کی تعداد								
اطمینان بخش	20	74.07	80	80.00	14	93.33	114	80.28
غیر اطمینان بخش	7	25.93	20	20.00	1	6.67	28	19.72
مطبخ								
دستیاب	21	77.78	91	91.00	15	100.00	127	89.44
عدم دستیاب	6	22.22	9	9.00	0	0.00	15	10.56
مطبخ (جہاں دستیاب ہے)								
اطمینان بخش	14	51.85	70	70.00	14	93.33	98	69.01
غیر اطمینان بخش	13	48.15	30	30.00	1	6.67	44	30.99

دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں کے 142 میں سے صرف 116 میں مکمل کمرہ جماعتیں موجود ہیں جو 81.69 فیصد ہے اور 132 میں مکمل رہائشی کمرے ہیں جو کہ 92.96 فیصد ہے۔ 114 میں مکمل آفس رومس موجود ہیں جبکہ 127 میں مطبخ موجود ہیں جن کا تناسب 89.44 فیصد ہے۔ مکمل سہولتوں کے ساتھ 98 مدارس میں مطبخ موجود ہیں۔

جدول:17: بنیادی وسائل کی فراہمی بہ لحاظ علاقہ

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
طعام خانوں کی تعداد								
اطمینان بخش	9	33.33	57	57.00	11	73.33	77	54.23
غیر اطمینان بخش	18	66.67	43	43.00	4	26.67	65	45.77
انتظار گاہیں								
دستیاب	5	18.52	17	17.00	3	20.00	25	17.61
عدم دستیاب	22	81.48	83	83.00	12	80.00	117	82.39
اجلاس ہال								
دستیاب	7	25.93	32	32.00	6	40.00	45	31.69
عدم دستیاب	20	74.07	68	68.00	9	60.00	97	68.31
سمعی وبصری کمرے								
دستیاب	4	14.81	21	21.00	4	26.67	29	20.42
عدم دستیاب	23	85.19	79	79.00	11	73.33	113	79.58
کتب خانے								
دستیاب	14	51.85	47	47.00	9	60.00	70	49.30
عدم دستیاب	13	48.15	53	53.00	6	40.00	72	50.70

مندرجہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں موجود 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 77 مدارس میں طعام خانے موجود ہیں جو کہ 54.23 فیصد ہے۔ 17.61 فیصد مدارس میں انتظار گاہ موجود ہے جبکہ تینوں علاقوں میں صرف 31.69 فیصد میں اجلاس ہال دستیاب ہیں۔ سمعی وبصری آلات کا کمرہ صرف 29 مدارس میں دستیاب ہے۔ کتب خانہ 49.30 فیصد مدارس میں موجود ہے۔

جدول:18: بنیادی وسائل کی فراہمی بہ لحاظ علاقہ

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کتب خانوں میں کتابوں کی تعداد								
200 سے کم	14	51.85	58	58.00	6	40.00	78	54.93
200 تا 500	10	37.04	36	36.00	7	46.67	53	37.32
500 سے زائد	3	11.11	6	6.00	2	13.33	11	7.75
کتب خانوں کی کتابیں								
اطمینان بخش	6	22.22	44	44.00	6	40.00	56	39.44
عدم اطمینان بخش	21	77.78	56	56.00	9	60.00	86	60.56
روزنامے								
شراکت داری	26	96.30	90	90.00	15	100.00	131	92.25
عدم شراکت داری	1	3.70	10	10.00	0	0.00	11	7.75
سائنسی تجربہ گاہ								
دستیاب	7	25.93	31	31.00	8	53.33	46	32.39
عدم دستیاب	20	74.07	69	69.00	7	46.67	96	67.61
تجربہ گاہ میں درکار اشیاء کی فراہمی								
فراہمی	4	57.14	20	64.52	6	75.00	30	65.22
عدم فراہمی	3	42.86	11	35.48	2	25.00	16	34.78

مندرجہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں جملہ 142 مدارس میں صرف 54.93 فیصد کے پاس کتب خانوں میں 200 سے کم کتابیں موجود ہیں۔ 37.32 کتب خانوں میں 200 تا 500 کے درمیان کتابیں موجود ہیں۔ 7.75 فیصد کتب خانوں میں 500 سے زیادہ کتابیں دستیاب ہیں اور 39.44 فیصد کتب خانوں میں کافی حد تک کتابیں موجود ہیں۔ اخبار 92.25 فیصد مدارس کو فراہم کیا جاتا ہے اور 32.39 فیصد مدارس میں سائنسی تجربہ گاہ موجود ہے۔

جدول19: بنیادی وسائل کی فراہمی بہ لحاظ علاقہ

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کمپیوٹر روم								
دستیاب	17	62.96	65	65.00	15	100.00	97	68.31
عدم دستیاب	10	37.04	35	35.00	0	0.00	45	31.69
کمپیوٹر روم میں درکار اشیاء کی دستیابی								
فراہمی	11	64.71	41	63.08	13	86.67	65	67.01
عدم فراہمی	6	35.29	24	36.92	2	13.33	32	32.99
کھیل کود کا کمرہ								
دستیاب	6	22.22	21	21.00	1	6.67	28	19.72
عدم دستیاب	21	77.78	79	79.00	14	93.33	114	80.28
کھیل کود کے سامان کی فراہمی								
فراہمی	3	50.00	16	76.19	1	100.00	20	71.43
عدم فراہمی	3	50.00	5	23.81	0	0.00	8	28.57
اسکول بیانڈ								
دستیاب	6	22.22	45	45.00	7	46.67	58	40.85
فراہمی	21	77.78	55	55.00	8	53.33	84	59.15

مندرجہ بالا جدول میں دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں پائے جانے والے 142 مدارس میں 68.31 فیصد مدارس میں کمپیوٹر کا کمرہ موجود ہے۔ کمپیوٹر روم میں سامان صرف 67.01 فیصد مدارس پر فراہم کیا جاتا ہے۔ 28 مدارس میں کھیل کود کے کمرے موجود ہیں اور سامان اگر موجود ہو تو صرف 71.43 فیصد مدارس پر فراہم کیا جاتا ہے۔ اسکول کا بیانڈ 58 مدارس پر موجود ہے 40.85 فیصد ہے۔

جدول:20: بنیادی وسائل کی فراہمی بہ لحاظ علاقہ

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
سا چمٹئے سے خطاب کا سسٹم								
دستیاب	12	44.44	47	47.00	5	33.33	64	45.07
عدم دستیاب	15	55.56	53	53.00	10	66.67	78	54.93
پینے کے پانی کی سہولت								
دستیاب	20	74.07	65	65.00	12	80.00	97	68.31
عدم دستیاب	7	25.93	35	35.00	3	20.00	45	31.69
پانی کا چنیور								
خالص	15	55.56	50	50.00	6	40.00	71	50.00
غیر خالص	12	44.44	50	50.00	9	60.00	71	50.00
بیت الخلاء کی سہولت								
اطمینان بخش	12	44.44	64	64.00	13	86.67	89	62.68
غیر اطمینان بخش	15	55.56	36	36.00	2	13.33	53	37.32
حمام کی سہولت								
اطمینان بخش	14	51.85	61	61.00	11	73.33	86	60.56
غیر اطمینان بخش	13	48.15	39	39.00	4	26.67	56	39.44

تمام تین علاقوں یعنی دیہی، شہری اور قبائلی صرف 45.07 فیصد مدارس میں سا چمٹئے کو مخاطب کرنے کا سسٹم موجود ہے۔ 68.31 فیصد مدارس میں پینے کے پانی کی سہولت دستیاب ہے جبکہ صرف 50 فیصد مدارس میں پینے کے لئے خالص پانی فراہم ہے۔ 89 مدارس میں مکمل بیت الخلاء موجود ہے جن کا تناسب 62.68 فیصد ہے۔ حمام کی سہولت 60.56 فیصد مدارس میں مکمل طریقے سے موجود ہے۔

جدول:21: بنیادی وسائل کی فراہمی بہ لحاظ علاقہ

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
حصار بندی								
دستیاب	6	22.22	28	28.00	4	26.67	38	26.76
عدم دستیاب	21	77.78	72	72.00	11	73.33	104	73.24
کھیل کود کا میدان								
اطمینان بخش	5	18.52	30	30.00	5	33.33	40	28.17
عدم اطمینان بخش	22	81.48	70	70.00	10	66.67	102	71.83
ناکارہ سامان کا کمرہ								
دستیاب	6	22.22	26	26.00	3	20.00	35	24.65
عدم دستیاب	21	77.78	74	74.00	12	80.00	107	75.35
ووکیشنل تربیت کے لئے علیحدہ کمرہ								
دستیاب	5	18.52	20	20.00	1	6.66	26	18.31
عدم دستیاب	22	81.48	80	80.00	14	93.33	116	81.69
ووکیشنل کورسس کی فراہمی								
سلائی	5	100.00	15	75.00	1	100.00	21	80.77
کڑھائی	0	0.00	5	25.00	0	0.00	5	19.23

تینوں علاقوں یعنی دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں موجود کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 26.76 فیصد مدارس کی حصار بندی کی گئی ہے۔ کھیل کود کے لئے کھلا میدان صرف 28.17 فیصد مدارس میں موجود ہے۔ ناکارہ سامان وغیرہ رکھنے کا کمرہ صرف 24.65 فیصد مدارس میں موجود ہے۔ ووکیشنل ٹریننگ کے لئے علیحدہ کمرہ صرف 26 مدارس میں موجود ہے۔ ووکیشنل تربیتی کورسس کے تحت صرف 80.77 فیصد مدارس میں سلائی کا کورس دستیاب ہے جبکہ 19.23 فیصد مدارس میں کڑھائی کا کورس دستیاب ہے۔

جدول:22: بنیادی وسائل کی فراہمی بہ لحاظ علاقہ

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
درکار اشیاء کی فراہمی								
دستیاب	9	33.33	34	34.00	5	33.33	48	33.80
عدم دستیاب	18	66.67	66	66.00	10	66.67	94	66.20
آیا کیمپس میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا								
ہاں	3	11.11	17	17.00	3	20.00	23	16.20
نہیں	24	88.89	83	83.00	12	80.00	119	83.80
طالبات کے تحفظ کے لئے دستیاب انتظامات								
خاتون چوکیدار	27	100.00	90	90.00	15	100.00	132	92.96
چوکیدار	0	0.00	10	10.00	0	0.00	10	7.04

دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں کے تمام کستور باگاندھی بالیکا ودیالیہ کے منجملہ ضرورت کے مطابق سامان صرف 48 مدارس میں موجود ہے جو 33.80 فیصد ہے۔ 23 مدارس میں ناخوشگوار واقعات پیش آنے توثیق کی گئی ہے جو 16.20 فیصد ہے۔ 132 مدارس میں طالبات کے تحفظ کے لئے رات میں خاتون چوکیدار کو تعینات کیا گیا ہے جبکہ 10 مدارس پر مرد چوکیدار مقرر ہے جو کہ 7.04 فیصد ہے۔

جدول:23: تعلیمی سہولتوں کا مطالعہ

مقامات کے مطابق کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی تقسیم

مقامات		
نوعیت	نہیں	تناسب (فیصد میں)
شہری	27	19.02
دیہی	100	70.42
قبائلی	15	10.56
جملہ	**142**	**100.00**

تحقیقی مطالعہ کی غرض سے تین قسم کے رہائشی علاقوں میں دی گئی تعلیمی سہولیات کے مطابق شہری علاقہ میں 27 مدارس یعنی 19.02 تعلیمی سہولیات ہیں جبکہ دیہی علاقوں میں 100 مدارس یعنی 70.42 فیصد تعلیمی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ قبائلی علاقوں میں 15 مدارس قائم کئے گئے جو 10.56 فیصد ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زیادہ مدارس دیہی علاقوں میں قائم کئے گئے ہیں اور وہاں پر تعلیمی سہولتیں بھی زیادہ ہیں۔

جدول:24: تعلیمی سہولتوں کا مطالعہ

انتظامیہ کے مطابق کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی تقسیم

انتظامیہ جات		
نوعیت	نہیں	تناسب (فیصد میں)
اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	39	27.46
اے پی آر ای آئی ایس	39	27.46
اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	20	14.08
آر وی ایم	44	31.00
جملہ	**142**	**100.00**

ریاست کے تین علاقوں تلنگانہ، آندھرا اور رائلسیما میں کے جی بی ویز، چار انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت جملہ 39 مدارس ہیں جو تعلیمی سہولیات کا 27.46 فیصد ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت بھی جملہ 39 مدارس میں تعلیمی سہولیات کا فیصد 27.46 ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت جملہ 20 مدارس میں تعلیمی سہولیات کا تناسب 14.08 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے جملہ 44 مدارس میں تعلیمی سہولیات کا تناسب 31.00 فیصد ہے۔ اس لحاظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آر وی ایم کے تحت کام کرنے والے مدارس میں تعلیمی سہولیات کا تناسب زیادہ ہے۔

جدول:25: تعلیمی سہولتوں کا مطالعہ

اہل اساتذہ کی دستیابی پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے انتظامیوں کے درمیان تقابل

دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
ہر مضمون کے لئے ایک معلّمہ										
دستیاب	32	82.05	32	82.05	19	95.00	40	90.91	123	86.62
عدم دستیاب	7	17.95	7	17.95	1	5.00	4	9.09	19	13.38

اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 مدارس میں سے صرف 32 مدارس میں مضمون واری اساتذہ موجود ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 مدارس میں صرف 32 میں مضمون واری اساتذہ ہیں جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔ آر وی ایم انتظامیہ کے تحت جملہ 44 میں 40 میں مضمون واری اساتذہ ہیں جن کا تناسب 90.91 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 20 مدارس میں سے 19 میں مضمون واری اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے جو دیگر انتظامیہ کے مقابلہ سب سے زیادہ ہے۔

اسپیشل آفیسر (صدر معلم)										
دستیاب	37	94.87	35	89.74	20	100.00	39	88.64	131	92.25
عدم دستیاب	2	5.13	4	10.26	0	0.00	5	11.36	11	7.75

جدول:26: اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 37 میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے صرف 35 میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں جن کا تناسب 89.74 فیصد ہے۔ آر وی ایم انتظامیہ کے تحت جملہ 44 میں سے صرف 39 میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں جن کا تناسب 88.64 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت تمام 20 مدارس میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں۔ یہ انتظامیہ 100 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
ریاضی ٹیچر										
دستیاب	36	92.31	36	92.31	20	100.00	41	93.18	133	93.66
عدم دستیاب	3	7.69	3	7.69	0	0.00	3	6.82	9	6.34

جدول:27:اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 36 میں ریاضی کے استاد موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 36 میں ریاضی کے اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت جملہ 44 میں سے 41 میں ریاضی ٹیچر موجود ہیں جن کا تناسب 93.18 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت تمام 20 مدارس میں ریاضی کے استاد موجود ہیں۔اس انتظامیہ میں ریاضی کے اساتذہ کا تناسب 100 فیصد ہے جو سب سے زیادہ ہے۔

دستیاب	38	97.44	38	97.44	20	100.00	42	95.45	138	97.18
عدم دستیاب	1	2.56	1	2.56	0	0.00	2	4.55	4	2.82

جدول:28:اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 38 میں سائنس کے اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 38 میں سائنس کے ٹیچرس موجود ہیں جن کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔**اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت تمام 20 مدارس میں سائنس کے استاد موجود ہیں جو 100 فیصد ہے۔اس انتظامیہ میں سائنس کے اساتذہ کا تناسب 100 فیصد ہے** جو سب سے زیادہ ہے۔آر وی ایم انتظامیہ کے تحت جملہ 44 میں سے 42 میں سائنس ٹیچر موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔

دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
سماجی علم ٹیچر										
دستیاب	37	94.87	36	92.31	19	95.00	40	90.91	132	92.96
عدم دستیاب	2	5.13	3	7.69	1	5.00	4	9.09	10	7.04

جدول:29: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 37 میں سماجی علم کے اساتذہ ہیں جو 94.87 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 36 میں سماجی علم کے اساتذہ ہیں جو 92.31 فیصد ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 20 میں سے 19 میں سماجی علم کے استاد ہیں جو 95 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت جملہ 44 مدارس میں 40 میں سماجی علم کے ٹیچر موجود ہیں جو 90.91 فیصد ہے۔ **سب سے زیادہ تناسب اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا ہے۔**

تلگو ٹیچر										
دستیاب	38	97.44	37	94.87	20	100.00	44	100.00	139	97.89
عدم دستیاب	1	2.56	2	5.13	0	0.00	0	0.00	3	2.11

جدول:30: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 38 مدارس میں تلگو اساتذہ موجود ہیں جو 97.44 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں 37 مدارس میں تلگو اساتذہ ہیں جو 94.87 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت تمام 20 مدارس میں تلگو اساتذہ دستیاب ہیں جو 100 فیصد ہے۔ آر وی ایم اے تحت بھی تمام 44 مدارس میں تلگو اساتذہ موجود ہیں۔ یہاں بھی 100 فیصد تناسب ہے۔ اس طرح اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم تلگو معلّمہ کے تقرر میں سب سے آگے ہیں۔

دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
ہندی ٹیچر										
دستیاب	36	92.31	34	87.18	19	95.00	41	93.18	130	91.55
عدم دستیاب	3	7.69	5	12.82	1	5.00	3	6.82	12	8.45

جدول:31:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 39 مدارس میں 36 میں ہندی اساتذہ موجود ہیں جو 92.31 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 34 میں ہندی اساتذہ موجود ہیں جو 87.18 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 20 میں سے 19 کے پاس ہندی ٹیچرس موجود ہیں جو 95 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت جملہ 44 میں سے 41 میں ہندی استاد موجود ہیں جو 93.18 فیصد ہے۔تناسب کے مطابق اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

اُردو ٹیچر										
دستیاب	36	92.31	34	87.18	19	95.00	41	93.18	130	91.55
عدم دستیاب	3	7.69	5	12.82	1	5.00	3	6.82	12	8.45

جدول:32:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں اردو اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 34 میں اردو اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 87.18 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 مدارس میں سے 19 میں اردو ٹیچر موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہوتا ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 میں سے 41 اسکولوں میں اردو اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 93.18 فیصد ہے۔**اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔**

دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
فزیکل ایجوکیشن ٹیچر										
دستیاب	12	30.77	21	53.85	6	30.00	15	34.09	54	38.03
عدم دستیاب	27	69.23	18	46.15	14	70.00	29	65.91	88	61.97

جدول:33: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 12 میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 30.76 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 21 میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 53.85 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 6 میں، جن کا تناسب 30 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں 15 میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 34 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 53.85 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

ووکیشنل ٹیچر										
دستیاب	36	92.31	36	92.31	16	80.00	37	84.09	125	88.03
عدم دستیاب	3	7.69	3	7.69	4	20.00	7	15.91	17	11.97

جدول:34: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں ووکیشنل ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 36 میں، جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 16 میں ووکیشنل ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 80 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں 37 میں ووکیشنل ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 84.09 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس اور اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 92.31 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
چپراسی										
دستیاب	20	51.28	17	43.59	10	50.00	28	63.64	75	52.82
عدم دستیاب	19	48.72	22	56.41	10	50.00	16	36.36	67	47.18

جدول:35: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 20 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 51.28 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 17 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 43.59 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 10 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 50 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 15 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 63.64 فیصد ہے جو تمام انتظامیہ سے آگے ہے۔

خادمہ مدرسہ کی ضرورت کے مطابق دستیاب										
دستیاب	32	82.05	31	79.49	19	95.00	33	75.00	115	80.99
عدم دستیاب	7	17.95	8	20.51	1	5.00	11	25.00	27	19.01

جدول:36: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 32 میں ضرورت کے مطابق خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 31 میں خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 79.49 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 19 میں خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 33 میں خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 75 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
مددگار										
دستیاب	30	82.05	36	92.31	19	95.00	37	84.09	122	85.92
عدم دستیاب	9	23.08	3	7.69	1	5.00	7	15.91	20	14.08

جدول:37: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 30 مدارس میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 19 مدارس میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 37 مدارس میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 84.07 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

مددگار ضرورت کے مطابق دستیاب										
ہاں	22	73.33	31	86.11	16	84.21	30	81.08	99	81.15
نہیں	8	26.67	5	13.89	3	15.79	7	18.92	23	18.85
جملہ	30	100.00	36	100.00	19	100.00	37	100.00	122	100.00

جدول:38: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں ضروریات کے لحاظ سے 22 میں مددگار کی سہولت ہے جن کا تناسب 73.33 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 31 میں ضرورت کے مطابق مددگار موجود ہے جن کا تناسب 86.11 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 16 میں ضرورت کے لحاظ سے مددگار موجود ہے جن کا تناسب 84.21 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 30 میں ضرورت کے مطابق مددگار موجود ہے جن کا تناسب 81.08 فیصد ہے۔ ضروریات کے لحاظ سے تمام سہولتیں 86.11 فیصد کے ساتھ اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ سب سے آگے ہے۔

ضروری آلات کی دستیابی پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے انتظامیوں کے درمیان تقابل

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کتب خانے کی کتابیں										
دستیاب	34	87.18	30	76.92	17	85.00	23	52.27	104	73.24
عدم دستیاب	5	12.82	9	23.08	3	15.00	21	47.73	38	26.76

جدول:39: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 34 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 87.18 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 30 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 76.92 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 20 مدارس میں 17 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 85 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے جملہ 44 مدارس میں 23 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 52.27 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 87 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

کتب خانہ کی کتابیں ضرورت کے مطابق دستیاب										
دستیاب	25	64.10	22	56.41	18	90.00	23	52.27	88	61.97
عدم دستیاب	14	35.90	17	43.59	2	10.00	21	47.73	54	38.03

جدول:40: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 25 میں ضرورت کے لحاظ سے کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 64.10 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 22 میں ضرورت کے لحاظ سے کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 56.41 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 20 مدارس میں 18 میں ضرورت کے لحاظ سے کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 90 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے جملہ 44 مدارس میں 23 میں تمام کتابیں ضرورت کے مطابق ہیں جن کا تناسب 52.27 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 90 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
سائنسی آلات										
دستیاب	27	69.23	31	79.49	15	75.00	13	29.55	86	60.56
عدم دستیاب	12	30.77	8	20.51	5	25.00	31	70.45	56	39.44

جدول:41: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 27 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 69.23 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 31 میں سائنسی آلات موجود ہے جن کا تناسب 79.49 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 15 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 75 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 13 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 29.55 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 79.49 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

سائنسی آلات کی ضرورت کے مطابق دستیابی										
دستیاب	19	48.72	21	53.85	17	85.00	18	40.91	75	52.82
عدم دستیاب	20	51.28	18	46.15	3	15.00	26	59.09	67	47.18

جدول:42: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 19 میں ضرورت کے مطابق سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 48.72 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 21 میں ضرورت کے مطابق سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 53.85 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 17 میں ضرورت کے مطابق سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 85 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 18 میں ضرورت کے مطابق سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 40.91 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 85 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کھیل کود کا سامان										
دستیاب	31	79.49	34	87.18	13	65.00	25	56.82	103	72.54
عدم دستیاب	8	20.51	5	12.82	7	35.00	19	43.18	39	27.46

جدول:43: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 31 میں کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 79.49 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 34 میں کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 87.18 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 13 میں، جس کا تناسب 65 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 25 میں تمام کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 56.82 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 87.18 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

کھیل کود کے سامان کی ضرورت کے مطابق دستیابی										
دستیاب	19	48.72	16	41.03	8	40.00	22	50.00	65	45.77
عدم دستیاب	20	51.28	23	58.97	12	60.00	22	50.00	77	54.23

جدول:44: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے صرف 19 میں تمام ضروریات کے مطابق کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 48.72 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے صرف 16 میں ضرورت کے مطابق کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 41.03 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 8 میں ضرورت کے مطابق کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 40 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 22 میں ضرورت کے مطابق تمام کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 50 فیصد ہے۔ آر وی ایم کا انتظامیہ 50 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
باغبانی کے آلات										
دستیاب	12	30.77	12	30.77	3	15.00	8	18.18	35	24.65
عدم دستیاب	27	69.23	27	69.23	17	85.00	36	81.82	107	75.35

جدول:45:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 12 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں جن کا تناسب 30.77 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 12 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں جن کا تناسب 30.77 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 3 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں جن کا تناسب 15 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 8 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں جن کا تناسب 18 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس اور اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 30.77 فیصد کے ساتھ آگے ہے۔

اسکول بیانڈ										
دستیاب	28	51.28	16	41.03	10	50.00	12	27.27	66	46.48
عدم دستیاب	11	28.21	23	58.97	10	50.00	32	72.73	76	53.52

جدول:46:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 28 میں اسکول بیانڈ موجود ہے جس کا تناسب 51.28 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 16 میں اسکول بیانڈ موجود ہے جس کا تناسب 41.03 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 10 میں اسکول بیانڈ سامان موجود ہے جس کا تناسب 50 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 12 میں اسکول بیانڈ موجود ہے جس کا تناسب 27.27 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 51.28 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
نقشے/چارٹس										
دستیاب	32	82.05	36	92.31	18	90.00	34	77.27	120	84.51
عدم دستیاب	7	17.95	3	7.69	2	10.00	10	22.73	22	15.49

جدول:47:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 32 مدارس میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 36 میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 18 میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 90 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 34 میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 77.27 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس 92.31 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

سمعی وبصری آلات										
دستیاب	21	53.85	19	48.72	10	50.00	21	47.73	71	50.00
عدم دستیاب	18	46.15	20	50.28	10	50.00	23	52.27	71	50.00

جدول:48:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 21 میں سمعی وبصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 53.85 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 19 میں سمعی وبصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 48.72 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 10 میں سمعی وبصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 50 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 21 میں سمعی وبصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 47.73 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 53.85 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
دفتری ساز وسامان (گھنٹی رگھڑیال)										
دستیاب	36	51.28	38	97.44	18	90.00	40	90.91	132	92.96
عدم دستیاب	3	7.69	1	2.56	2	10.00	4	9.09	10	7.04

جدول:49: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں دفتری کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 51.28 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 38 میں دفتری سامان موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 18 میں دفتری سامان موجود ہے جس کا تناسب 90 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 40 میں دفتری سامان موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 97.44 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

کمپیوٹر برائے دفتری استعمال										
دستیاب	33	84.62	22	56.41	14	70.00	30	68.18	99	69.72
عدم دستیاب	6	15.38	17	43.59	6	30.00	14	31.82	43	30.28

جدول:50: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 33 میں کمپیوٹر موجود ہے جس کا تناسب 84.62 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 22 میں کمپیوٹر موجود ہے جس کا تناسب 56.41 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 14 میں کمپیوٹر موجود ہے جس کا تناسب 70 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 30 میں کمپیوٹر موجود ہے جس کا تناسب 68.18 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 84.62 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
نظام الاوقات										
دستیاب	37	94.87	39	100.00	19	95.00	43	97.73	138	97.18
عدم دستیاب	2	5.13	0	0.00	1	5.00	1	2.27	4	2.82

جدول:51:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 37 میں ٹائم ٹیبل ہے جس کا تناسب 94.87 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 39 میں ٹائم ٹیبل موجود ہے جس کا تناسب 100 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 19 میں ٹائم ٹیبل موجود ہے جس کا تناسب 95 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 43 میں ٹائم ٹیبل موجود ہے جس کا تناسب 97.73 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 100 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

رجسٹرس										
استعمال	39	100.00	38	97.44	20	100.00	38	86.36	135	95.07
عدم استعمال	0	0.00	1	2.56	0	0.00	6	13.64	7	4.93

جدول:52:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے تمام 39 میں رجسٹرس موجود ہیں جن کا تناسب 100 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 38 میں رجسٹرس موجود ہیں جن کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے تمام 20 میں رجسٹرس موجود ہیں جن کا تناسب 100 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 میں سے 38 میں رجسٹرس موجود ہیں جن کا تناسب 86.36 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس 100 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
ریکارڈس										
استعمال	38	97.44	37	94.87	19	95.00	37	84.09	131	92.25
عدم استعمال	1	2.56	2	5.13	1	5.00	7	15.91	11	7.75

جدول:53:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 38 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 37 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 94.87 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 19 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 95 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 37 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 84.09 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 97.44 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

درسی کتب										
فراہمی	39	100.00	38	97.44	20	100.00	38	86.36	135	95.07
عدم فراہمی	0	0.00	1	2.56	0	0.00	6	13.64	7	4.93

جدول:54:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں تمام درسی کتابیں موجود ہیں جس کا تناسب 100 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 38 میں درسی کتابیں ہیں جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 مدارس میں سے تمام کے پاس درسی کتب موجود ہیں جس کا تناسب 100 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 میں سے 38 میں درسی کتب موجود ہے جس کا تناسب 86.36 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس 100 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
یونیفارمس										
فراہمی	38	97.44	37	94.85	19	95.00	36	81.82	130	91.55
عدم فراہمی	1	2.56	2	5.13	1	5.00	8	18.18	12	8.45

جدول:55: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 38 مدارس میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 37 میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 94.87 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 19 مدارس میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 95 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 36 مدارس میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 81.82 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 97.44 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

نوٹ بکس (کاپیاں)										
فراہمی	37	94.87	39	100.00	20	100.00	39	88.64	135	95.07
عدم فراہمی	2	5.13	0	0.00	0	0.00	5	11.36	7	4.93

جدول:56: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 37 میں تمام بچوں کے پاس کاپیاں موجود ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تمام مدارس کے تمام بچوں کے پاس کاپیاں موجود ہیں۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 39 میں تمام بچوں کے پاس کاپیاں موجود ہیں۔

آلات کی دستیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
تدریسی اکتسابی اشیاء										
استعمال	36	92.31	35	89.74	18	90.00	36	81.82	125	88.03
عدم استعمال	3	7.69	4	10.26	2	10.00	8	18.18	17	11.97

جدول:57: چار انتظامیہ کے تحت جملہ 88.03 فیصد درسی اکتسابی سامان استعمال ہوتا ہے۔

اسکول گرانٹ										
استعمال	34	87.18	35	89.74	19	95.00	36	81.82	124	87.32
عدم استعمال	5	12.82	4	10.26	1	5.00	8	18.18	18	12.68

جدول:58: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 87 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس میں 89.7 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 95 فیصد اور آر وی ایم میں 87.8 فیصد اسکول گرانٹس استعمال ہوتے ہیں۔

ٹیچرس گرانٹ										
فراہمی	28	71.79	25	64.10	15	75.00	33	75.00	101	71.13
عدم فراہمی	11	28.21	14	35.90	5	25.00	11	25.00	41	28.87

جدول:59: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 71.79 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس میں 64 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 75 فیصد اور آر وی ایم میں 87.8 فیصد ٹیچر گرانٹس استعمال ہوتے ہیں۔

ووکیشنل آلات										
دستیاب	12	30.77	11	28.21	5	25.00	16	36.36	44	30.99
عدم دستیاب	27	69.23	28	71.79	15	75.00	28	63.64	98	69.01
جملہ	39	100.00	39.00	100.00	20	100.00	44	100.00	142	100.00

جدول:60: چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے مدارس میں صرف 44 یعنی 30.99 فیصد مدارس میں ہی ووکیشنل آلات موجود ہیں۔

تعلیمی سہولتوں کا مطالعہ

تعلیمی سرگرمیوں پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
تعلیمی کیلنڈر										
دستیاب	36.	92.31	37	94.87	19	95.00	39	88.64	131	92.25
عدم دستیاب	3	7.69	2	5.13	1	5.00	5	11.36	11	7.75

جدول:61: چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 92 فیصد اسکولوں میں تعلیمی کیلنڈر موجود ہے۔

سالانہ منصوبہ										
استعمال	37	94.87	36	92.31	19	95.00	36	81.82	128	90.14
عدم استعمال	2	5.13	3	7.69	1	5.00	8	18.18	14	9.86

جدول:62: چار انتظامیہ میں 90 فیصد مدارس میں سالانہ منصوبہ پایا جاتا ہے۔

یونٹ پلان										
استعمال	37	94.87	35	89.74	19	95.00	41	93.18	132	92.96
عدم استعمال	2	5.13	4	10.26	1	5.00	3	6.82	10	7.04

جدول:63:۔92.9 فیصد مدارس میں یونٹ پلان پایا جاتا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
تدریسی نکات										
استعمال	37	94.87	38	97.44	19	95.00	39	88.64	133	93.66
عدم استعمال	2	5.13	1	2.56	1	5.00	5	11.36	9	6.34

جدول:64: چار انتظامیہ کے تحت پائے جانے والے مدارس میں ٹیچنگ نوٹس اساتذہ کے پاس 93.6 فیصد تک موجود ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے انتظامیہ میں سب سے زیادہ اساتذہ نوٹس لکھتے ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔

	ٹیچنگ ڈائری									
استعمال	35	89.74	35	89.74	19	95.00	40	90.91	129	90.85
عدم استعمال	4	10.26	4	10.26	1	0.00	4	9.09	13	9.15

جدول:65: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 89 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس میں 89 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 95 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔ آر وی ایم میں 90 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔ اس طرح جملہ 90 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔

	اسٹوڈنٹ ڈائری									
استعمال	29	74.36	29	74.36	16	80.00	30	68.18	104	73.24
عدم استعمال	10	25.64	10	25.64	4	20.00	14	31.82	38	26.76

جدول:66: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 74 فیصد طلبا ڈائری لکھتے ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس میں 74 فیصد طلبا ڈائری لکھتے ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 80 فیصد طلبا ڈائری لکھتے ہیں۔ آر وی ایم میں 68 فیصد طلبا ڈائری لکھتے ہیں۔ اس طرح جملہ تمام مدارس میں 73 فیصد طلبا ڈائری لکھتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
مدرسہ کاٹپہ خانہ										
استعمال	27	69.23	32	82.05	19	95.00	35	79.55	113	79.58
عدم استعمال	12	30.77	7	17.95	1	5.00	9	20.45	29	20.42

جدول:67:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 69 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس موجود ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے 32 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس موجود ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس موجود ہے۔آر وی ایم کے 79 فیصد مدارس میں پوسٹ باس موجود ہے۔اس طرح جملہ 79 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس پایا جاتا ہے۔

کمرہ جماعت کا کتب خانہ										
استعمال	26	56.41	24	61.54	16	80.00	22	50.00	88	61.97
عدم استعمال	13	33.00	15	38.46	4	20.00	22	50.00	54	38.03

جدول:68:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 56 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ موجود ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے 32 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت جبکہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 80 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ اور آر وی ایم کے 50 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ موجود ہے۔اس طرح جملہ 61.9 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ ہے۔

تلگو انجمن										
استعمال	22	56.41	20	51.28	20	100.00	29	65.91	91	64.08
عدم استعمال	17	43.59	19	48.72	0	0.00	15	34.09	51	35.92

جدول:69:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 56 فیصد مدارس میں تلگو انجمن موجود ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے 51 فیصد مدارس میں جبکہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 100 فیصد مدارس میں تلگو انجمن اور آر وی ایم کے 65 فیصد مدارس میں تلگو انجمن موجود ہے۔اس طرح جملہ 64 فیصد مدارس میں تلگو انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
ہندی انجمن										
استعمال	23	58.97	18	46.15	18	90.00	24	54.55	83	58.45
عدم استعمال	16	41.03	21	53.85	2	10.00	20	45.45	59	41.55

جدول:70: چاروں انتظامیہ کے 58 فیصد مدارس میں ہندی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

انگریزی انجمن										
استعمال	26	66.67	20	51.28	19	95.00	28	63.64	93	65.49
عدم استعمال	13	33.33	19	48.72	1	5.00	16	36.36	49	34.51

جدول:71: چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 65 فیصد میں انگریزی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

ریاضی کی انجمن										
استعمال	22	56.41	21	53.85	20	100.00	27	61.36	90	63.38
عدم استعمال	17	43.59	18	46.15	0	0.00	17	38.64	52	36.62

جدول:72: چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 63 فیصد میں ریاضی کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
طبیعات کی انجمن										
استعمال	22	56.41	20	51.28	18	90.00	27	61.36	87	61.27
عدم استعمال	17	43.59	19	40.72	2	10.00	17	38.64	55	38.73

جدول:73: چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 61 فیصد میں طبیعات کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

حیاتیات کی انجمن										
استعمال	25	64.10	22	56.41	19	95.00	27	61.36	93	65.49
عدم استعمال	14	35.90	17	43.59	1	5.00	17	38.64	49	34.51

جدول:74: چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 65 فیصد میں حیاتیات کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

سماجی علم کی انجمن										
استعمال	22	56.41	21	53.85	20	100.00	28	63.64	91	64.08
عدم استعمال	17	43.59	18	46.15	0	0.00	16	36.36	51	35.92

جدول:75: چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 64 فیصد میں سماجی علم کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
رننگ بورڈس										
استعمال	28	71.79	25	64.10	13	65.00	28	63.64	94	66.20
عدم استعمال	11	28.21	14	35.90	7	35.00	16	36.36	48	33.80

جدول:76: چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 94 مدارس میں رننگ بورڈس پائے جاتے ہیں جن کا تناسب 66 فیصد ہے۔

سامان کی نمائش										
نمائش	28	70.79	25	64.10	16	80.00	33	75.00	102	71.83
نمائش نہیں کی	11	28.21	14	35.90	4	20.00	11	25.00	40	28.17

جدول:77: چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 102 مدارس میں نمائش کے لئے سامان رکھا جاتا ہے جس کا تناسب 71 فیصد ہے۔

چاک بورڈ										
استعمال	35	89.74	37	94.87	19	95.00	34	77.27	125	88.03
عدم استعمال	4	10.26	2	5.13	1	5.00	10	22.73	17	11.97

جدول:78: چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 125 مدارس میں چاک بورڈ استعمال ہوتا ہے جس کا تناسب 88 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
اسپیشل آفیسر کا تعلیمی ریکارڈ										
استعمال	37	94.87	35	89.74	19	95.00	41	93.18	132	92.96
عدم استعمال	2	5.13	4	10.26	1	5.00	3	6.82	10	7.04

جدول:79:اسپیشل آفیسر کے تحت تعلیمی کام کا ریکارڈ132مدارس میں رکھا جاتا ہے جس کا تناسب92.9فیصد ہے۔

اسکول ڈے									
انعقاد	34	87.18	32	82.05	19	95.00	30	68.18	115	80.99
عدم انعقاد	5	12.82	7	17.95	1	5.00	14	31.82	27	19.01

جدول:80:جملہ 142مدارس میں سے جو چار انتظامیہ کے تحت چلائے جاتے ہیں،ان میں 115میں اسکول ڈے منعقد کیا جاتا ہے جس کا تناسب80فیصد ہے۔

سرپرستوں کا اجلاس									
انعقاد	37	94.87	38	97.44	19	95.00	36	81.82	130	91.55
عدم انعقاد	2	5.13	1	2.56	1	5.00	8	18.18	12	8.45

جدول:81:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95فیصد مدارس میں سرپرستوں کا اجلاس ہوتا ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے 97فیصد مدارس میں،اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95فیصد مدارس میں جبکہ آر وی ایم کے 81فیصد مدارس میں سرپرستوں کا اجلاس ہوتا ہے۔اس طرح جملہ 91فیصد مدارس میں سرپرستوں کا اجلاس منعقد ہوتا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
پروگریس کارڈس										
اجرائی	28	71.79	35	89.74	16	80.00	40	90.91	119	83.80
عدم اجرائی	11	28.21	4	10.26	4	20.00	4	9.09	23	16.20

جدول:82:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 71 فیصد مدارس میں پروگریس کارڈس جاری کئے گئے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس کے 89 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 80 فیصد اور آر وی ایم کے 90 فیصد مدارس میں پروگریس کارڈس جاری کئے گئے۔اس طرح چاروں انتظامیہ کے 83 فیصد مدارس میں طالبات کو رپورٹ کارڈس جاری کئے گئے۔

یونٹ ٹسٹ										
وقت پر انعقاد	39	100.00	39	100.00	19	95.00	43	97.73	140	98.59
عدم انعقاد	0	0.00	0	0.00	1	5.00	1	2.27	2	1.41

جدول:83:ماہانہ امتحان تقریباً ہر انتظامیہ کے مدارس میں ہوتے ہیں۔چاروں انتظامیہ کے 98.5 فیصد مدارس میں یہ امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔

سالانہ امتحانات										
وقت پر انعقاد	37	94.87	38	97.44	19	95.00	42	95.45	136	95.77
عدم انعقاد	2	5.13	1	2.56	1	5.00	2	4.55	6	4.23

جدول:84:سالانہ امتحانات اسکول کے کیلنڈر کے مطابق تقریباً ہر مدرسہ میں منعقد ہوتے ہیں۔چاروں انتظامیہ کے جملہ 136 مدارس میں سالانہ امتحانات منعقد ہوئے جس کا تناسب 95.7 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
پراجکٹ کا کام										
دیا گیا	29	74.36	30	76.92	18	90.00	35	79.55	112	78.87
نہیں دیا گیا	10	25.64	9	23.08	2	10.00	9	20.45	30	21.13

جدول:85:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں پراجکٹ کے کام کا تناسب 74.36 فیصد ہے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس میں کام کا تناسب 76.92 فیصد ہے۔اسی طریقہ سے اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں پراجکٹ کام کا تناسب 90.00 فیصد ہے۔آر وی ایم کے پراجکٹ کام کا تناسب 79.55 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے پراجکٹ کام کا تناسب 90 فیصد کے ساتھ دوسروں سے آگے ہے۔

ہم نصابی سرگرمیاں										
انعقاد	37	94.87	38	97.44	20	100.00	40	90.91	135	95.07
عدم انعقاد	2	5.13	1	2.56	0	0.00	4	9.09	7	4.93

جدول:86:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں ہم نصابی سرگرمیوں کا تناسب 94.87 فیصد ہے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس میں ان سرگرمیوں کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں ہم نصابی سرگرمیوں کا تناسب صد فیصد ہے۔آر وی ایم میں یہ تناسب 90.91 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں سرگرمیوں کے صد فیصد ہونے سے سب سے اعلیٰ ہے۔

تقریری مقابلے										
انعقاد	32	82.05	36	92.31	18	90.00	35	79.55	121	85.21
عدم انعقاد	7	17.95	3	7.69	2	10.00	9	20.45	21	14.79

جدول:87:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں تقریری مقابلوں کا انعقاد 82.05 فیصد ہوتا ہے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس میں تقریری مقابلوں کا انعقاد 92.3 فیصد ہوتا ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں تقریری مقابلوں کا انعقاد 90 فیصد ہوتا ہے۔آر وی ایم میں تقریری مقابلے 79.55 فیصد مدارس میں ہوتے ہیں۔اس طرح 92.31 فیصد کے ساتھ اے پی آر ای آئی ایس تمام مدارس سے آگے ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
مضمون نگاری										
انعقاد	37	94.87	38	97.44	19	97.00	42	95.45	136	95.77
عدم انعقاد	2	5.13	1	2.56	1	5.00	2	4.55	6	4.23

جدول:88: مضمون نگاری یا تحریری مقابلوں میں اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کی طالبات 98.87 فیصد مدارس میں حصہ لیتی ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس میں 97.44 فیصد مدارس کی طالبات حصہ لیتی ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں حصہ لینے والی طالبات کا تناسب 97 فیصد ہوتا ہے۔ آر وی ایم میں 95.45 فیصد مدارس کی طالبات مضمون نگاری میں حصہ لیتی ہیں۔ تمام مدارس میں اے پی آر ای آئی ایس کے مدارس مضمون نگاری کا انعقاد کرتے ہوئے تمام انتظامیوں سے آگے ہیں۔

خوش خوانی										
انعقاد	29	74.36	30	76.92	17	85.00	33	75.00	109	76.76
عدم انعقاد	10	25.64	9	23.08	3	15.00	11	25.00	33	23.24

جدول:89 چاروں انتظامیہ کے تحت جملہ 142 مدارس میں سے 109 میں خوش خوانی منعقد کی جاتی ہے جس کا تناسب 76.7 فیصد ہوتا ہے۔

کوئز مقابلے										
انعقاد	37	94.87	39	100.00	19	95.00	41	93.18	136	95.77
عدم انعقاد	2	5.13	0	0.00	1	5.00	3	6.82	6	4.23

جدول:90: چاروں انتظامیہ کے جملہ 142 مدارس میں سے 136 میں کوئز مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا تناسب 95.7 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
نغمے اور کہانیوں کے مقابلے										
انعقاد	36	92.31	37	94.87	18	90.00	36	88.64	130	91.55
عدم انعقاد	3	7.69	2	5.13	2	10.00	5	11.36	12	8.45

جدول:91: نغمے اور کہانیوں کے مقابلے جملہ 130 مدارس میں منعقد کئے گئے جن کا تناسب 91.3 فیصد ہے۔

اسکول میگزین										
انعقاد	17	43.59	18	46.15	14	70.00	29	65.91	78	54.93
عدم انعقاد	22	56.41	21	53.85	6	30.00	15	34.09	64	45.07

جدول:92: چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے جملہ 142 مدارس میں سے 78 مدارس میں اسکول میگزین شائع ہوتی ہے جس کا تناسب 54.9 فیصد ہے۔

قومی دن										
منائے جاتے	38	97.44	38	97.44	19	95.00	41	93.18	136	95.77
نہیں منائے جاتے	1	2.56	1	2.56	1	5.00	3	6.82	6	4.23

جدول:93: چاروں انتظامیہ کے تحت 142 مدارس میں سے 136 مدارس میں قومی دن منائے جاتے ہیں جن کا تناسب 95.7 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
عظیم رہنماؤں کے جنم دن										
منائے گئے	39	100.00	38	97.44	19	95.00	39	88.64	135	95.07
نہیں منائے	0	0.00	1	2.56	1	5.00	5	11.36	7	4.93

جدول:94:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 100 فیصد مدارس میں، اے پی آر ای آئی ایس کے 97.44 فیصد مدارس میں، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد اور آر وی ایم کے 88.64 فیصد مدارس میں ملک کے عظیم رہنماؤں کا جنم دن منایا جاتا ہے۔اس کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

مہمان لیکچرس										
انعقاد	18	46.15	24	61.54	11	55.00	22	50.00	75	52.82
عدم انعقاد	21	53.85	15	38.46	9	45.00	22	50.00	67	47.18

جدول:95:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 46.15 فیصد مدارس میں، اے پی آر ای آئی ایس کے 61.54 فیصد مدارس میں، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 55 فیصد اور آر وی ایم کے 50 فیصد مدارس میں خانگی معلم کو دعوت دیتے ہوئے لیکچرس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس کا جملہ تناسب 52.8 فیصد ہے۔

اساتذہ کی تعلیمی رہبری										
فراہمی	38	97.44	34	87.18	19	95.00	36	81.82	127	89.44
عدم فراہمی	1	2.56	5	12.82	1	5.00	8	18.18	15	10.56

جدول:96:چاروں انتظامیہ کے تحت 142 مدارس میں سے 127 مدارس میں اساتذہ کو تعلیمی رہبری دی جاتی ہے جس کا تناسب 89 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
مدرسہ کا مشاہدہ										
کیا گیا	35	89.74	35	89.74	19	95.00	37	84.09	126	88.73
نہیں کیا گیا	4	10.26	4	10.26	1	5.00	7	15.91	16	11.27

جدول:97:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 89.74 فیصد مدارس کا مشاہدہ ہوا۔اے پی آر ای آئی ایس کے 89.74 فیصد اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد جبکہ آر وی ایم کے 84 فیصد مدارس کا مشاہدہ ہوا ہے۔ جملہ 142 مدارس میں سے 126 مدارس کا مشاہدہ کیا گیا جس کا تناسب 88 فیصد ہے۔

تعلیمی تفریح										
انعقاد	13	33.33	19	48.72	13	65.00	22	50.00	67	47.18
عدم انعقاد	26	66.67	20	51.28	7	35.00	22	50.00	75	52.82

جدول:98:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 33.33 فیصد مدارس، اے پی آر ای آئی ایس کے 48.72 فیصد اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 65 فیصد جبکہ آر وی ایم کے 50 فیصد مدارس میں تعلیمی تفریح منعقد کی گئی۔ جملہ 142 مدارس میں سے 47 فیصد مدارس میں تعلیمی تفریح کا انعقاد عمل میں لایا گیا ہے۔

اساتذہ کا عارضی رخصتی رجسٹر										
استعمال	36	92.31	32	82.05	19	95.00	34	77.27	121	85.21
عدم استعمال	3	7.69	7	17.95	1	5.00	10	22.73	21	14.79

جدول:99:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 92.31 فیصد مدارس، اے پی آر ای آئی ایس کے 82.05 فیصد اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد جبکہ آر وی ایم کے 77.27 فیصد مدارس میں اساتذہ کا عارضی رخصتی رجسٹر پایا جاتا ہے۔اس طرح جملہ چار انتظامیہ میں 85.21 فیصد مدارس میں یہ رجسٹر پائے جاتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا اسپیشل آفیسر اساتذہ کی کمرہ جماعت میں تدریس کی نگرانی کرتے ہیں؟										
ہاں	33	84.62	36	92.31	19	95.00	37	84.09	125	88.03
نہیں	2	5.13	2	5.13	1	5.00	7	15.91	12	8.41
پابندی سے نہیں	4	10.26	1	2.56	0	0.00	0	0.00	5	3.52

جدول:100: چار انتظامیہ کے تحت 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سے 125 یعنی 88 فیصد مدارس میں اسپیشل آفیسر کے ذریعہ کمرہ جماعت میں اساتذہ کی پڑھائی کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

کیا پی ای ٹی اپنے شیڈول کے مطابق کام کرتے ہیں؟										
ہاں	35	94.87	34	87.18	16	80.00	36	81.82	121	85.21
نہیں	4	5.13	5	12.82	4	20.00	8	18.18	21	14.79

جدول:101: اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 94.87 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس میں 87.18 مدارس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 80 فیصد اور آر وی ایم میں 81.8 فیصد فزیکل ایجوکیشن اساتذہ نظام الاوقات کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اس طرح جملہ مدارس میں اس کا تناسب 85 فیصد ہے۔

کیا اساتذہ کی میٹنگ وقت پر منعقد ہوتی ہے؟										
انعقاد	37	94.87	38	97.44	19	95.00	39	88.65	133	93.66
عدم انعقاد	2	5.13	1	2.56	1	5.00	5	11.36	9	6.34

جدول:102: اساتذہ کے میٹنگ شیڈول کے مطابق چاروں انتظامیہ کے مدارس میں ٹیچرس میٹنگ منعقد ہوتی ہے جس کا تناسب 93.6 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا مقررہ ایجنڈہ کے مطابق جائزہ اجلاس وقت پر منعقد کئے جاتے ہیں؟										
ہاں	38	97.44	34	87.18	19	95.00	39	88.64	130	91.55
نہیں	1	2.56	5	12.82	1	5.00	5	11.36	12	8.45

جدول:103: چاروں انتظامیہ میں 91.5 فیصد جائزہ اجلاس، ایجنڈہ کے مطابق منعقد کئے جاتے ہیں۔

کیا اسپیشل آفیسر طلبا کی اہلیت کا مشاہدہ کرتے ہیں؟									
ہاں	37	94.87	38	97.44	19	95.00	43	97.73	137	96.48
نہیں	2	5.13	1	2.56	1	5.00	1	2.27	5	3.52

جدول:104: چاروں انتظامیہ میں 96 فیصد تک اسپیشل آفیسر طلبا کے تحریری اور پڑھائی کی قابلیت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

کیا اسپیشل آفیسر طلبا کے تحریری کام کا مشاہدہ کرتے ہیں؟									
ہاں	37	94.87	38	97.44	19	95.00	37	84.09	131	92.35
نہیں	2	5.13	1	2.56	1	5.00	7	15.91	11	7.75

جدول:105: چاروں انتظامیہ میں 92 فیصد اسپیشل آفیسر کے ذریعہ طلبا کے تحریری کام کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا طالبات کی اکتسابی قابلیت بڑھانے کے لئے گروپ سرگرمیاں وقت پر منعقد کی جاتی ہیں؟										
ہاں	34	94.87	38	97.44	19	95.00	40	90.91	131	92.25
نہیں	5	12.82	1	2.56	1	5.00	4	9.09	11	7.75

جدول:106:طلبا کی تعلیمی قابلیت بڑھانے کے لئے گروپ کے ذریعہ مختلف ترقیاتی کام 92 فیصد تک منعقد کئے جاتے ہیں۔

کیا طالبات تقریری اور کوئز مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیاری کرتے ہیں؟										
ہاں	35	89.74	38	97.44	19	95.00	37	84.09	129	90.85
نہیں	4	10.26	1	2.56	1	5.00	7	15.91	13	9.15

جدول:107:چاروں انتظامیہ میں 90 فیصد طالبات تقریر اور کوئز مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیاری کرتے ہیں۔

کیا کمرہ جماعت میں درکار چارٹس اور ٹیبل کی نمائش کی گئی ہے؟										
ہاں	35	89.74	39	100.00	18	90.00	41	93.18	133	93.66
نہیں	4	10.26	0	0.00	2	10.00	3	6.82	9	6.34

جدول:108:طالبات کی ضرورت کے مطابق مختلف چارٹس اور ٹیبل 93.6 فیصد تک کمرہ جماعت میں نمائش کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا سی آر ٹیز رات کے اوقات اقامت خانہ کا دورہ کرتے ہیں؟										
ہاں	36	92.31	39	100.00	19	95.00	44	100.00	138	97.18
نہیں	3	7.69	0	0.00	1	5.00	0	0.00	4	2.82

جدول:109: چاروں انتظامیہ کے 97 فیصد مدارس کے ہاسٹلس میں سی آر ٹیز رات کے اوقات دورہ کرتے ہوئے بچوں سے ملاقات کرتے ہیں۔

کیا سی آر ٹیز تفصیلات کے اندراج کے لئے رجسٹرس استعمال کرتے ہیں؟										
ہاں	36	92.31	39	100.00	19	95.00	39	88.64	133	93.66
نہیں	3	7.69	0	0.00	1	5.00	5	11.36	9	6.34

جدول:110: چاروں انتظامیہ 93.6 فیصد مدارس میں CRTs ضرورت کے مطابق سالانہ منصوبہ رجسٹر، یونٹ منصوبہ رجسٹر اور سبق پڑھانے کا منصوبہ رجسٹر استعمال کرتے ہیں۔

کیا طلبا دعائیہ اجتماع میں اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہیں؟										
ہاں	38	97.44	39	100.00	19	95.00	40	90.91	136	95.77
نہیں	1	2.56	0	0.00	1	5.00	4	9.09	6	4.23

جدول:111:۔95.7فیصد مدارس کے طلبا دعائیہ اجتماع میں اخلاقی اقدار کا مظاہر کرتے ہیں۔

کیا اخلاقی اقدار پر بات چیت کے لئے مذہبی رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا ہے؟										
ہاں	28	71.79	32	82.05	16	80.00	35	79.55	111	78.17
نہیں	11	28.21	7	17.95	4	20.00	9	20.45	31	21.83

جدول:112:اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 71 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس کے 82 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 80 فیصد اور آر وی ایم کے 79 فیصد مدارس میں مذہبی رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا ہے تا کہ بچوں میں اخلاق اقدار کو فروغ دیا جا سکے۔

اہل اساتذہ کی دستیابی پر تینوں علاقوں کے درمیان تقابل

دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
ہر مضمون کے لئے ایک معلّمہ								
دستیاب	25	92.59	84	84.00	14	93.33	123	86.62
عدم دستیاب	2	7.41	16	16.00	1	6.67	19	13.38

جدول:113:شہری علاقہ میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 84 فیصد، قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تک مضمون واری معلّمات پائے جاتے ہیں۔قبائلی علاقہ میں معلّمات 93 فیصد ہے جو سب سے زیادہ ہے۔

دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
اسپیشل آفیسر								
دستیاب	26	96.30	90	90.00	15	100.00	131	92.25
عدم دستیاب	1	3.70	10	10.00	0	0.00	11	7.75

جدول:114:شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 90 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد اسپیشل آفیسر موجود ہیں۔قبائلی علاقہ میں اسپیشل آفیسر کا فیصد 100 ہے جو سب سے زیادہ ہے۔

دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
ریاضی کی معلّمہ								
دستیاب	25	92.59	93	93.00	15	100.00	133	93.66
عدم دستیاب	2	7.41	7	7.00	0	0.00	9	6.34

جدول:115:شہری علاقہ میں 92.5 فیصد ریاضی کے اساتذہ موجود ہیں۔دیہی علاقہ میں 93 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد ریاضی کے استاد موجود ہیں۔قبائلی علاقہ میں ریاضی کی معلّمات کا تناسب 100 فیصد ہے اور یہ سب علاقوں میں زیادہ ہے۔

دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
سائنس ٹیچر								
دستیاب	25	92.59	98	98.00	15	100.00	138	97.18
عدم دستیاب	2	7.41	2	2.00	0	0.00	4	2.82

جدول:116:شہری علاقہ میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 98 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد سائنس کی معلّمات موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 97 فیصد ہے اور قبائلی علاقے میں 100 فیصد سائنس کی معلّمات موجود ہیں۔

سماجی علم ٹیچر								
دستیاب	23	85.19	95	95.00	14	93.33	132	92.96
عدم دستیاب	4	14.81	5	5.00	1	6.67	10	7.04

جدول:117:شہری علاقہ میں 85 فیصد، دیہی علاقہ میں 95 فیصد، قبائلی علاقہ میں 90 فیصد سماجی علم کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 92 فیصد ہے۔ دیہی علاقہ میں 95 فیصد مدارس میں سماجی علم کی معلّمات ہیں۔

تلگو ٹیچر								
دستیاب	27	100.00	97	97.00	15	100.00	139	97.89
عدم دستیاب	0	0.00	3	3.00	0	0.00	3	2.11

جدول:118:شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 97 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد تلگو کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 97.8 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد معلّمات تلگو کیلئے موجود ہیں۔

اُردو ٹیچر								
دستیاب	12	44.44	36	36.00	6	40.00	54	38.03
عدم دستیاب	15	55.56	64	64.00	9	60.00	88	61.97

جدول:119:شہری علاقہ میں 44.4 فیصد، دیہی علاقہ میں 36 فیصد، قبائلی علاقہ میں 40 فیصد اردو کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 38 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 44.4 فیصد اردو کی معلمات کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
فزیکل ایجوکیشن ٹیچر								
دستیاب	25	92.59	87	87.00	13	86.67	125	88.03
عدم دستیاب	2	7.41	13	13.00	2	13.33	17	11.97

جدول:120:شہری علاقہ میں 92.5 فیصد، دیہی علاقہ میں 87 فیصد، قبائلی علاقہ میں 86 فیصد فزیکل ایجوکیشن کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 85 فیصد ہے۔فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی تعداد شہری علاقہ کے مدارس میں سب سے زیادہ 95.50 فیصد ہے۔

ووکیشنل ٹیچر								
دستیاب	20	74.07	49	49.00	6	40.00	75	52.82
عدم دستیاب	7	25.93	51	51.00	9	60.00	67	47.18

جدول:121:شہری علاقہ میں 74 فیصد، دیہی علاقہ میں 49 فیصد، قبائلی علاقہ میں 40 فیصد ووکیشنل ٹیچرس موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 52.8 فیصد ہے۔اس طرح شہری علاقہ میں ووکیشنل معلّمات کا فیصد 74 ہے جو سب سے زیادہ ہے۔

چپراسی								
دستیاب	26	96.30	85	85.00	14	93.33	125	88.03
عدم دستیاب	1	3.70	15	15.00	1	6.67	17	11.97

جدول:122 شہری علاقہ میں 96.30 فیصد، دیہی علاقہ میں 85 فیصد، قبائلی علاقہ میں 93 فیصد مدرسہ کے چپراسی موجود ہوتے ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 88 فیصد ہے۔

مددگار								
دستیاب	22	81.48	86	86.00	14	93.33	122	85.92
عدم دستیاب	5	18.52	14	14.00	1	6.67	20	14.08

جدول:123 شہری علاقہ میں 81 فیصد، دیہی علاقہ میں 86 فیصد، قبائلی علاقہ میں 93.33 فیصد مددگار پائے جاتے ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 85.9 فیصد ہے۔

آلات کی دستیابی پر تینوں علاقوں کے درمیان تقابل

آلات کی دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
لائبریری کی کتب								
دستیاب	13	48.15	78	78.00	13	86.67	104	73.24
عدم دستیاب	14	51.85	22	22.00	2	13.33	38	26.76

جدول:124:شہری علاقہ میں48 فیصد، دیہی علاقہ میں78 فیصداور قبائلی علاقہ میں 86.67 فیصد کتب خانہ کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ جملہ 73 فیصد کتاب خانے کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔

لائبریری کتب ضرورت کے مطابق دستیاب ہیں یا نہیں								
ہاں	11	40.74	63	63.00	14	93.33	88	61.97
نہیں	16	59.26	37	37.00	1	6.67	54	38.03

جدول:125:ضرورت کے مطابق تین علاقوں میں 61.9 فیصد تک کتب خانے کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔

سائنسی آلات								
دستیاب	13	48.15	61	61.00	12	80.00	86	60.56
عدم دستیاب	14	51.85	39	39.00	3	20.00	56	39.44

جدول:126:شہری علاقہ میں48 فیصد، دیہی علاقہ میں 61 فیصداور قبائلی علاقہ میں 86 فیصد تک سائنس کا سامان پایا جاتا ہے۔ جملہ 60.5 فیصد تک سائنس کا سامان مہیا ہے۔

آلات کی دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کھیل کود کا سامان								
دستیاب	18	66.67	73	73.00	12	80.00	103	72.54
عدم دستیاب	9	33.33	27	27.00	3	20.00	39	27.46

جدول:127:شہری علاقہ میں 66.6 فیصد، دیہی علاقہ میں 73 فیصد، قبائلی علاقہ میں 80 فیصد کھیل کود کا سامان مہیا ہے۔اس طرح جملہ 72.5 فیصد سامان پایا جاتا ہے۔

باغبانی کے آلات								
دستیاب	2	7.41	30	30.00	3	20.00	35	24.65
عدم دستیاب	25	92.59	70	70.00	12	80.00	107	75.35

جدول:128:شہری علاقہ میں باغبانی کا سامان 7 فیصد، دیہی علاقہ میں 30 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 20 فیصد تک باغبانی کا سامان پایا جاتا ہے۔اس طرح جملہ 24.6 فیصد سامان پایا جاتا ہے۔

اسکول بیانڈ								
دستیاب	7	25.93	51	51.00	8	53.33	66	46.48
عدم دستیاب	20	74.07	49	49.00	7	46.67	76	53.52

جدول:129:اسکول کا بیانڈ شہری علاقہ میں 26 فیصد، دیہی علاقہ میں 51 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 53 فیصد تک پایا جاتا ہے۔ جملہ 46 فیصد علاقہ میں اسکول بیانڈ پایا جاتا ہے۔

نقشے/ چارٹس								
دستیاب	19	70.37	87	87.00	14	93.33	120	84.51
عدم دستیاب	8	29.63	13	13.00	1	6.67	22	15.49

جدول:130:شہری علاقہ میں 70 فیصد، دیہی علاقہ میں 87 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد چارٹس اور نقشے پائے جاتے ہیں۔ جملہ 84.5 فیصد نقشے اور چارٹس پائے جاتے ہیں۔

آلات کی دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
نقشے اور چارٹ ضرورت کے مطابق دستیاب ہیں یا نہیں								
ہاں	11	40.74	61	61.00	12	80.00	84	59.15
نہیں	16	59.26	39	39.00	3	20.00	58	40.85

جدول:131:۔ 59 فیصد علاقہ میں ضرورت کے مطابق نقشے اور چارٹس پائے جاتے ہیں۔قبائلی علاقہ کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 84 فیصد نقشے اور چارٹ ضرورت کے مطابق دستیاب ہیں۔

سمعی وبصری آلات								
دستیاب	13	48.15	51	51.00	7	46.76	71	50.00
عدم دستیاب	14	51.85	49	49.00	8	53.33	71	50.00

جدول:132:شہری علاقہ میں 48 فیصد، دیہی علاقہ میں 51 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 46.6 فیصد سمعی وبصری سامان موجود رہتا ہے۔اس طرح اس کا جملہ تناسب 50 فیصد ہے۔

دفتری آلات (گھنٹی/گھڑیال)								
دستیاب	25	92.59	94	94.00	13	86.67	132	92.96
عدم دستیاب	2	7.14	6	6.00	2	13.33	10	7.04

جدول:133:۔92.9 فیصد علاقہ میں آفس کا سامان جیسے گھنٹی یا گھڑی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

دفتری استعمال کے لئے کمپیوٹر								
دستیاب	20	74.07	68	68.00	11	73.33	99	69.72
عدم دستیاب	7	25.93	32	32.00	4	26.67	43	30.28

جدول:134:شہری علاقہ میں 74 فیصد، دیہی علاقہ میں 66 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 99 فیصد آفس کے لئے کمپیوٹر پایا جاتا ہے۔اس طرح اس کا جملہ تناسب 69.7 فیصد ہے۔

آلات کی دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
ٹائم ٹیبل								
استعمال	26	96.30	98	98.00	14	93.33	138	97.18
عدم استعمال	1	3.70	2	2.00	1	6.67	4	2.82

جدول:135:شہری علاقہ میں 96 فیصد نظام الاوقات پایا جاتا ہے۔دیہی علاقہ میں 98 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 99 فیصد نظام الاوقات پایا جاتا ہے۔اس کا جملہ فیصد 97 فیصد ہے۔

رجسٹرس								
استعمال	27	100.00	93	93.00	15	100.00	135	95.07
عدم استعمال	0	0.00	7	7.00	0	0.00	7	4.93

جدول:136:شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد رجسٹرس پائے جاتے ہیں۔ جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

ریکارڈس								
استعمال	22	81.48	95	95.00	14	93.33	131	92.25
عدم استعمال	5	18.52	5	5.00	1	6.67	11	7.75

جدول:137:شہری علاقہ میں 81 فیصد، دیہی علاقہ میں 95 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد ریکارڈس پائے جاتے ہیں۔اس طرح ان کا جملہ تناسب 92 فیصد ہے۔

درسی کتب								
فراہمی	27	100.00	93	93.00	15	100.00	135	95.07
عدم فراہمی	0	0.00	7	7.00	0	0.00	7	4.93

جدول:138:شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد درسی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ان کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

آلات کی دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
یونیفارمس								
فراہمی	26	96.30	90	90.00	14	93.33	130	91.55
عدم فراہمی	1	3.70	10	10.00	1	6.67	12	8.45

جدول:139:شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 90 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد یونیفارس سربراہ کئے گئے ہیں۔ان کا جملہ تناسب 91 فیصد ہے۔

نوٹ بکس								
فراہمی	27	100.00	93	93.00	15	100.00	135	95.07
عدم فراہمی	0	0.00	7	7.00	0	0.00	7	4.93

جدول:140:شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد کاپیاں فراہم کی گئیں۔ جملہ 95 فیصد کاپیاں فراہم کی گئیں۔

درسی اکتسابی سامان								
استعمال	25	92.59	87	87.00	13	86.67	125	88.03
عدم استعمال	2	7.41	13	13.00	2	13.33	17	11.97

جدول:141:شہری علاقہ میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 87 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86 فیصد درسی اکتسابی سامان استعمال ہوتا ہے۔ان کا جملہ تناسب 88 فیصد ہے۔

اسکول گرانٹ								
استعمال	21	77.78	89	89.00	14	93.33	124	87.32
عدم استعمال	6	22.22	11	11.00	1	6.67	18	12.68

جدول:142:شہری علاقہ میں 77.7 فیصد، دیہی علاقہ میں 89 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد اسکول گرانٹس استعمال کیا جاتا ہے۔ان کا جملہ تناسب 87 فیصد ہے۔

آلات کی دستیابی	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
ٹیچرس گرانٹ								
استعمال	16	59.26	74	74.00	11	73.33	101	71.13
عدم استعمال	11	40.74	26	26.00	4	26.67	41	28.87

جدول:143:شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 74 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 73 فیصد اساتذہ کا گرانٹس استعمال ہوتا ہے۔ جملہ تناسب 71 فیصد ہے۔

ووکیشنل آلات								
دستیاب	8	29.63	32	32.00	4	26.67	44	30.99
عدم دستیاب	19	70.37	68	68.00	11	73.33	98	69.01
جملہ	27	100.00	100	100.00	15	100.00	142	100.00

جدول:144:شہری علاقہ میں 29.6 فیصد، دیہی علاقہ میں 32 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 26.6 فیصد ووکیشنل سامان موجود رہتا ہے جن کا جملہ تناسب 30.9 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیوں پر تینوں علاقوں کے درمیان تقابل

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
تعلیمی کیلنڈر								
دستیاب	25	92.59	92	92.00	14	93.33	131	92.25
عدم دستیاب	2	7.41	8	8.00	1	6.67	11	7.75

جدول:145:شہری علاقوں میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 92 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تعلیمی کیلنڈر پایا جاتا ہے۔تین علاقوں کا تناسب 92 فیصد ہے۔

سالانہ منصوبہ								
استعمال	26	96.30	88	88.00	14	93.33	128	90.14
عدم استعمال	1	3.70	12	12.00	1	6.67	14	9.86

جدول:146:شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 88 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد سالانہ منصوبہ پایا جاتا ہے۔تین علاقوں کا جملہ تناسب 90 فیصد ہے۔

یونٹ پلان								
استعمال	27	100.00	91	91.00	14	93.33	132	92.96
عدم استعمال	0	0.00	9	9.00	1	6.67	10	7.04

جدول:147:یونٹ واری منصوبہ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 91 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد پایا جاتا ہے۔تین علاقوں کا جملہ تناسب 92 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
ٹیچنگ نوٹس								
استعمال	26	96.30	93	93.00	14	93.33	133	93.66
عدم استعمال	1	3.70	7	7.00	1	6.67	9	6.34

جدول:148:شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد اساتذہ کے روزانہ پڑھانے کے لئے جماعت واری مضمون واری نوٹس پائے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 93.6 فیصد ہے۔

ٹیچنگ ڈائری								
استعمال	27	100.00	88	88.00	14	6.67	129	90.85
عدم استعمال	0	0.00	12	12.00	1	6.67	13	9.15

جدول:149: تین علاقوں میں اساتذہ کی ڈائری 90.85 فیصد تک پائی جاتی ہے۔

طالبات ڈائری								
استعمال	17	62.96	75	75.00	12	80.00	104	73.24
عدم استعمال	10	37.04	25	25.00	3	20.00	38	26.76

جدول:150:شہری علاقہ میں 62.9 فیصد، دیہی علاقہ میں 75 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد طالبات ڈائری رکھتی ہیں جن کا جملہ تناسب 73 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
اسکول پوسٹ باکس								
استعمال	19	70.37	80	80.00	14	93.33	113	79.58
عدم استعمال	8	29.63	20	20.00	1	6.67	29	20.42

جدول:151:شہری علاقوں میں 90 فیصد، دیہی علاقوں میں 80 فیصد اور قبائلی علاقہ یں 93 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس پایا جاتا ہے جن کا جملہ تناسب 79 فیصد ہے۔

کمرہ جماعت کا کتب خانہ								
استعمال	13	48.15	63	63.00	12	80.00	88	61.97
عدم استعمال	14	51.85	37	37.00	3	20.00	54	38.03

جدول:152:شہری علاقوں میں 48 فیصد، دیہی علاقوں میں 63 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 80 فیصد کمرہ جماعت میں کتب خانے پائے جاتے ہیں۔تین علاقوں کا جملہ تناسب 61.9 فیصد ہے۔

تلگو انجمن								
استعمال	17	62.96	59	59.00	15	100.00	91	64.08
عدم استعمال	10	37.04	41	41.00	0	0.00	51	35.92

جدول:153:شہری علاقوں میں 63 فیصد، دیہی علاقوں میں 59 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 100 فیصد تلگو انجمن پائے جاتے ہیں۔اس طرح جملہ تناسب 64 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
ہندی انجمن								
استعمال	15	55.56	55	55.00	13	86.67	83	58.45
عدم استعمال	12	44.44	45	45.00	2	13.33	59	41.55

جدول:154:شہری علاقہ میں 55 فیصد، دیہی علاقہ میں 55 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86.6 فیصد ہندی انجمن پائے جاتے ہیں۔تینوں علاقوں کا جملہ تناسب 58.4 فیصد ہے۔

انگریزی انجمن								
استعمال	18	66.67	61	61.00	14	93.33	93	65.49
عدم استعمال	9	33.33	39	39.00	1	6.67	49	34.51

جدول:155:شہری علاقہ میں انگریزی انجمن 66.6 فیصد، دیہی علاقہ میں 61 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد انگریزی کے انجمن پائے جاتے ہیں۔تینوں علاقوں کا جملہ تناسب 65 فیصد ہے۔

ریاضی انجمن								
استعمال	17	62.96	58	58.00	15	100.00	90	63.38
عدم استعمال	10	37.04	42	42.00	0	0.00	52	36.62

جدول:156:شہری علاقہ میں 63 فیصد، دیہی علاقہ میں 58 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد ریاضی کی انجمن پائے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 63 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
طبیعات انجمن								
استعمال	17	62.96	57	57.00	13	86.67	87	61.27
عدم استعمال	10	37.04	43	43.00	2	13.33	55	38.73

جدول:157:شہری علاقہ میں طبیعات کے انجمن 63 فیصد، دیہی علاقہ میں 59 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86 فیصد تک طبیعات کے انجمن پائے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 61 فیصد ہے۔

حیاتیات انجمن								
استعمال	16	59.26	63	63.00	14	93.33	93	65.49
عدم استعمال	11	40.74	37	37.00	1	6.67	49	34.51

جدول:158:شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 63 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد حیاتیات کے انجمن پائے جاتے ہیں۔اس طرح جملہ تین علاقوں کا تناسب 65 فیصد ہے۔

سماجی علم انجمن								
استعمال	16	59.26	60	60.00	15	100.00	91	64.08
عدم استعمال	11	40.74	40	40.00	0	0.00	51	35.92

جدول:159:شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 60 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد سماجی علم کے انجمن پائے جاتے ہیں۔تینوں علاقوں کا جملہ تناسب 64 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
رننگ بورڈس								
استعمال	16	59.26	67	67.00	11	73.33	94	66.20
عدم استعمال	11	40.74	33	33.00	4	26.67	48	33.80

جدول:160: تینوں علاقوں کے شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں رننگ بورڈ 66 فیصد پائے جاتے ہیں۔

سامان کی تشہیر							
Display	16	59.26	74	74.00	12	80.00	102	71.83
No Disply	11	40.74	26	26.00	3	20.00	40	28.17

جدول:161: سامان کی تشہیر شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 74 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد کی جاتی ہے۔

چاک بورڈ							
استعمال	23	85.19	88	88.00	14	93.33	125	88.03
عدم استعمال	4	14.81	12	12.00	1	6.67	17	11.97

جدول:162: شہری علاقہ میں 85 فیصد، دیہی علاقہ میں 88 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد چاک بورڈ پایا جاتا ہے۔ اس طرح تینوں علاقوں کا تناسب جملہ 88 فیصد ہوتا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
اسپیشل آفیسر کے ذریعہ اکتسابی ریکارڈ کا استعمال								
استعمال	26	96.30	92	92.00	14	93.33	132	92.96
عدم استعمال	1	3.70	8	8.00	1	6.67	10	7.04

جدول:163:شہری علاقوں میں 96 فیصد، دیہی علاقوں میں 92 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک اسپیشل آفیسر کے ذریعہ اکتسابی ریکارڈ رکھے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 93 فیصد ہے۔

اسکول ڈے								
اہتمام	21	77.78	80	80.88	14	93.33	115	80.99
عدم اہتمام	6	22.22	20	20.00	1	6.67	27	19.01

جدول:164:شہری علاقہ میں 77 فیصد، دیہی علاقہ میں 80 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں اسکول ڈے پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ جملہ تینوں علاقوں میں یہ کام 81 فیصد ہوتا ہے۔

سرپرستوں کی میٹنگ								
انعقاد	24	88.89	92	92.00	14	93.33	130	91.55
عدم انعقاد	3	11.11	8	8.00	1	6.67	12	8.45

جدول:165:سرپرستوں کی میٹنگ شہری علاقہ میں 88 فیصد، دیہی علاقہ میں 92 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تک ہوتے ہیں جن کا جملہ تناسب 91 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
پروگریس کارڈ								
اجرائی	23	85.19	84	84.00	12	80.00	119	83.80
عدم اجرائی	4	14.81	16	16.00	3	20.00	23	16.20

جدول:166:طلبا کے ترقی کارڈس شہری علاقوں میں 85 فیصد، دیہی علاقہ میں 84 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد جاری کئے جاتے ہیں۔اس طرح جملہ تناسب 84 فیصد ہے۔

یونٹ ٹسٹ								
وقت پر انعقاد	27	100.00	99	99.00	14	93.33	140	98.59
عدم انعقاد	0	0.00	1	1.00	1	6.67	2	1.41

جدول:167:شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 99 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تک ماہانہ امتحانات وقت پر منعقد ہوتے ہیں۔

سالانہ امتحانات								
وقت پر انعقاد	27	100.00	95	95.00	14	93.33	136	95.77
عدم انعقاد	0	0.00	5	5.00	1	6.67	6	4.23

جدول:168:سالانہ امتحانات کا جملہ تناسب شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں 95 فیصد ہے۔تینوں علاقوں میں 95 فیصد تک یہ امتحانات منعقد ہوتے ہیں جبکہ شہری علاقہ کا تناسب 100 فیصد سب سے زیادہ ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
پراجکٹ ورک								
دیئے گئے	24	88.89	75	75.00	13	93.00	112	78.87
نہیں دیئے گئے	3	11.11	25	25.00	2	13.33	30	21.13

جدول:169:شہری علاقہ میں88 فیصد، دیہی علاقہ میں75 فیصداور قبائلی علاقہ میں93 فیصد منصوبہ کا کام دیا جاتا ہے۔ جملہ تناسب78 فیصد ہے۔

ہم نصابی سرگرمیاں								
اہتمام	27	100.00	93	93.00	15	100.00	135	95.07
عدم اہتمام	0	0.00	7	7.00	0	0.00	7	4.93

جدول:170:معاون اکتسابی کام تمام تین علاقوں میں95 فیصد تک منعقد کیا جاتا ہے جبکہ شہری اور قبائلی علاقوں کے اسکولوں میں100 فیصد ہم نصابی سرگرمیاں منعقد ہوتی ہیں۔

تقریری مقابلے								
انعقاد	23	85.19	85	85.00	13	93.33	121	85.21
عدم انعقاد	4	14.81	15	15.00	2	6.67	21	14.79

جدول:170:شہری علاقہ میں85 فیصد، دیہی علاقہ میں85 فیصداور قبائلی علاقہ میں93 فیصد تقریری مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب85 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
تحریری مقابلے								
انعقاد	27	100.00	95	95.00	14	93.33	136	95.77
عدم انعقاد	0	0.00	5	5.00	1	6.67	6	4.23

جدول:172:شہری علاقہ میں100فیصد،دیہی علاقہ میں95فیصداورقبائلی علاقہ میں93فیصدتحریری مقابلےمنعقدکئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب95فیصد ہے۔

خوش خوانی								
انعقاد	19	70.37	78	78.00	12	80.00	109	76.76
عدم انعقاد	8	29.63	22	22.00	3	20.00	33	23.24

جدول:173:شہری علاقہ میں70فیصد،دیہی علاقہ میں78فیصداورقبائلی علاقہ میں80فیصدخوش خوانی کے مقابلےمنعقدکئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب76فیصد ہے۔

کوئز مقابلے								
انعقاد	26	96.30	96	96.00	14	93.33	136	95.77
عدم انعقاد	1	3.70	4	4.00	1	6.67	6	4.23

جدول:174:شہری علاقہ میں96فیصد،دیہی علاقہ میں96فیصداورقبائلی علاقہ میں93فیصدکوئز مقابلےمنعقدکئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب95فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
نغمہ اور کہانیوں کے مقابلے								
انعقاد	27	100.00	90	90.00	13	86.67	130	91.55
عدم انعقاد	0	0.00	10	10.00	2	13.33	12	8.45

جدول:175:شہری علاقہ میں100فیصد،دیہی علاقہ میں90فیصداورقبائلی علاقہ یں86فیصدنغمہ اور کہانیوں کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب91فیصد ہے۔

اسکول میگزین								
انعقاد	12	44.44	56	56.00	10	66.67	78	54.93
عدم انعقاد	15	55.56	44	44.00	5	33.33	64	45.07

جدول:176:شہری علاقوں میں44فیصد،دیہی علاقہ میں56فیصداورقبائلی علاقہ میں66فیصداسکول میگزین تیار ہوتی ہے جن کا جملہ تناسب55فیصد ہے۔

قومی دن								
انعقاد	26	96.30	96	96.00	14	93.33	136	95.77
عدم انعقاد	1	3.70	4	4.00	1	6.67	6	4.23

جدول:177:شہری علاقہ میں96فیصد،دیہی علاقہ میں96فیصداورقبائلی علاقہ میں93فیصدقومی دن منائے جاتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
عظیم رہنماؤں کے جنم دن								
انعقاد	27	100.00	94	94.00	14	93.33	135	95.07
عدم انعقاد	0	0.00	6	6.00	1	6.67	7	4.93

جدول:178 عظیم رہنماؤں کے جنم دن کو شہری علاقے میں 100 فیصد، دیہی علاقوں میں 94 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک مناتے ہیں جن کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

گیسٹ لیکچرس								
انعقاد	12	44.44	53	53.00	10	66.00	75	52.82
عدم انعقاد	15	55.56	47	47.00	5	33.33	57	47.18

جدول:179 شہری علاقوں میں 44 فیصد، دیہی علاقوں میں 53 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 66 فیصد خانگی معلم کے ذریعہ لیکچر دیئے جاتے ہیں۔

اساتذہ کو تعلیمی رہبری								
فراہمی	24	88.89	89	89.00	14	93.33	127	89.44
عدم فراہمی	3	11.11	11	11.00	1	6.67	15	10.56

جدول:180: شہری علاقوں میں 88 فیصد، دیہی علاقوں میں 89 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد اساتذہ کو تعلیمی رہبری کی جاتی ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
مدرسہ کا معائنہ								
کیا گیا	24	88.89	88	88.00	14	93.33	126	88.73
نہیں کیا گیا	3	11.11	12	12.00	1	6.67	16	11.27

جدول:181: مدرسہ کا معائنہ شہری علاقوں میں 88 فیصد، دیہی علاقوں میں 88 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد مدرسہ کا معائنہ کیا جاتا ہے جن کا جملہ تناسب 88 فیصد ہے۔

	تعلیمی تفریحی پروگرام							
انعقاد	11	40.74	47	47.00	9	60.00	67	47.18
عدم انعقاد	16	59.26	53	53.00	6	40.00	75	52.82

جدول:182: شہری علاقہ میں 40 فیصد، دیہی علاقہ میں 47 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 60 فیصد تعلیمی تفریحی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 47 فیصد ہے۔

	اساتذہ کی عارضی رخصتی کا رجسٹر							
استعمال	26	96.30	81	81.00	14	93.33	121	85.21
عدم استعمال	1	3.70	19	19.00	1	6.67	21	14.79

جدول:183: اساتذہ کا عارضی رخصتی کا رجسٹر شہری علاقوں میں 96 فیصد، دیہی علاقوں میں 81 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک رکھے جاتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا اسپیشل آفیسر کمرہ جماعت میں اساتذہ کی تدریس کا مشاہدہ کرتے ہیں؟								
ہاں	24	88.89	87	87.00	14	93.33	125	88.03
نہیں	2	7.41	9	9.00	1	6.67	12	8.45
پابندی سے نہیں	1	3.70	4	4.00	0	0.00	5	3.52

جدول:184: اسپیشل آفیسر کی جانب سے کمرہ جماعت میں اساتذہ کی ٹیچنگ کا مشاہدہ 88 فیصد تک کیا جاتا ہے۔ قبائلی علاقوں میں یہ تناسب سب سے زیادہ 93.33 فیصد ہے۔

کیا پی ای ٹی شیڈول کے مطابق کام کرتے ہیں؟								
ہاں	23	85.19	85	85.00	13	86.67	121	85.21
نہیں	4	14.81	15	15.00	2	13.33	21	14.79

جدول:185: شہری علاقوں میں 85 فیصد، دیہی علاقوں میں 85 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 86 فیصد تک فزیکل ایجوکیشن ٹیچرس، شیڈول کے مطابق کام کرتے ہیں۔

کیا اساتذہ کی میٹنگ وقت پر منعقد ہوتی ہیں؟								
انعقاد	25	92.59	94	94.00	14	93.33	133	93.66
عدم انعقاد	2	7.41	6	6.00	1	6.67	9	6.34

جدول:186: شیڈول کے مطابق اساتذہ کی میٹنگیں تینوں علاقوں میں 93 فیصد تک منعقد ہوتی ہیں۔ دیہی علاقوں میں یہ تناسب سب سے زیادہ 94.00 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ایجنڈے کے مطابق جائزہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں؟								
انعقاد	26	96.30	90	90.00	14	93.33	130	91.55
عدم انعقاد	1	3.70	10	10.00	1	6.67	12	8.45

جدول:187:ایجنڈے کے مطابق تنقیدی میٹنگیں تینوں علاقوں میں 91 فیصد تک منعقد ہوتی ہیں۔شہری علاقوں میں یہ تناسب سب سے زیادہ 96.30 فیصد ہے۔

کیا اسپیشل آفیسر طلبا کے لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیتوں کی نگرانی کرتے ہیں؟								
ہاں	26	96.30	97	97.00	14	93.33	137	96.48
نہیں	1	3.70	3	3.00	1	6.67	5	3.52

جدول:188:طلبا کی لکھنے اور پڑھنے کی قابلیت کو 96 فیصد تک اسپیشل آفیسرس مشاہدہ کرتے ہیں۔دیہی علاقہ میں یہ تناسب سب سے زیادہ یعنی 97 فیصد ہے۔

کیا اسپیشل آفیسر طلبا کے تحریری کام کا مشاہدہ کرتے ہیں؟								
انعقاد	27	100.00	90	90.00	14	93.33	131	92.25
عدم انعقاد	0	0.00	10	10.00	1	6.67	11	7.75

جدول:189:شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 90 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تک اسپیشل آفیسرس طلبا کے تحریری کام کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا طلبا کی اکتسابی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے گروپ سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں؟								
ہاں	25	85.19	92	92.00	14	93.33	131	92.25
نہیں	2	7.41	8	8.00	1	6.67	11	7.75

جدول:190: طالبات کی تعلیمی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے گروپ واری کام منعقد کئے جاتے ہیں جن کا تینوں علاقوں میں تناسب 92 فیصد ہے۔ قبائلی علاقہ میں سب سے زیادہ تناسب 93 فیصد ہے۔

کیا طلبا تقریری اور کوئز مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیاری کرتے ہیں؟								
ہاں	25	92.59	90	90.00	14	93.33	129	90.85
نہیں	2	7.41	10	10.00	1	6.67	13	9.15

جدول:191: شہری علاقوں میں 92 فیصد، دیہی علاقوں میں 90 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک طلبا تحریری کام اور کوئز مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ قبائلی علاقہ میں یہ تناسب سب سے زیادہ یعنی 93.33 فیصد ہے۔

کیا کمرہ جماعت میں ضروری ٹیبل اور چارٹس کی نمائش کی جاتی ہے؟								
ہاں	26	96.30	94	94.00	13	86.67	133	93.66
نہیں	1	3.70	6	6.00	2	13.33	9	6.34

جدول:192: تین علاقوں میں 93 فیصد تک ضرورت کے مابق چارٹس اور ٹیبل کی کمرہ جماعت میں نمائش کی جاتی ہیں۔ شہری علاقہ کا تناسب سب سے زیادہ 96.30 فیصد ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا سی آر ٹیز رات میں ہاسٹل کا دورہ کرتے ہیں؟								
ہاں	26	96.30	98	98.00	14	93.33	138	97.18
نہیں	1	3.70	2	2.00	1	6.67	4	2.82

جدول:193: شہری علاقوں میں 96 فیصد، دیہی علاقوں میں 98 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد سی آر ٹیز ہاسٹل میں رات کے وقت دورہ کرتے ہیں۔

کیا سی آر ٹیز ضروری رجسٹرس کا کام مکمل کرتے ہیں؟								
ہاں	26	96.30	93	93.00	14	93.33	133	93.66
نہیں	1	3.70	7	7.00	1	6.67	9	6.34

جدول:194: تین علاقوں میں سی آر ٹیز ضرورت کے مطابق مختلف رجسٹرس، سالانہ منصوبہ پلان، رجسٹر، یونٹ پلان رجسٹر وغیرہ 93 فیصد تک رکھتے ہیں۔

کیا طلبا prayer میں اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہیں؟								
ہاں	27	100.00	95	95.00	14	93.33	136	95.77
نہیں	0	0.00	5	5.00	1	6.67	6	4.23

جدول:195: تین علاقوں میں 95 فیصد تک طلبا prayer میں اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

کیا طلبا میں اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے لئے مذہبی رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا ہے؟								
ہاں	22	81.48	77	77.00	12	80.00	111	78.17
نہیں	5	18.52	23	23.00	3	20.00	31	21.83

جدول:196: شہری علاقوں میں 81 فیصد، دیہی علاقوں میں 77 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 80 فیصد تک بڑے مذہبی رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا ہے تا کہ وہ طلبا کو اخلاقی اقدار کے بارے میں معلومات فراہم کر سکیں۔

طالبات کے حصول کا ضمیمہ

چار انتظامیہ کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مارچ 2011، 2012 اور 2013 میں دسویں جماعت (SSC) میں طالبات کی کامیابی کے فیصد کا تقابل

سال	طلبا کی تعداد اور شرح کامیابی	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	اے پی آر ای آئی ایس	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	آر وی ایم	جملہ
مارچ 2011	دسویں جماعت میں حاضر طالبات کی تعداد	189	342	261	234	1026
	کامیابی کا تناسب	**94**	**94**	**94**	**94**	**94**
مارچ 2012	دسویں جماعت میں حاضر طالبات کی تعداد	479	563	469	330	1841
	کامیابی	**93**	**93**	**93**	**93**	**93**
مارچ 2013	دسویں جماعت میں حاضر طالبات کی تعداد	674	730	520	430	2354
	کامیابی	**95**	**95**	**95**	**95**	**95**

جدول: 197: مارچ 2011، 2012 اور 2013 میں آندھرا پردیش کے چار انتظامیوں آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیامشن/ سروا سکشا ابھیان کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحان میں جن طالبات نے حصہ لیا، ان کی کامیابی کا تناسب ہر انتظامیہ میں بالترتیب 94 فیصد، 93 فیصد اور 95 فیصد ہے، جو عام مدارس سے زیادہ ہے۔ چاروں انتظامیوں کے نتائج کا تقابل کریں تو یہ بات یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نتائج میں کوئی تفاوت نہیں بلکہ نتائج تقریباً مساوی ہیں۔

طالبات کے حصول کا ضمیمہ

مارچ 2011، 2012 اور 2013 میں تینوں علاقوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی طالبات کے دسویں جماعت (SSC) کے نتائج کا تقابل

سال	طلبا کی تعداد اور شرح کامیابی	شہری	دیہی	قبائلی	جملہ
مارچ 2011	دسویں جماعت میں حاضر طالبات کی تعداد	101	747	178	1026
	کامیابی کا تناسب	**94**	**94**	**94**	**94**
مارچ 2012	دسویں جماعت میں حاضر طالبات کی تعداد	242	1242	357	1841
	کامیابی	**93**	**93**	**93**	**93**
مارچ 2013	دسویں جماعت میں حاضر طالبات کی تعداد	377	1597	380	2354
	کامیابی	**95**	**95**	**95**	**95**

جدول:198: مارچ 2011، 2012 اور 2013 میں تین علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے دسویں جماعت کی کامیابی کا تناسب بالترتیب 94، 93 اور 95 فیصد ہے۔ تین علاقوں کے نتائج کا تقابل کریں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ نتائج میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ تقریباً مساوی ہیں۔

طالبات کے حصول کا ضمیمہ

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے 4 انتظامیوں میں دسویں جماعت میں طالبات کی ناکامی کی وجوہات کا تقابل

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
طالبات کی غیر حاضری										
ہاں	6	15.39	16	41.02	8	40.00	11	25.00	41	28.87
نہیں	33	84.61	23	58.98	12	60.00	33	75.00	101	71.13

جدول:199: چار انتظامیوں اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے دسویں جماعت کی طالبات کی ناکامی کی وجہ طالبات کی غیر حاضری ہے جس میں سب سے زیادہ تناسب اے پی آر ای آئی ایس کا 41 فیصد ہے۔ جملہ غیر حاضری کا فیصد 28 ہے۔

انفرادی توجہ کی کمی										
ہاں	14	35.90	10	25.65	6	30.00	4	9.10	34	23.95
نہیں	25	64.10	29	74.35	14	70.00	40	90.90	108	76.05

جدول:200: چار انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے دسویں جماعت کی طالبات کی ناکامی کی وجہ انفرادی توجہ کی کمی ہے۔ اس کا فیصد 24 ہے۔ اس میں سب سے زیادہ فیصد اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا ہے جو 36 فیصد ہے۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
اصلاحی تدریس کی کمی										
ہاں	3	7.70	8	20.52	5	25.00	5	11.36	21	14.79
نہیں	36	92.30	31	79.48	15	75.00	39	88.64	121	85.21

جدول:201: چار انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم میں دسویں جماعت کی طالبات کی ناکامی کی وجہ اصلاحی تدریس کی کمی ہے جس کا تناسب 14.7 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں ہے جس کا فیصد 25 ہے۔

طالبات کی کمزور صحت										
ہاں	09	23.08	13	33.34	15	75.00	4	9.10	41	28.88
نہیں	30	76.92	26	66.66	5	25.00	40	90.90	101	71.12

جدول:202: طالبات کی کمزور صحت کی وجہ سے ناکامی کا تناسب چاروں انتظامیوں میں 28 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 75 فیصد ہے۔

دیگر وجوہات										
ہاں	3	7.70	8	20.52	5	25.00	12	27.27	28	19.72
نہیں	36	92.30	31	79.48	15	75.00	32	72.73	114	80.28
جملہ	39	100.00	39	100.00	20	100.00	44	100.00	142	100.00

جدول:203: دیگر وجوہات کی بنا پر طالبات کی ناکامی کا فیصد چاروں انتظامیوں میں 19.7 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ آر وی ایم میں ہے جس کا فیصد 27 ہے۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
مضمون واری ٹیچر کا عدم تقرر										
ہاں	3	7.69	9	23.07	4	20.00	4	9.10	20	14.09
نہیں	36	92.31	30	76.93	16	80.00	40	90.90	122	85.91

جدول:204: چاروں انتظامیہ میں مضمون واری اساتذہ کے عدم تقرر کی وجہ سے طالبات کی ناکامی کا تناسب 14 فیصد ہے۔ چاروں میں سب سے زیادہ اے پی آر ای آئی ایس میں ہے جس کا تناسب 23 فیصد ہے۔

کمزور مضامین میں طلبا پر انفرادی توجہ کی کمی										
ہاں	1	2.57	4	10.26	3	15.00	4	9.10	12	8.45
نہیں	38	97.43	35	89.74	17	85.00	40	90.90	130	91.55

جدول:205: کمزور مضامین میں طلبا پر انفرادی توجہ کی کمی کی وجہ سے طالبات میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کا تناسب 8 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں سب سے زیادہ ہے جس کا فیصد 15 ہے۔

اہل سی آر ٹیز کا فقدان										
ہاں	9	23.08	7	17.95	7	35.00	7	15.91	30	21.13
نہیں	30	76.92	32	82.05	13	65.00	37	84.09	112	78.87

جدول:206: اہل سی آر ٹیز کی کمی وجہ سے چاروں انتظامیوں کے دسویں جماعت کی طالبات کے امتحانات میں ناکامی کا فیصد 21 ہے۔ سب سے زیادہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں ہے جن کا فیصد 35 ہے۔

طالبات کے حصول کا ضمیمہ

تینوں علاقوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے نتائج کا تقابل

ناکامی کی وجوہات سوال 7 کی روشنی میں

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
طالبات کی غیر حاضری								
ہاں	7	25.93	25	25.00	8	53.34	40	28.17
نہیں	20	74.07	75	75.00	7	46.66	102	71.83

جدول:207: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کی وجہہ سوال 7 کی روشنی میں طالبات کی غیر حاضری کا تناسب 28 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ قبائلی علاقوں میں ہے جس کا فیصد 53 ہے۔

اہل سی آر ٹیز کا فقدان								
ہاں	9	33.34	40	40.00	9	60.00	58	40.85
نہیں	18	66.66	60	60.00	6	40.00	84	59.15

جدول:208: اہل سی آر ٹیز کی کمی کی وجہہ سے ناکامی کی وجوہات سوال 7 کی روشنی میں تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں 58 میں ہے جن کا فیصد 40.8 ہے۔

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
انفرادی توجہ کی کمی								
ہاں	8	29.63	40	40.00	10	66.67	58	40.85
نہیں	19	70.37	60	60.00	5	33.33	84	59.15

جدول:209: انفرادی توجہ کی کمی کی وجہ سے دسویں جماعت کی طالبات کی امتحانات میں ناکامی کا فیصد تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں 58 میں ہے جن کا فیصد 40.8 فیصد ہے۔

اصلاحی تدریس کا فقدان								
ہاں	17	0.00	15	16.16	6	12.50	17	11.97
نہیں	10	100.00	85	83.84	9	87.50	125	88.03

جدول:210: اصلاحی تدریس کی کمی کی وجہ سے دسویں جماعت کے طالبات میں امتحانات میں ناکامی تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں 17 میں پائی جاتی ہے جن کا فیصد 11.9 ہے۔

مضمون واری اساتذہ کا عدم تقرر								
ہاں	1	2.86	8	8.08	1	12.50	10	7.04
نہیں	34	97.14	91	91.92	7	87.50	132	92.96

جدول:211: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی مضمون واری اساتذہ کے عدم تقرر کی وجہ سے ہے جن کا فیصد 7 فیصد ہے۔

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کمزور مضامین میں طلبا پر انفرادی توجہ کی کمی								
ہاں	3	8.57	8	8.08	1	12.50	12	8.45
نہیں	32	91.43	91	91.92	7	87.50	130	91.55

جدول:212: تین علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کمزور مضامین میں طلبا پر انفرادی توجہ کی کمی کی وجہہ سے 12 میں ہے جن کا تناسب 8 فیصد ہے۔

طالبات کی کمزور صحت								
ہاں	7	20.00	21	21.21	2	25.00	30	21.13
نہیں	28	80.00	78	78.79	6	75.00	112	78.87

جدول:213: تین علاقے شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کی وجہہ طالبات کی کمزور صحت ہے جو 142 سنٹرس کے جملہ 30 میں ہے جن کا فیصد 21 ہے۔

دیگر وجوہات								
ہاں	4	11.43	6	6.06	2	25.00	12	8.45
نہیں	31	88.57	93	93.94	6	75.00	130	91.55
جملہ	42	100.00	41	100.00	19	100.00	142	100.00

جدول:214: دیگر وجوہات کی وجہہ سے دسویں جماعت کے طالبات کا امتحان میں ناکامی کا فیصد تین علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی کے منجملہ 142 میں سے 12 میں ہے جن کا فیصد 12 ہے۔

طالبات کے حصول کا ضمیمہ

مختلف انتظامیوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے نتائج کا تقابل

صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے۔سوال 8

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
مضمون واری اساتذہ کا تقرر										
ہاں	15	35.71	18	43.90	4	21.05	3	7.50	40	28.17
نہیں	27	64.29	23	56.10	15	78.95	37	92.50	102	71.83

جدول:215: چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں مضمون واری اساتذہ کا تقرر کرنے پر 28 فیصد ہے۔

انفرادی توجہ										
ہاں	17	40.48	23	56.10	11	57.89	3	7.50	54	38.03
نہیں	25	59.52	18	43.90	8	42.11	37	92.50	88	61.97

جدول:216: چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں انفرادی توجہ دینے پر 38 فیصد ہے۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
اصلاحی تدریس کی سہولتیں										
ہاں	18	42.86	18	43.90	10	52.63	3	7.50	49	34.51
نہیں	24	57.14	23	56.10	9	47.37	37	92.50	93	65.49

جدول:217: چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں 34.5 فیصد ہے۔

ٹیوٹرس کا تقرر										
ہاں	7	16.67	9	21.95	8	42.11	3	7.50	27	19.01
نہیں	35	83.33	32	78.05	11	57.89	37	92.50	115	80.99

جدول:218: چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں ٹیوٹرس کا تقرر کرنے پر صرف 27 میں ہے جس کا فیصد 19 ہے۔

سابقہ امتحانات کے پرچہ سوالات کی مدد سے تیاری										
ہاں	17	40.48	21	51.22	9	47.37	3	7.50	50	35.21
نہیں	25	59.52	20	48.78	10	52.63	37	92.50	92	64.79

جدول:219: سابقہ امتحانات کے پرچہ سوالات کی مدد سے چاروں انتظامیہ کے 142 سنٹرس میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے مشورے دینے کا فیصد 35 ہے۔

سوالات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
سائنسی خاکے،نقشوں کی نشاندہی، کتابی کام اور خطوط لکھنے کی موثر تربیت										
ہاں	17	40.48	23	56.10	9	47.37	3	7.50	52	36.62
نہیں	25	59.52	18	43.90	10	52.63	37	92.50	90	63.38

جدول:220: سائنسی خاکے،نقشوں کی نشاندہی، کتابی کام اور خطوط لکھنے کی موثر تربیت چاروں انتظامیہ کے 142 سنٹرس میں سے 52 میں صد فیصد کامیابی کے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں ہے جس کا فیصد 36.6 ہے۔

دیگر وجوہات										
ہاں	5	11.90	5	12.20	2	10.53	2	5.00	14	9.86
نہیں	37	88.10	36	87.80	17	89.47	38	95.00	128	90.14
جملہ	42	100.00	41	100.00	19	100.00	40	100.00	142	100.00

جدول:221: چاروں انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں 14 میں ہے جن کا فیصد 9.8 ہے۔

طالبات کے حصول کا ضمیمہ

تینوں علاقوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے نتائج کا تقابل

صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے۔سوال 8 کے جوابات پر

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
مضمون واری اساتذہ کا تقرر								
ہاں	6	17.14	31	31.31	3	37.50	40	28.17
نہیں	29	82.86	68	68.69	5	62.50	102	71.83

جدول:222: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر مضمون واری اساتذہ کے تقرر پر 40 میں ہے جن کا فیصد 28 ہے۔

انفرادی توجہ								
ہاں	8	22.86	41	41.41	5	62.50	54	38.03
نہیں	27	77.14	58	58.59	3	37.50	88	61.97

جدول:223: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر انفرادی توجہ 54 میں ہے جن کا فیصد 38 ہے۔

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
اصلاحی تدریس کی سہولتیں								
ہاں	8	22.86	36	36.36	5	62.50	49	34.51
نہیں	27	77.14	63	63.64	3	37.50	93	65.49

جدول:224: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر اصلاحی تدریس کی سہولتیں 49 میں ہے جس کا فیصد 34.5 ہے۔

ٹیوٹرس کا تقرر								
ہاں	3	8.57	19	19.19	5	62.50	27	19.01
نہیں	32	91.43	80	80.81	3	37.50	115	80.99

جدول:225: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر ٹیوٹرس کا تقرر 27 میں ہے جن کا فیصد 19 ہے۔

سابقہ امتحانات کے پرچہ سوالات کی مدد سے تیاری								
ہاں	8	22.86	36	36.36	6	75.00	50	35.21
نہیں	27	77.14	63	63.64	2	25.00	92	64.79

جدول:226: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر سابقہ امتحانات کے پرچہ سوالات کی مدد سے تیاری 50 میں ہے جن کا فیصد 35 ہے۔

سوالات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
سائنسی خاکے،نقشوں کی نشاندہی، کتابی کام اور خطوط لکھنے کی موثر تربیت								
ہاں	8	22.86	38	38.38	6	75.00	52	36.62
نہیں	27	77.14	61	61.62	2	25.00	90	63.38

جدول:227: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر سائنسی خاکے، نقشوں کی نشاندہی، کتابی کام اور خطوط لکھنے کی موثر تربیت 50 میں ہے جن کا فیصد 63.38 ہے۔

دیگر وجوہات								
ہاں	2	5.71	11	11.11	1	12.50	14	9.86
نہیں	33	94.29	88	88.89	7	87.50	128	90.14
جملہ	35	100.00	99	100.00	8	100.00	142	100.00

جدول:228: تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر دیگر وجوہات 14 میں ہے جن کا فیصد 9.86 ہے۔

طالبات کی رائے کا ضمیمہ

تینوں علاقوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کی رائے کا تقابل

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ کو مدرسہ میں تمام سہولتیں حاصل ہیں؟	ہاں	107	79.26	441	88.20	70	93.33	618	87.04
	نہیں	28	20.74	59	11.80	5	6.67	82	12.96
کیا آپ کو کمرہ جماعت کی سہولت دستیاب ہے؟	ہاں	102	75.56	437	87.40	61	81.33	600	84.51
	نہیں	33	24.44	63	12.60	14	18.67	110	15.49
کیا آپ تغذیہ سے بھرپور غذا کھاتے ہیں؟	ہاں	127	94.07	480	96.00	69	92.00	676	95.21
	نہیں	8	5.93	20	4.00	6	8.00	34	4.79
کیا ڈائٹ چارٹ کے مطابق کھانا ملتا ہے؟	ہاں	123	91.11	442	88.40	65	86.67	630	88.73
	نہیں	12	8.89	58	11.60	10	13.33	80	11.27
کیا یونیفارمس سربراہ کئے گئے ہیں؟	ہاں	128	94.81	475	95.00	64	85.33	667	93.94
	نہیں	7	5.19	25	5.00	11	14.67	43	6.06
کیا تمام درسی کتب فراہم کی گئیں؟	ہاں	124	91.85	444	88.80	60	80.00	628	88.45
	نہیں	11	8.15	56	11.20	15	20.00	82	11.55
کیا تمام کاپیاں فراہم کی گئیں؟	ہاں	123	91.11	452	90.40	61	81.33	636	89.58
	نہیں	12	8.89	48	9.60	14	18.67	74	10.42
کیا علالت میں طبی سہولت فراہم کی گئی؟	ہاں	115	85.19	445	89.00	53	70.67	613	86.34
	نہیں	20	14.81	55	11.00	22	29.33	97	13.66

جدول:229: طلبا کے نظریہ کے مطابق شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس میں مدارس کی تمام سہولیات جملہ 710 سنٹرس میں سے 618 میں طالبات یہ کہتی ہیں کہ تمام سہولتیں موجود ہیں جن کا تناسب 87.04 ہے۔ کمرہ جماعت کی سہولت 120 مدارس میں موجود ہے جن کا تناسب 84.51 فیصد ہے۔ تغذیہ سے بھرپور غذا جو کہ سنٹرس 95 فیصد میں ہے۔ غذائی چارٹ کے مطابق 126 سنٹرس میں مکمل غذا فراہم کی جارہی ہے جن کا فیصد 88.73 ہے۔ طلبا کے یونیفارمس 133 سنٹرس میں فراہم کئے گئے ہیں جن کا فیصد 93.94 ہے۔ کتابوں کی فراہمی 125 سنٹرس میں کی گئی جن کا تناسب 88.45 فیصد ہے۔ کاپیوں کی فراہمی 127 سنٹرس میں کی گئی جن کا فیصد 89.58 ہے۔ خرابی صحت کے موقع پر طبی سہولتیں 123 سنٹرس میں فراہم کی گئیں جن کا فیصد 86.34 ہے۔ طلباء کے نظریہ کے مطابق مختلف سہولتوں کی فراہمی میں سب سے زیادہ تغذیہ سے بھرپور غذا کی فراہمی ہے جو کہ 95 فیصد ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کونسا مضمون آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟	تلگو	23	17.04	127	25.40	16	21.33	166	23.38
	انگریزی	44	32.59	155	31.00	25	33.33	224	31.55
	ہندی	11	8.15	37	7.40	9	12.00	57	8.03
	ریاضی	17	12.59	79	15.80	11	14.67	107	15.07
	سائنس	33	24.44	70	14.00	6	8.00	109	15.35
	سماجی علم	7	5.19	32	6.40	8	10.67	47	6.62
کونسا مضمون آپ کو سب سے مشکل محسوس ہوتا ہے؟	تلگو	2	1.48	14	2.80	0	0.00	16	2.25
	انگریزی	38	28.15	97	19.40	10	13.33	145	20.42
	ہندی	23	17.04	76	15.20	5	6.67	104	14.65
	ریاضی	39	28.89	177	35.40	26	34.67	242	34.08
	سائنس	14	10.37	81	16.20	13	17.33	108	15.21
	سماجی علم	19	14.07	55	11.00	21	28.00	95	13.38
کیا آپ کھیل کود میں حصہ لیتے ہیں؟	ہاں	125	92.59	444	88.80	69	92.00	638	89.86
	نہیں	10	7.41	56	11.20	6	8.00	72	10.14
کیا آپ کو کبھی انعام حاصل ہوا ہے؟	ہاں	108	80.00	400	80.00	59	78.67	567	79.86
	نہیں	27	20.00	100	20.00	16	21.33	143	20.14
کیا آپ کو سونے کے لئے مناسب جگہ دستیاب ہے؟	ہاں	118	87.41	429	85.80	66	88.00	613	86.34
	نہیں	17	12.59	71	14.20	9	12.00	97	13.66

جدول:230: طالبات کے نظریہ کے مطابق شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس میں 166 طالبات تلگو مضمون کو (23.38 فیصد)، انگریزی کو 224 طالبات (31.55 فیصد)، 57 طالبات ہندی (8.03 فیصد)، ریاضی کو 107 طالبات (15.07 فیصد)، سائنس کو 109 طالبات (15.35 فیصد) اور سماجی علم کو 47 طالبات (6.62 فیصد) پسند کرتے ہیں۔

مضمون واری طور پر تلگو تمام طالبات کیلئے آسان ہے، انگریزی 145 طالبات (20.42 فیصد)، ہندی 104 طالبات (14.65 فیصد)، ریاضی 242 طالبات (34.08 فیصد)، سائنس 108 طالبات (15.21 فیصد) اور سماجی علم 95 فیصد طالبات (13.38 فیصد) کو مشکل محسوس کرتے ہیں۔

کھیل کود کے مقابلہ میں 638 طالبات حصہ لے رہے ہیں جن کا تناسب 89.86 فیصد ہے۔ 567 طلبا نے انعامات حاصل کئے ہیں جن کا تناسب 79.86 فیصد ہے۔ آرام دہ رہائش 613 طالبات کو حاصل ہے جس کا تناسب 86.34 فیصد ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ نے تمام امتحانات تحریر کئے؟	ہاں	120	88.89	447	89.40	58	77.33	625	88.03
	نہیں	15	11.11	53	10.60	17	22.67	85	11.97
کیا آپ نے مفوضہ کام وقت پر مکمل کیا؟	ہاں	125	92.59	468	93.60	63	84.00	656	92.39
	نہیں	10	7.41	32	6.40	12	16.00	54	7.61
کیا آپ مقررہ اوقات میں پڑھائی کرتے ہیں؟	ہاں	127	94.07	452	90.40	58	77.33	637	89.72
	نہیں	8	5.93	48	9.60	17	22.67	73	10.28
کیا شبہات دور کرنے کیلئے کوئی معلّمہ موجود ہوتی ہے؟	ہاں	124	91.85	463	92.60	64	85.33	651	91.69
	نہیں	11	8.15	37	7.40	11	14.67	59	8.31
کیا ٹی وی جیسے تفریحی سامان موجود ہیں؟	ہاں	67	49.63	310	62.00	36	48.00	416	58.17
	نہیں	68	50.37	190	38.00	39	52.00	297	41.83
کیا آپ کے سرپرست ملاقات کے لئے آتے ہیں؟	ہاں	116	85.93	399	79.80	46	61.33	561	79.01
	نہیں	19	14.07	101	20.20	29	38.67	149	20.99
کیا رات میں آپ کو تحفظ دستیاب ہے؟	ہاں	127	94.07	456	91.20	59	78.67	642	90.42
	نہیں	8	5.93	44	8.80	16	21.33	68	9.58

جدول: 231: طالبات کے نظریہ کے مطابق شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس میں جملہ 140 سنٹرس میں 625 طالبات امتحانات تحریر کررہے ہیں جن کا فیصد 88.03 ہے۔ 656 طالبات مفوضہ کام کررہے ہیں جن کا تناسب 92.39 فیصد ہے۔ 637 طالبات اسکول کے بعد کے اوقات میں پڑھائی کررہے ہیں جن کا تناسب 89.72 فیصد ہے۔ 651 طالبات اپنی غلطیوں کی اصلاح کررہے ہیں جن کا تناسب 91.69 فیصد ہے۔ 413 طالبات ٹی وی کے ذریعہ تفریحی وقت گذاررہے ہیں جن کا فیصد 58.17 فیصد ہے۔ 561 طالبات کے والدین اپنے بچوں سے ملاقات کررہے ہیں جن کا فیصد 79.01 ہے۔ 642 سنٹرس میں حفاظتی دستہ موجود ہے جس کا تناسب 90.42 فیصد ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ کے اساتذہ اچھا پڑھاتے ہیں؟	ہاں	120	88.89	449	89.80	64	85.33	633	89.15
	نہیں	15	11.11	51	10.20	11	14.67	77	10.85
کیا اساتذہ کمرہ جماعت میں آپ کو آزادی دیتے ہیں؟	ہاں	121	89.63	435	87.00	64	85.33	620	87.32
	نہیں	14	10.37	65	13.00	11	14.67	90	12.68
کیا آپ کو مناسب ووکیشنل تربیت دی جاتی ہے؟	ہاں	83	61.48	320	64.00	47	62.67	450	63.38
	نہیں	52	38.52	180	36.00	28	37.33	260	36.62
کیا آپ اپنے نجی مسائل پر اساتذہ سے بات کرتی ہیں؟	ہاں	119	88.15	431	86.20	66	88.00	616	86.76
	نہیں	16	11.85	69	13.80	9	12.00	94	13.24
کیا مشکل وقت میں اساتذہ آپ کی رہبری کرتے ہیں؟	ہاں	126	93.33	456	91.20	60	80.00	642	90.42
	نہیں	9	6.67	44	8.80	15	20.00	68	9.58
کیا اساتذہ تدریسی آلات کا استعمال کرتے ہیں؟	ہاں	120	88.89	430	86.00	58	77.33	608	85.63
	نہیں	15	11.11	70	14.00	17	22.67	102	14.37

جدول:232 :طالبات کے نظریہ کے مطابق 142 شہری، دیہی اور قبائلی سنٹرس میں سے 127 مدارس میں اساتذہ اچھا پڑھاتے ہیں جن کا تناسب 89.15 فیصد ہے۔ 620 طالبات کو کمرہ جماعت میں آزادی دے رہے ہیں جن کا فیصد 87.32 ہے۔ پیشہ وارانہ تربیت مساوی طور پر 450 طالبات کو مہیا کی جارہی ہے جن کا تناسب 63.38 فیصد ہے۔ 616 طالبات اپنے مسائل سے اساتذہ کو واقف کرارہے ہیں جن کا فیصد 86.76 ہے۔ 642 طالبات کی مشکلات میں اساتذہ رہبری کررہے ہیں جن کا فیصد 90.42 ہے۔ 121 مدارس میں اساتذہ درس و تدریس کے دوران تعلیمی امدادی آلات کو استعمال کررہے ہیں جن کا تناسب 85.63 فیصد ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ کے پاس تدریسی و اکتسابی کا سامان موجود ہے؟	ہاں	111	82.22	451	90.20	61	81.33	623	87.75
	نہیں	24	17.78	49	9.80	14	18.67	87	12.25
کیا آپ کو حکومت سے جیب خرچ ملتا ہے؟	ہاں	105	77.78	443	88.60	37	49.33	585	82.39
	نہیں	30	22.22	57	11.40	38	50.67	125	17.61
کیا اساتذہ آپ کو ہوم ورک دیتے ہیں؟	ہاں	113	83.70	461	92.20	62	82.67	636	89.58
	نہیں	22	16.30	39	7.80	13	17.33	74	10.42
کیا اساتذہ ہوم ورک کی جانچ کرتے ہیں؟	ہاں	132	97.78	492	98.40	71	94.67	695	97.89
	نہیں	3	2.22	8	1.60	4	5.33	15	2.11
کیا آپ کے حمام میں صفائی رہتی ہے؟	ہاں	113	83.70	452	90.40	66	88.00	631	88.87
	نہیں	22	16.30	48	9.60	9	12.00	79	11.13
کیا آپ کے بیت الخلاء صاف رہتے ہیں؟	ہاں	123	91.11	464	92.80	64	85.33	651	91.69
	نہیں	12	8.89	36	7.20	11	14.67	59	8.31
کیا آپ کو بستر فراہم کیا گیا ہے؟	ہاں	82	60.74	364	72.80	56	74.67	502	70.70
	نہیں	53	39.26	136	27.20	19	25.33	208	29.30
کیا مشکل مضامین میں خصوصی کوچنگ دیجاتی ہے؟	ہاں	90	66.67	340	68.00	53	70.67	483	68.03
	نہیں	45	33.33	160	32.00	22	29.33	227	31.97

جدول:233: طالبات کے نظریہ کے مطابق 710 شہری، دیہی اور قبائلی مدارس میں 623 طالبات کو تعلیمی امدادی آلات جیسے ورک بک، ڈکشنری وغیرہ فراہم کئے جارہے ہیں جن کا تناسب 87.75 ہے، 585 طالبات کو جیب خرچ دیا جارہا ہے جن کا فیصد 82.39 ہے۔ 636 طالبات کو اساتذہ گھر کا کام دے رہے ہیں جن کا فیصد 89.58 ہے۔ تقریباً تمام طالبات گھر کے کام کی اصلاح کررہے ہیں۔ 631 طالبات کے حمام خانوں کی صفائی وقت پر کی جارہی ہے جن کا فیصد 91.69 ہے۔ 502 طالبات کو بستر مہیا کیا جارہا ہے جن کا فیصد 70.70 ہے۔ 483 طالبات کو مشکل مضامین میں خصوصی کوچنگ دی جارہی ہے جن کا فیصد 68.03 ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ کے اساتذہ تعلیم پر والدین سے بات کرتے ہیں؟	ہاں	106	78.52	421	84.20	50	66.67	577	81.27
	نہیں	29	21.48	79	15.80	25	33.33	133	18.73
کیا اسکول میں مختلف تہوار منائے جاتے ہیں؟	ہاں	122	90.37	430	86.00	60	80.00	612	86.20
	نہیں	13	9.63	70	14.00	15	20.00	98	13.80
کیا آپ کو اسکول میں گھر کا ماحول محسوس ہوتا ہے؟	ہاں	119	88.15	400	80.00	54	72.00	573	80.70
	نہیں	16	11.85	100	20.00	21	28.00	137	19.30
کیا آپ کے اساتذہ پابندی سے پڑھاتے ہیں؟	ہاں	120	88.89	447	89.40	65	86.67	632	89.01
	نہیں	15	11.11	53	10.60	10	13.33	78	10.99
کیا آپ کے اساتذہ طلبا پر انفرادی توجہ دیتے ہیں؟	ہاں	117	86.67	433	86.60	60	80.00	610	85.92
	نہیں	18	13.33	67	13.40	15	20.00	100	14.08
کیا آپ ڈائری لکھتے ہیں؟	ہاں	80	59.26	347	69.40	56	74.67	483	68.03
	نہیں	55	40.74	153	30.60	19	25.33	227	31.97
کیا آپ کتب خانہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہیں؟	ہاں	84	62.22	412	82.40	57	76.00	553	77.89
	نہیں	51	37.78	88	17.60	18	24.00	157	22.11
کیا آپ کا اسکول دعائیہ اجتماع سے شروع ہوتا ہے؟	ہاں	122	90.37	436	87.20	63	84.00	621	87.46
	نہیں	13	9.63	64	12.80	12	16.00	89	12.54
کیا توسیعی لیکچرس کیلئے اہم شخصیات کو مدعو کیا جاتا ہے؟	ہاں	84	62.22	333	66.60	61	81.33	478	67.32
	نہیں	51	37.78	167	33.40	14	18.67	232	32.68

جدول:234: طالبات کے نظریہ کے مطابق شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 141 مدارس میں 115 میں اساتذہ بچوں کے والدین سے تعلیمی کام کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں اور ماہانہ اسکول کیلنڈر کے مطابق قومی تہوار منائے جاتے ہیں جن کا فیصد 86.20 ہے۔ اسکول کو گھر کی طرح محسوس کرنے والے 573 طالبات ہیں جن کا فیصد 80.70 ہے۔ 89.01 فیصد اساتذہ پڑھانے میں باقاعدہ ہیں۔ انفرادی طور پر توجہ دینے والے اساتذہ 85.92 فیصد ہیں۔ 68.03 فیصد مدارس میں طالبات ڈائری لکھتی ہیں۔ 77.89 فیصد طالبات کتب خانہ کی کتابیں پڑھتی ہیں۔ 87.46 فیصد مدارس میں اسکول کی شروعات دعائیہ اجتماع سے ہوتی ہے۔ دوسرے باہر سے آنے والے مہمان اساتذہ کے ذریعہ زیادہ معلومات فراہم کرنے کا فیصد 67.32 ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ کے اسکول میں سماجی ترقیاتی پروگرام ہوتے ہیں؟	ہاں	98	72.59	373	74.60	53	7067	524	73.80
	نہیں	37	27.41	127	25.40	22	29.33	186	26.20
کیا تعلیمی کیلنڈر کے مطابق تعطیلات دیجاتی ہیں؟	ہاں	119	88.15	436	87.20	55	73.30	610	85.92
	نہیں	16	11.85	64	12.80	20	26.67	100	14.08
کیا ماہانہ کیلنڈر کے مطابق مضمون انجمن کی سرگرمیاں ہوتی ہیں؟	ہاں	107	79.26	397	79.40	60	80.00	564	79.44
	نہیں	28	20.74	103	20.60	15	20.00	146	20.56
کیا ماہانہ کیلنڈر کے مطابق یونٹ ٹسٹ اور سالانہ امتحانات منعقد ہوتے ہیں؟	ہاں	122	90.37	447	89.40	61	81.33	630	88.73
	نہیں	13	9.63	53	10.60	14	18.67	80	11.27
کیا ماہانہ کیلنڈر کے مطابق تفریحی سرگرمیاں چلائی جاتی ہیں؟	ہاں	111	82.22	419	83.80	56	74.67	586	82.54
	نہیں	24	17.78	81	16.20	19	25.33	124	17.46
کیا پونگل کی تعطیلات کے بعد دسویں جماعت کے طلبا کیلئے خصوصی کوچنگ دیجاتی ہے؟	ہاں	93	68.89	394	78.80	50	66.67	537	75.63
	نہیں	42	31.11	106	21.20	25	33.33	173	24.37

جدول:235: طالبات کے نظریہ کے مطابق تمام دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس جو کہ 142 ہیں، 52.4 فیصد میں سماج کی ترقی کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ 122 میں تعطیلات کا احترام کرتے ہوئے اسکول کے کیلنڈر کے پروگرام پر عمل کیا جاتا ہے جس کا تناسب 85.92 ہے، 113 مضمون واری کام پوری سرگرمی کے ساتھ ماہانہ کیلنڈر کے مطابق چلایا جاتا ہے اور 88.73 فیصد مدارس میں ماہانہ اور سالانہ امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔ کیلنڈر کے لحاظ سے تخلیقی کام کئے جانے کا تناسب 82.54 فیصد ہے۔ دسویں جماعت کے طالبات کے لئے زیادہ تعلیمی سنکرانتی کی تعطیلات کے بعد دی جاتی ہے۔ اس کا تناسب 75.63 فیصد ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا طلبا کی رخصتی کا رجسٹر استعمال کیا جاتا ہے؟	ہاں	127	94.07	425	85.00	53	70.67	605	85.21
	نہیں	8	5.93	75	15.00	22	29.33	105	14.79
کیا آپ رخصتی رجسٹر میں تفصیلات درج کرتے ہیں؟	ہاں	126	93.33	428	85.60	58	77.33	612	86.20
	نہیں	9	6.67	72	14.40	17	22.67	98	13.80
آپ صبح کب بیدار ہو کر کام کا آغاز کرتے ہیں؟	ہاں	120	88.89	444	88.80	56	74.67	620	87.32
	نہیں	15	11.11	56	11.20	19	25.33	90	12.68
کیا صبح 5:15 تا 6 بجے یوگا اور جسمانی ورزش کرتے ہیں؟	ہاں	122	90.37	411	82.20	57	76.00	590	83.10
	نہیں	13	9.63	89	17.80	18	24.00	120	16.90
کیا نظام الاوقات کے مطابق گھنٹوں میں پڑھائی ہوتی ہے؟	ہاں	121	89.63	449	89.80	65	86.67	635	89.44
	نہیں	14	10.37	51	10.20	10	13.33	75	10.56
کیا روزانہ 2:30 تا 4:30 نگرانی میں پڑھائی ہوتی ہے؟	ہاں	118	87.41	426	85.20	69	92.00	613	86.34
	نہیں	17	12.59	74	14.80	6	8.00	97	13.66

جدول: 236: طالبات کے نظریہ کے مطابق چار علاقوں کے 142 مدارس میں 121 مدارس میں طالبات کا عارضی رخصتی کا رجسٹر استعمال کیا جاتا ہے جن کا تناسب 85.21 فیصد ہے اور 86.20 فیصد طالبات اپنا پورا ریکارڈ رجسٹر میں اندراج کرتے ہیں۔ 124 سنٹرس میں طلبا صبح کی اولین ساعتوں میں بیدار ہو جاتے ہیں اور اپنا کام سنبھال لیتے ہیں۔ 118 میں 5:15 منٹ پر یوگا اور جسمانی ورزش کرائی جاتی ہے۔ 89.44 فیصد سنٹرس میں ٹائم ٹیبل کے لحاظ سے جماعتیں چلائی جاتی ہیں۔ 86.34 فیصد سنٹرس میں روزانہ کے کام کی نگرانی کی جاتی ہے جس کا وقت 2:30 بجے تا 4:30 بجے شام ہے۔

سوالات	متبادلات	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا دسویں جماعت کیلئے شیڈول کے مطابق دوپہر 2:30 تا 4:30 ٹیوٹوریلس ہوتے ہیں	ہاں	101	74.81	416	83.20	63	84.00	580	81.69
	نہیں	34	25.19	84	16.80	12	16.00	130	18.31
کیا صبح 7:30 تا 7:45 دعائیہ اجتماع ہوتا ہے؟	ہاں	109	80.74	418	83.60	62	82.67	589	82.96
	نہیں	26	19.26	82	16.40	13	17.33	121	17.04
کیا سی آر ٹیز طلبا کے ساتھ ہاسٹل میں قیام کرتی ہیں؟	ہاں	115	85.19	429	85.80	53	70.67	597	84.08
	نہیں	20	14.81	71	14.20	22	29.33	113	15.92
کیا آپ اسکول میں ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہیں؟	ہاں	115	85.19	434	86.80	60	80.00	609	85.77
	نہیں	20	14.81	66	13.20	15	20.00	101	14.23
کیا اساتذہ آپ کے قابل رسائی ہوتے ہیں؟	ہاں	111	82.22	420	84.00	62	82.67	593	83.52
	نہیں	24	17.78	80	16.00	13	17.33	117	16.48
کیا کیمپس میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا؟	ہاں	26	19.26	168	33.60	36	48.00	230	32.39
	نہیں	109	80.74	332	66.40	39	52.00	480	67.61

جدول: 237: طالبات کے نظریہ کے مطابق 142 مدارس دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ 116 مدارس میں 2:30 تا 4:30 بجے شام ٹیوشن منعقد کئے جاتے ہیں۔ 7:30 تا 7:45 صبح اسکول میں دعائیہ اجتماع 118 مدارس میں منعقد کیا جاتا ہے۔ 84.08 فیصد سی آر ٹیز بھی ہاسٹل میں رہنے والوں کے ساتھ رہائش کرتے ہیں۔ 85.77 فیصد معاون اکتسابی تعلیمی سرگرمیاں کی جاتی ہیں۔ 83.52 فیصد اساتذہ بچوں کے شک وشبہات کو دور کرتے ہیں۔ 46 مدارس میں غیر ضروری واقعات واقع ہوئے ہیں۔

طالبات کی رائے کا ضمیمہ: چاروں انتظامیوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کی رائے کا تقابل

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا اسکول میں آپ کو تمام سہولتیں دستیاب ہیں؟	ہاں	167	85.64	159	81.54	94	94.00	198	90.00	618	87.04
	نہیں	28	14.36	36	18.46	6	6.00	22	10.00	92	12.96
کیا آپ کو کمرہ جماعت کی سہولت دستیاب ہے؟	ہاں	166	85.13	171	87.69	85	85.00	178	80.91	600	84.51
	نہیں	29	14.87	24	12.31	15	15.00	42	19.09	110	15.49
کیا آپ تغذیہ بخش غذا کھاتے ہیں؟	ہاں	190	97.44	188	96.41	94	94.00	204	92.73	676	95.21
	نہیں	5	2.56	7	3.59	6	6.00	16	7.27	34	4.79
کیا ڈائٹ چارٹ کے مطابق کافی غذا سربراہ کی جاتی ہے؟	ہاں	177	90.77	173	88.72	87	87.00	193	87.73	630	88.73
	نہیں	18	9.23	22	11.28	13	13.00	27	12.27	80	11.27
کیا یونیفارم سربراہ کئے گئے ہیں؟	ہاں	188	96.41	187	95.90	90	90.00	202	91.82	667	93.94
	نہیں	7	3.59	8	4.10	10	10.00	18	8.18	43	6.06
کیا تمام درسی کتب اور سربراہ کی گئیں؟	ہاں	179	91.79	178	91.28	81	81.00	190	86.36	628	88.45
	نہیں	16	8.21	17	8.72	19	19.00	30	13.64	82	11.55
کیا کاپیاں سربراہ کی گئیں؟	ہاں	183	93.85	181	92.82	87	87.00	185	84.09	636	89.58
	نہیں	12	6.15	14	7.18	13	13.00	35	15.91	74	10.42

جدول: 238: طلبا کے نظریہ کے مطابق چاروں انتظامیہ آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش سوشل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیامشن کے تحت چلائے جانے والے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87.04 فیصد مدارس میں تمام سہولتیں موجود ہیں۔ 84.51 فیصد مدارس میں جماعتوں کی سہولتیں موجود ہیں۔ تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تغذیہ بخش غذا فراہم کی جاتی ہے۔ کھانے کے چارٹ کے مطابق 88.73 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مکمل غذا فراہم کی جاتی ہے۔ تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مکمل یونیفارم موجود ہیں۔ 88.45 فیصد اداروں میں پورے نصابی کتب فراہم کئے گئے اور 89.58 فیصد میں تمام کاپیاں فراہم کی گئیں۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا علالت میں طبی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں؟	ہاں	180	92.31	177	90.77	85	85.00	171	77.73	613	86.34
	نہیں	15	7.69	18	9.23	15	15.00	49	22.27	97	13.66
کونسا مضمون آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟	تلگو	27	13.85	46	23.59	23	23.00	70	31.82	166	23.38
	انگریزی	71	36.41	46	23.59	35	35.00	72	32.73	224	31.55
	ہندی	18	9.23	13	6.67	7	7.00	19	8.64	57	8.03
	ریاضی	31	15.90	38	19.49	16	16.00	22	10.00	107	15.07
	سائنس	33	16.92	41	21.03	11	11.00	24	10.91	109	15.35
	سماجی علم	15	7.69	11	5.64	8	8.00	13	5.91	47	6.62
کونسا مضمون آپ کو مشکل محسوس ہوتا ہے؟	تلگو	8	4.10	2	1.03	2	2.00	4	1.82	16	2.25
	انگریزی	46	23.59	56	28.72	14	14.00	29	13.18	145	20.42
	ہندی	29	14.87	18	9.23	14	14.00	43	19.55	104	14.65
	ریاضی	67	34.36	66	33.85	31	31.00	78	35.45	242	34.08
	سائنس	28	14.36	29	14.87	19	19.00	32	14.55	108	15.21
	سماجی علم	17	8.72	24	12.31	20	20.00	34	15.45	95	13.38

جدول:239:خرابی صحت کے وقت 86.34 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طبی سہولتیں فراہم کی گئیں۔تمام مضامین میں سب سے زیادہ 72 فیصد انگریزی مضمون کو طلبا پسند کرتے ہیں اور سب سے زیادہ مشکل ریاضی مضمون کو محسوس کرتے ہیں جس کا تناسب 78 فیصد ہے۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ نے کبھی کھیل کود کے مقابلوں میں حصہ لیا ہے؟	ہاں	179	91.79	183	93.85	83	83.00	193	87.73	638	89.86
	نہیں	16	8.21	12	6.15	17	17.00	27	12.27	72	10.14
کیا آپ کو کبھی انعامات حاصل ہوئے ہیں؟	ہاں	163	83.59	138	70.77	82	82.00	184	83.64	567	79.86
	نہیں	32	16.41	57	29.23	18	18.00	36	16.36	143	20.14
کیا آپ کو سونے کے لئے اطمینان بخش جگہ دستیاب ہے؟	ہاں	165	84.62	172	88.21	88	88.00	188	85.45	613	86.34
	نہیں	30	15.38	23	11.79	12	12.00	32	14.55	97	13.66
کیا آپ نے تمام امتحانات تحریر کئے ہیں؟	ہاں	182	93.33	179	91.79	83	83.00	181	82.27	625	88.03
	نہیں	13	6.67	16	8.21	17	17.00	39	79.73	85	11.97
کیا آپ مفوضہ کام وقت پر مکمل کرتے ہیں؟	ہاں	188	96.41	189	96.92	87	87.00	192	87.27	656	92.39
	نہیں	7	3.59	6	3.08	13	13.00	28	12.73	54	7.61
کیا پڑھائی کے اوقات میں آپ پڑھائی کرتے ہیں؟	ہاں	183	93.85	184	94.36	80	80.00	190	86.36	637	89.72
	نہیں	12	6.15	11	5.64	20	20.00	30	13.64	73	10.28
کیا آپ کے شبہات دور کرنے کے لئے کوئی موجود ہوتا ہے؟	ہاں	184	94.36	189	96.92	88	88.00	190	86.36	651	91.69
	نہیں	11	5.64	6	3.08	12	12.00	30	13.64	59	8.31

جدول:240 : طالبات کے نظریہ کے مطابق چار انتظامیوں کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 89.86 فیصد طالبات کھیل کود میں حصہ لیتے ہیں۔ 79 طالبات ہمیشہ انعامات حاصل کرتے ہیں۔ 63 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں رات میں سونے کیلئے مکمل رہائش موجود ہے۔ 88.03 فیصد مدارس میں طالبات تمام امتحانات میں شریک رہے۔ تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات میں دیا گیا کام تکمیل کیا جاتا ہے۔ 89.72 فیصد مدارس میں اضافی وقت میں پڑھا گیا۔ 91.69 فیصد طالبات کا نظریہ ہے کہ ان کے شک وشبہات کو دور کرنے کے لئے ہر وقت کوئی موجود ہے۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹی وی جیسے تفریحی سامان موجود ہیں؟	ہاں	112	57.44	113	57.95	55	55.00	133	60.45	413	58.17
	نہیں	83	42.56	82	42.05	45	45.00	87	39.55	297	41.83
کیا آپ کے سرپرست ملاقات کے لئے آتے ہیں؟	ہاں	149	76.41	176	90.26	68	68.00	168	76.36	561	79.01
	نہیں	46	23.59	19	9.74	32	32.00	52	23.64	149	20.99
کیا رات میں آپ کو تحفظ دستیاب ہے؟	ہاں	178	91.28	185	94.87	89	89.00	190	86.36	642	90.42
	نہیں	17	8.72	10	5.13	11	11.00	30	13.64	68	9.58
کیا آپ کے معلّمات اچھا پڑھاتے ہیں؟	ہاں	179	91.79	178	91.28	88	88.00	189	85.91	634	89.30
	نہیں	16	8.21	17	8.72	12	12.00	31	14.09	76	10.70
کیا معلّمات کمرہ جماعت میں آپ کو آزادی دیتے ہیں؟	ہاں	178	91.28	173	88.72	84	84.00	185	84.09	620	87.32
	نہیں	17	8.72	22	11.28	16	16.00	35	15.91	90	12.68
کیا آپ کو مناسب ووکیشنل تربیت دی جاتی ہے؟	ہاں	113	57.95	109	55.90	67	67.00	161	73.18	450	63.38
	نہیں	82	42.05	86	44.10	33	33.00	59	26.82	260	36.62

جدول:241: طالبات کے نظریہ کے مطابق 83 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تفریحی سامان جیسے ٹی وی وغیرہ موجود ہیں۔ 112 مدارس میں والدین اپنے بچوں سے کبھی بھی مل سکتے ہیں۔ 90.42 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں وارڈن یا چوکیدار کی تعیناتی کے ذریعہ حفاظت کی جاتی ہے۔ 89.30 فیصد میں معلّمات اچھا پڑھاتی ہیں۔ 87 فیصد میں معلّمات بچوں کو کمرہ جماعت میں پوری آزادی دیتے ہیں اور 90 مدارس میں پیشہ وارانہ تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا آپ اپنے نجی مسائل پر معلّمات سے بات کرتی ہیں؟	ہاں	164	84.10	183	93.85	88	88.00	181	82.27	616	86.76
	نہیں	31	15.90	12	6.15	12	12.00	39	17.23	94	13.24
کیا مشکل وقت میں معلّمات آپ کی رہبری کرتے ہیں؟	ہاں	182	93.33	185	94.87	85	85.00	190	86.36	642	90.42
	نہیں	13	6.67	10	5.13	15	15.00	30	13.64	68	9.58
کیا معلّمات تدریسی آلات کا استعمال کرتی ہیں؟	ہاں	177	90.77	169	86.67	81	81.00	181	82.27	608	85.63
	نہیں	18	9.23	26	13.33	19	19.00	39	17.73	102	14.37
کیا آپ کے پاس پڑھائی لکھائی کا سامان موجود ہے؟	ہاں	175	89.74	181	92.82	84	84.00	183	83.18	623	87.75
	نہیں	20	10.26	14	7.18	16	16.00	37	16.82	87	12.25
کیا آپ کو حکومت سے جیب خرچ ملتا ہے؟	ہاں	179	91.79	171	87.69	46	46.00	189	85.91	585	82.39
	نہیں	16	8.21	24	12.31	54	54.00	31	14.09	125	7.61

جدول:242: طالبات کے نظریہ کے مطابق 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 123 میں طالبات اپنے داتی مسائل کو معلّمات سے ذکر کرتے ہیں۔90 فیصد معلّمات طالبات کو مشکل وقت میں ان کی مدد کرتے ہیں۔85 معلّمات اساتذہ پڑھاتے وقت تعلیمی آلات کا استعمال کرتے ہیں۔87.75 فیصد طالبات کو تعلیمی امدادی سامان جیسے اٹلس، باکس وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔82.39 فیصد طالبات کو سرکار سے جیب خرچ حاصل ہوتا ہے۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا معلّمات آپ کو ہوم ورک دیتے ہیں؟	ہاں	188	96.41	181	92.82	89	89.00	178	80.91	636	89.58
	نہیں	7	3.59	14	7.18	11	11.00	42	19.09	74	10.42
کیا معلّمات ہوم ورک کی جانچ کرتے ہیں؟	ہاں	193	98.97	192	98.46	96	96.00	214	97.27	695	97.89
	نہیں	2	1.03	3	1.54	4	4.00	6	2.73	15	2.11
کیا آپ کے حمام میں صفائی رہتی ہے؟	ہاں	178	91.28	181	92.82	83	83.00	189	85.91	631	88.87
	نہیں	17	8.72	14	7.18	17	17.00	31	14.09	79	11.13
کیا آپ کے بیت الخلاء صاف رہتے ہیں؟	ہاں	185	94.87	187	95.90	78	78.00	201	91.36	651	91.69
	نہیں	10	5.13	8	4.10	22	22.00	19	8.64	59	8.31
کیا آپ کو بستر کا سامان فراہم کیا گیا ہے؟	ہاں	173	88.72	101	51.79	76	76.00	152	69.09	502	70.70
	نہیں	22	11.28	94	48.21	24	24.00	68	30.91	208	29.30
کیا مشکل مضامین میں خصوصی کوچنگ دیجاتی ہے؟	ہاں	136	69.74	116	59.49	71	71.00	160	72.73	483	68.03
	نہیں	59	30.26	79	40.51	29	29.00	60	27.27	227	31.97
کیا آپ کے معلّمات تعلیم پر والدین سے بات کرتے ہیں؟	ہاں	173	88.72	170	87.18	65	65.00	169	76.82	577	81.27
	نہیں	22	11.28	25	12.82	35	35.00	51	23.18	133	18.73

جدول:243: طالبات کے نظریہ کے مطابق چاروں انتظامیوں کے 89.5 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات گھر کا کام دیتے ہیں۔ 87.89 فیصد معلّمات گھر کے کام کی جانچ کرتی ہیں۔ 142 مدارس میں 88.8 فیصد حمام خانے صاف رہتے ہیں۔ 91.69 فیصد بیت الخلاء صاف رہتے ہیں۔ 70 فیصد مدارس میں بستر فراہم کیا گیا ہے۔ 68 فیصد مدارس میں مشکل مضامین پر خاص کوچنگ دی جاتی ہے۔ 81 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات والدین سے طالبات کے تعلیمی کام کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا اسکول میں ماہانہ کیلنڈر کے مطابق مختلف تہوار منائے جاتے ہیں؟	ہاں	179	91.79	171	87.69	78	78.00	184	83.64	612	86.20
	نہیں	16	8.21	24	12.31	22	22.00	36	16.36	98	13.80
کیا آپ کو اسکول میں گھر کا ماحول محسوس ہوتا ہے؟	ہاں	169	86.67	151	77.44	79	79.00	174	79.09	573	80.70
	نہیں	26	13.33	44	22.56	21	21.00	46	20.91	137	19.30
کیا آپ کے معلّمات پابندی سے پڑھاتے ہیں؟	ہاں	181	92.82	174	89.23	88	88.00	189	85.91	632	89.01
	نہیں	14	7.18	21	10.77	12	12.00	31	14.09	78	10.99
کیا آپ کے معلّمات طلبا پر انفرادی توجہ دیتے ہیں؟	ہاں	179	91.79	177	90.77	85	85.00	169	76.82	610	85.92
	نہیں	16	8.21	18	9.23	15	15.00	51	23.18	100	14.08
کیا آپ ڈائری لکھتے ہیں؟	ہاں	135	69.23	114	58.46	70	70.00	164	74.55	483	68.03
	نہیں	60	30.77	81	41.54	30	30.00	56	25.45	227	31.97
کیا آپ کتب خانہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہیں؟	ہاں	173	88.72	152	77.95	82	83.00	146	66.36	553	77.89
	نہیں	22	11.28	43	22.05	18	18.00	74	33.64	157	22.11
کیا آپ کا اسکول دعائیہ اجتماع سے شروع ہوتا ہے؟	ہاں	178	91.28	171	87.69	83	83.00	189	85.91	621	87.46
	نہیں	17	8.72	24	12.31	17	17.00	31	14.09	89	12.54

جدول:244: طالبات کے نظریہ کے مطابق چاروں انتظامیوں کے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 86 فیصد مدارس میں مختلف تہوار کیلنڈر کے مطابق منائے جاتے ہیں۔ 80 فیصد مدارس میں طالبات مدرسہ کو گھر کی طرح محسوس کرتے ہیں۔ 89 فیصد معلّمات پابندی سے پڑھاتے ہیں اور 85 فیصد معلّمات انفرادی توجہ دیتے ہیں۔ 68 فیصد طالبات ڈائری لکھتے ہیں۔ 77 طالبات کتب خانے کی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہیں۔ 87 فیصد مدارس میں اسکول کی شروعات دعائیہ اجتماع سے ہوتی ہے۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا توسیعی لیکچرس کیلئے اہم شخصیات کو مدعو کیا جاتا ہے؟	ہاں	113	57.95	142	72.82	71	71.00	152	69.09	478	67.32
	نہیں	82	42.055	53	27.18	29	29.00	68	30.91	232	32.68
کیا آپ کے اسکول میں سماجی ترقیاتی پروگرام ہوتے ہیں؟	ہاں	141	72.31	143	73.33	70	70.00	170	77.27	524	73.80
	نہیں	54	27.69	52	26.67	30	30.00	50	22.73	186	26.20
کیا تعلیمی کیلنڈر کے مطابق تعطیلات دیجاتی ہیں؟	ہاں	173	88.72	178	91.28	80	80.00	179	81.36	610	85.92
	نہیں	22	11.28	17	8.72	20	20.00	41	18.64	100	14.08
کیا ماہانہ کیلنڈر کے مطابق مضمون انجمن کی سرگرمیاں ہوتی ہیں؟	ہاں	162	83.08	150	76.92	84	84.00	168	76.36	564	79.44
	نہیں	33	16.92	45	23.08	16	16.00	52	23.64	146	20.26

جدول:245 : چار انتظامیوں میں جن میں 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ہیں، بچوں کے نظریہ کے مطابق 69 فیصد میں اہم معلومات بیرونی قابل لوگوں سے فراہم کی جاتی ہیں اور 77 فیصد مدارس میں سماجی ترقی کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ 81 فیصد مدارس اسکول کیلنڈر کے مطابق تعطیلات دی جاتی ہیں اور 76 فیصد اسکولی کیلنڈر کے مطابق ہر ماہ مضمون واری اجتماع کیا جاتا ہے۔

سوالات	متبادلات	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ماہانہ کیلنڈر کے مطابق یونٹ ٹسٹ اور سالانہ امتحانات منعقد ہوتے ہیں؟	ہاں	181	92.82	172	88.21	84	84.00	193	87.73	630	88.73
	نہیں	14	7.18	23	11.79	16	16.00	27	12.27	80	11.27
کیا ماہانہ کیلنڈر کے مطابق تفریحی سرگرمیاں چلائی جاتی ہیں؟	ہاں	162	83.08	163	83.59	83	83.00	178	80.91	586	82.54
	نہیں	33	16.92	32	16.41	17	17.00	42	19.09	124	17.46
کیا پونگل تعطیلات کے بعد دسویں کیلئے خصوصی کوچنگ دیجاتی ہے؟	ہاں	136	69.74	164	84.10	66	66.00	171	77.73	537	75.63
	نہیں	59	30.26	31	15.90	34	34.00	49	22.27	173	24.37
کیا طالبات کی رخصتی کا رجسٹر استعمال کیا جاتا ہے؟	ہاں	176	90.26	173	88.72	73	73.00	185	83.18	605	85.21
	نہیں	19	9.74	22	11.28	27	27.00	37	16.82	105	14.78

جدول: 246: تمام انتظامیوں میں جن کے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ہیں، 87.7 فیصد مدارس میں ماہواری اور سالانہ امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔ کیلنڈر کے مطابق 80 فیصد مدارس میں تخلیقی کام کئے جاتے ہیں۔ 77.7 فیصد مدارس میں سنکرانتی کی تعطیلات کے بعد خاص توجہ دسویں جماعت کو دی جاتی ہے۔ 83 فیصد مدارس میں طالبات کا عارضی رخصتی کا رجسٹر رکھا جاتا ہے۔

کمرہ جماعت میں تعلیمی اکتسابی عمل کے مشاہدہ کا سوالنامہ

منصوبہ بندی کا مرحلہ

تینوں علاقوں کے درمیان تقابل

اشیاء	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹیچر کے پاس ٹیچنگ نوٹس ہوتے ہیں؟								
ہاں	54	100.00	187	93.50	30	100.00	271	95.42
نہیں	0	0.00	13	6.50	0	0.00	13	4.58
کیا ٹیچر کے پاس درسی کتب موجود ہوتے ہیں؟								
ہاں	46	85.19	168	84.00	28	93.33	242	85.21
نہیں	8	14.81	32	16.00	2	6.67	42	14.79
کیا ٹیچر کے پاس کوئی ٹی ایل ایم ہوتا ہے؟								
ہاں	53	98.15	190	95.00	27	90.00	270	95.07
نہیں	1	1.85	10	5.00	3	10.00	14	4.93
کیا ٹی ایل ایم عنوان/سبق کے لئے مناسب ہوتا ہے؟								
ہاں	39	72.22	165	82.50	26	86.67	230	80.99
نہیں	15	27.78	35	17.50	4	13.33	54	19.01
کیا ٹی ایل ایم خود ٹیچر تیار کرتے ہیں؟								
ہاں	48	88.89	170	85.00	26	0.00	244	85.92
نہیں	6	11.11	30	15.00	4	13.33	40	14.08
کیا ٹیچر کے پاس تعلیمی کیلنڈر ہوتا ہے؟								
ہاں	42	77.78	168	84.00	27	90.00	237	83.45
نہیں	12	22.22	32	16.00	3	10.00	47	16.55

جدول:247 : مندرجہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ تمام علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے تقریباً 95 معلّمات تدریسی نکات لکھ رہے ہیں۔ 85 فیصد کے ہاں تدریسی کتب موجود ہیں جبکہ 95 فیصد معلّمات ٹی ایل ایم کا استعمال کررہے ہیں۔ 80 فیصد اسباق کے لحاظ سے تعلیمی امدادی آلات استعمال کررہے ہیں۔ 85 فیصد پاس معلّمات خود ٹی ایل ایم تیار کرتے ہیں۔ 83 فیصد تعلیمی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔

عمل کا مرحلہ

اشیاء	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
ٹیچر کس طرح سبق کا تعارف پیش کرتے ہیں؟								
ہاں	28	51.85	111	55.50	18	60.00	157	55.28
نہیں	26	48.15	89	44.50	12	40.00	127	44.27
کیا سبق، طالبات کے جوابات پر تیار کیا جاتا ہے؟								
ہاں	10	18.52	49	24.50	7	23.33	66	23.24
نہیں	44	81.48	151	75.50	23	0.00	218	76.76
کیا طالبات کو تدریسی اکتساب کے عمل میں حصہ لینے کے لئے آزادی دی جاتی ہے؟								
ہاں	10	18.52	51	25.50	9	30.00	70	24.65
نہیں	44	81.48	149	74.50	21	70.00	214	75.35
کیا طالبات کو سوالات پوچھنے کی اجازت ہوتی ہے؟								
ہاں	8	14.81	22	11.00	7	23.33	37	13.03
نہیں	46	85.19	178	89.00	23	76.67	247	86.97
کیا طالبات کے تجسس کی تسکین ہوتی ہے؟								
ہاں	48	88.89	180	90.00	24	80.00	252	88.73
نہیں	6	11.11	20	10.00	6	20.00	32	11.27
کیا معلّمات مناسب وقت پر تدریسی اکتسابی آلات کا استعمال کرتے ہیں؟								
ہاں	52	96.30	179	89.50	26	86.67	257	90.49
نہیں	2	3.70	21	10.50	4	13.33	27	9.51

جدول: 248: مندرجہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں چلائے جانے والے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 55 فیصد اسباق پڑھائے گئے 23 فیصد میں اسباق طالبات کی ترقی کے مطابق تیار کئے گئے۔ 24 فیصد طالبات سیکھنے میں حصہ لیتے ہیں۔ 13 فیصد میں طالبات کو سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ 88 فیصد میں طالبات کی جستجو مطمئن ہوتی ہے۔ 90 فیصد میں معلّمات تعلیمی امدادی سامان صحیح وقت پر استعمال کرتے ہیں۔

اشیاء	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
معلّمات چاک اور تختہ سیاہ کا اچھی طرح استعمال کرتے ہیں؟								
ہاں	51	94.44	186	93.00	26	86.67	263	92.61
نہیں	3	5.56	14	7.00	4	13.33	21	7.39
تختہ سیاہ پر اہم نکات تحریر کئے جاتے ہیں؟								
ہاں	50	92.59	193	96.50	26	86.67	269	94.72
نہیں	4	7.41	7	3.50	4	13.33	15	5.28
طالبات اہم نکات کو اپنی کاپیوں میں نوٹ کر لیتے ہیں؟								
ہاں	47	87.04	189	94.50	29	0.00	265	93.31
نہیں	7	12.96	11	5.50	1	3.33	19	6.69
معلّمات، طالبات کو پڑھانے کے لئے کونسا طریقہ استعمال کرتے ہیں؟								
استقرائی طریقہ	10	18.52	22	11.00	0	0.00	32	11.27
استخراجی طریقہ	20	37.04	52	26.00	12	40.00	84	29.58
سقراطی طریقہ	1	1.85	24	12.00	6	20.00	31	10.92
ترجمہ کا طریقہ	2	3.70	12	6.00	0	0.00	14	4.93
بیانیہ طریقہ	4	7.41	11	5.50	0	0.00	15	5.28
لیکچر کا طریقہ	0	0.00	1	0.50	0	0.00	1	0.35
درسی کتب کا طریقہ	1	1.85	3	1.50	0	0.00	4	1.41
لیکچر کا مظاہرہ	0	0.00	3	1.50	1	3.33	4	1.41
تقریر کا طریقہ	1	1.85	5	2.50	1	3.33	7	2.46
مباحث کا طریقہ	0	0.00	0	0.00	0	0.00	0	0.00
طفل مرکوز طریقہ	9	16.67	35	17.50	6	20.00	50	17.61
دیگر	6	11.11	32	16.00	4	13.33	42	14.79

جدول:249: چار علاقوں کے 92 فیصد مدارس میں معلّمات چاک اور تختہ سیاہ کا استعمال کرتے ہیں۔ 94 فیصد میں معلّمات بورڈ پر اہم نکات لکھتے ہیں۔ 93 فیصد میں معلّمات بھی اہم نکات کو اپنی کاپیوں میں درج کرتے ہیں۔ مختلف پڑھانے کے طریقوں میں سے استخراجی طریقہ کا تناسب زیادہ ہے جو 29 فیصد ہے۔

اشیاء	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
معلّمات گروپ مباحثہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟								
ہاں	49	90.74	174	87.00	29	96.67	252	88.73
نہیں	5	9.26	26	13.00	1	3.33	32	11.27
معلّمات اپنے سوالات ساری جماعت کے سامنے رکھتے ہیں؟								
ہاں	51	94.44	172	86.00	29	96.67	252	88.73
نہیں	3	5.56	28	14.00	1	3.33	32	11.27
زبان کی تدریس کے موقع پر کیا معلّمات ماڈل ریڈنگ کا نمونہ اختیار کرتے ہیں؟								
ہاں	53	98.15	175	87.50	28	93.33	256	90.14
نہیں	1	1.85	25	12.50	2	6.67	28	9.86
طالبات کو زبان کے اسباق پڑھنے کی اجازت ہوتی ہے؟								
ہاں	51	94.44	179	89.50	23	76.67	253	89.08
نہیں	3	5.56	21	10.50	7	23.33	31	10.92
طالبات کی غلطیوں کی برسر موقع اصلاح کی جاتی ہے؟								
ہاں	48	88.89	179	89.50	24	80.00	251	88.38
نہیں	6	11.11	21	10.50	6	20.00	33	11.62
کیا زبان کی تدریس کے موقع پر قواعد کے نکات ملحوظ رکھے جاتے ہیں؟								
ہاں	48	88.89	176	88.00	26	86.67	250	88.03
نہیں	6	11.11	24	12.00	4	13.33	34	11.97

جدول: 250:۔88.7 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات طالبات کو گروپ میں بحث کرنے کے لئے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ 88.7 فیصد مدارس میں معلّمات سوالات پوری کلاس میں کرتے ہیں۔ 90 فیصد مدارس میں معلّمات ایک ماڈل یعنی نمونے کا سبق زبان کے مضمون میں لیتے ہیں۔ 89 فیصد مدارس میں طالبات کو بھی زبان کے مضمون میں پڑھنے کی اجازت ہوتی ہے اور 88 فیصد مدارس میں طالبات کی اسی وقت تصحیح بھی کی جاتی ہے۔ 88 فیصد مدارس میں پڑھاتے وقت گرامر کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔

اشیاء	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
معلّمات سبق کو حقیقی واقعات سے جوڑ کر دکھاتے ہیں؟								
ہاں	51	94.44	180	90.00	29	96.67	260	91.55
نہیں	3	5.56	20	10.00	1	3.33	24	8.45
معلّمات طلبا کو رٹ کر یاد کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟								
ہاں	41	75.93	151	75.50	25	83.33	217	76.41
نہیں	13	24.07	49	24.50	5	16.67	67	23.59
معلّمات کے سوالات سوچ بچار کو ابھارنے والے ہوتے ہیں؟								
ہاں	45	83.33	176	88.00	27	90.00	248	87.32
نہیں	9	16.67	24	12.00	3	10.00	36	12.68
کیا طالبات کو آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جاتا ہے؟								
ہاں	49	90.74	178	89.00	27	90.00	254	89.44
نہیں	5	9.26	22	11.00	3	10.00	30	10.56
تعلیم مقصدیت پر مبنی ہوتی ہے؟								
ہاں	48	88.89	166	83.00	26	86.67	240	84.51
نہیں	6	11.11	34	17.00	4	13.33	44	15.49
جملہ	**54**	**100.00**	**200**	**100.00**	**30**	**100.00**	**284**	**100.00**

جدول:251:۔91.5 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات طالبات کو پڑھاتے وقت سبق کو کمرہ جماعت کی باہر کے حقیقی واقعات کو بھی جوڑتے ہیں۔76 فیصد مدارس میں طالبات کو زبانی یاد کرنے کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ 87 فیصد مدارس میں معلّمات کے سوالات تخلیقی صلاحیت کو اجاگر کرنے والے ہوتے ہیں۔ 89 فیصد مدارس میں طالبات کو انفرادی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔84 فیصد مدارس میں تعلیمی مقصد کی بنیاد پر ہی پڑھایا جاتا ہے۔

جانچ کا مرحلہ

اشیاء	شہری	تناسب	دیہی	تناسب	قبائلی	تناسب	جملہ	تناسب
معلّمات سبق کے اختتام پر سوالات کرتے ہیں؟								
ہاں	46	85.19	175	87.50	28	93.33	249	87.68
نہیں	8	14.81	25	12.50	2	6.67	35	12.32
سوالات پڑھائے گئے سبق پر مبنی ہوتے ہیں؟								
ہاں	45	83.33	175	87.50	26	86.67	246	86.62
نہیں	9	16.67	25	12.50	4	13.33	38	13.38
طالبات، معلّمات کے پوچھے گئے سوالات کا جواب دینے کے قابل ہوتے ہیں؟								
ہاں	49	90.74	178	89.00	28	93.33	255	89.79
نہیں	5	9.26	22	11.00	2	6.67	29	10.21
کیا سبق کے اختتام پر طالبات کو پراجکٹ ورک دیا جاتا ہے؟								
ہاں	53	98.15	167	83.50	24	80.00	244	85.92
نہیں	1	1.85	33	16.50	6	20.00	40	14.08
کیا جماعت کا ردعمل اطمینان بخش ہوتا ہے؟								
ہاں	51	94.44	170	85.00	28	93.33	249	87.68
نہیں	3	5.56	30	15.00	2	6.67	35	12.32
کیا طالبات کو درجہ بندی والے کام دیئے جاتے ہیں؟								
ہاں	53	98.15	178	89.00	27	90.00	258	90.85
نہیں	1	1.85	22	11.00	3	10.00	26	9.15
کیا تعلیم وتدریس کے مقاصد حاصل ہوئے؟								
ہاں	52	96.30	174	87.00	29	96.67	255	89.79
نہیں	2	3.70	26	13.00	1	3.33	29	10.21

جدول:252: تینوں علاقوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87 فیصد مدارس میں معلّمات سبق کے اختتام پر سوالات کرتے ہیں۔ 86 فیصد مدارس میں سوالات سبق کے مقاصد کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ 89 فیصد مدارس میں طالبات معلّمات کے ذریعہ کئے گئے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ 85.9 فیصد مدارس میں طالبات کو سبق کے اختتام پر منصوبہ بند کام دیا جاتا ہے۔ 87 فیصد مدارس کی جماعتوں میں بچوں کے جواب سے معلّمات مطمئن ہوتی ہیں۔ 90 فیصد مدارس میں طلبا کے کام کے مطابق درجہ دیا جاتا ہے۔ 89 فیصد مدارس میں پڑھانے کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔

کمرہ جماعت میں تعلیمی اکتسابی عمل کے مشاہدہ کا ضمیمہ

منصوبہ بندی کا مرحلہ: چاروں انتظامیوں کے درمیان تقابل

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹیچر کے پاس ٹیچنگ نوٹس ہوتے ہیں؟										
ہاں	73	93.59	74	94.87	40	100.00	84	95.45	271	95.42
نہیں	5	6.41	4	5.13	0	0.00	4	4.55	13	4.58
کیا ٹیچر کے پاس درسی کتب موجود ہوتے ہیں؟										
ہاں	73	93.59	75	96.15	37	92.50	57	64.77	242	85.21
نہیں	5	6.41	3	3.85	3	7.50	31	35.23	42	14.79

جدول:253: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 95 فیصد معلّمات تدریسی نکات لکھ رہے ہیں اور 85 فیصد معلّمات کے پاس درسی کتب موجود ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹیچر کے پاس کوئی ٹی ایل ایم ہوتا ہے؟										
ہاں	74	94.87	76	97.44	37	92.50	83	94.32	270	95.07
نہیں	4	5.13	2	2.56	3	7.50	5	5.68	14	4.93
کیا ٹی ایل ایم عنوان/سبق کے لئے مناسب ہوتا ہے؟										
ہاں	71	91.03	71	91.03	36	90.00	52	59.09	230	80.99
نہیں	7	8.97	7	8.97	4	10.00	36	40.91	54	19.01

جدول:254: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 95 فیصد معلّمات کے پاس درسی واکتسابی آلات مہیا ہیں۔ 81 فیصد سی آر ٹی اپنے ٹی ایل ایم کو اسباق کے لحاظ سے استعمال کرتے ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹی ایل ایم خود ٹیچر تیار کرتے ہیں؟										
ہاں	67	85.90	71	91.03	33	82.50	73	82.95	244	85.92
نہیں	11	14.10	7	8.97	7	17.50	15	17.05	40	14.08
کیا ٹیچر کے پاس تعلیمی کیلنڈر ہوتا ہے؟										
ہاں	72	92.31	73	93.59	36	90.00	56	63.64	237	83.45
نہیں	6	7.69	5	6.41	4	10.00	32	36.36	47	16.55
جملہ	**78**	**100.00**	**78**	**100.00**	**40**	**100.00**	**88**	**100.00**	**284**	**100.00**

جدول:255: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 86 فیصد معلّمات ٹی ایل ایم خود تیار کرتے ہیں اور 83 فیصد معلّمات تعلیمی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔

عمل کا مرحلہ

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
ٹیچر کس طرح سبق کا تعارف پیش کرتے ہیں؟										
ہاں	62	79.49	53	67.95	26	65.00	16	18.18	157	55.28
نہیں	16	20.51	25	32.05	14	35.00	72	81.82	127	44.72
کیا سبق، طلبا کے جوابات پر تیار کیا جاتا ہے؟										
ہاں	25	32.05	26	33.33	9	22.50	6	6.82	66	23.24
نہیں	53	67.95	52	66.67	31	77.50	82	93.15	218	76.76

جدول:256: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 55 فیصد اسباق پڑھائے گئے۔ 23 فیصد مدارس میں اسباق طالبات کی ترقی کے مطابق تیار کئے گئے۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا طلبا کو تدریسی اکتساب کے عمل میں حصہ لینے کے لئے آزادی دی جاتی ہے؟										
ہاں	29	37.18	27	34.62	8	20.00	6	6.82	70	24.65
نہیں	49	62.82	51	65.38	32	80.00	82	93.18	214	75.35
کیا طلبا کو سوالات پوچھنے کی اجازت ہوتی ہے؟										
ہاں	15	19.23	7	8.97	6	15.00	9	10.23	37	13.03
نہیں	63	80.77	71	91.03	34	85.00	79	89.77	247	86.97

جدول: 257: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 24 فیصد طالبات کو تدریسی اکتساب کے عمل میں حصہ لینے کی آزادی ہوتی ہے اور 13 فیصد طالبات کو سوالات کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا طلبا کے تجسس کی تسکین ہوتی ہے؟										
ہاں	76	97.44	73	93.59	33	82.50	70	79.55	252	88.73
نہیں	2	2.56	5	6.41	7	17.50	18	20.45	32	11.27
کیا ٹیچر مناسب وقت پر تدریسی اکتسابی آلات کا استعمال کرتے ہیں؟										
ہاں	76	97.44	73	93.59	33	82.50	75	85.23	257	90.49
نہیں	2	2.56	5	6.41	7	17.50	13	14.77	27	9.51

جدول:258: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 88 فیصد طالبات کی جستجو مطمئن ہوتی ہے۔ 90 فیصد مدارس میں معلّمات تعلیمی امدادی سامان مناسب وقت پر استعمال کرتی ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹیچر چاک اور تختہ سیاہ کا اچھی طرح استعمال کرتے ہیں؟										
ہاں	78	100.00	77	98.72	36	90.00	72	81.82	263	92.61
نہیں	0	0.00	1	1.28	4	10.00	16	18.18	21	7.39
کیا تختہ سیاہ پر اہم نکات تحریر کئے جاتے ہیں؟										
ہاں	78	100.00	78	100.00	34	85.00	79	89.77	269	94.72
نہیں	0	0.00	0	0.00	6	15.00	9	10.23	15	5.28
کیا طلبا اہم نکات کو اپنی کاپیوں میں نوٹ کر لیتے ہیں؟										
ہاں	76	97.44	78	100.00	37	92.50	74	84.09	265	93.31
نہیں	2	2.56	0	0.00	3	7.50	14	15.91	19	6.69

جدول: 259: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 92 فیصد معلّمات چاک اور تختہ سیاہ کا استعمال کرتے ہیں اور 94 فیصد میں معلّمات اہم نکات کو تختہ سیاہ پر لکھتے ہیں اور 93 فیصد طالبات اہم نکات کو کاپیوں میں درج کرتے ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
ٹیچر، طلبا کو پڑھانے کے لئے کونسا طریقہ استعمال کرتے ہیں؟										
استقرائی طریقہ	20	25.64	1	1.28	2	5.00	9	10.23	32	11.27
استخراجی طریقہ	4	5.13	10	12.82	14	35.00	56	63.64	84	29.58
سقراطی طریقہ	7	8.97	13	16.67	8	20.00	3	3.41	31	10.92
ترجمہ کا طریقہ	4	5.13	6	7.69	0	0.00	4	4.55	14	4.93
بیانیہ طریقہ	1	1.28	8	10.26	2	5.00	4	4.55	15	5.28
لیکچر کا طریقہ	0	0.00	1	1.28	0	0.00	0	0.00	1	0.35
درسی کتب کا طریقہ	3	3.85	1	1.28	0	0.00	0	0.00	4	1.41
لیکچر مظاہرہ	3	3.85	0	0.00	1	2.50	0	0.00	4	1.41
تقریر کا طریقہ	1	1.28	3	3.85	3	7.50	0	0.00	7	2.46
مباحث کا طریقہ	0	0.00	0	0.00	0	0.00	0	0.00	0	0.00
طفل مرکوز طریقہ	24	30.77	15	19.23	7	17.50	4	4.55	50	17.61
دیگر	11	14.10	20	25.64	3	7.50	8	9.09	42	14.79

جدول:260: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مختلف پڑھانے کے طریقوں میں سے استخراجی طریقہ کا تناسب زیادہ ہے جو 29 فیصد ہے۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹیچر گروپ مباحثہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟										
ہاں	73	93.59	77	98.72	39	97.50	63	71.59	252	88.73
نہیں	5	6.41	1	1.28	1	2.50	25	28.41	32	11.27
کیا ٹیچر اپنے سوالات ساری جماعت کے سامنے رکھتے ہیں؟										
ہاں	77	98.72	75	96.15	36	90.00	64	72.73	252	88.73
نہیں	1	1.28	3	3.85	4	10.00	24	27.27	32	11.27

جدول:261: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات طالبات کو گروپ میں بحث کرنے کے لئے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ 88.7 فیصد مدارس میں معلّمات سوالات پوری جماعت میں کرتے ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
زبان کی تدریس کے موقع پر کیا ٹیچر ماڈل ریڈنگ کا نمونہ اختیار کرتے ہیں؟										
ہاں	75	96.15	77	98.72	38	95.00	66	75.00	256	90.14
نہیں	3	3.85	1	1.28	2	5.00	22	25.00	28	9.86
کیا طلبا کو زبان کے اسباق پڑھنے کی اجازت ہوتی ہے؟										
ہاں	74	94.87	77	98.72	31	77.50	71	80.68	253	89.08
نہیں	4	5.13	1	1.28	9	22.50	17	19.32	31	10.92
کیا طلبا کی غلطیوں کی برسر موقع اصلاح کی جاتی ہے؟										
ہاں	75	96.15	76	97.44	35	87.50	65	73.86	251	88.38
نہیں	3	3.85	2	2.56	5	12.50	23	26.14	33	11.62

جدول:262: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 90 فیصد معلّمات نمونے کا سبق زبان کے مضمون میں لئے ہیں۔ 89 فیصد میں طالبات کو بھی زبان کے مضمون پڑھانے کی اجازت ہوتی ہے۔ 88 فیصد طالبات کی اسی وقت تصحیح کی جاتی ہے۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا زبان کی تدریس کے موقع پر قواعد کے نکات ملحوظ رکھے جاتے ہیں؟										
ہاں	70	89.74	77	98.72	34	85.00	69	78.41	250	88.03
نہیں	8	10.26	1	1.28	6	15.00	19	21.59	34	11.97
کیا ٹیچر سبق کو حقیقی واقعات سے جوڑ کر دکھاتے ہیں؟										
ہاں	78	100.00	75	96.15	37	92.50	70	79.55	260	91.55
نہیں	0	0.00	3	3.85	3	7.50	18	20.45	24	8.45

جدول:263: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 88 فیصد طالبات کو پڑھاتے وقت قواعد کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ 91.5 فیصد معلّمات طالبات کو پڑھاتے وقت سبق کو کمرہ جماعت کی باہر کے حقیقی واقعات سے جوڑتے ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹیچر طلبا کو رٹ کر یاد کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟										
ہاں	53	67.95	67	85.90	35	87.50	62	70.45	217	76.41
نہیں	25	32.05	11	14.10	5	12.50	26	29.55	67	23.59
کیا ٹیچر کے سوالات سوچ بچار کو ابھارنے والے ہوتے ہیں؟										
ہاں	68	87.18	73	93.59	36	90.00	71	80.68	248	87.32
نہیں	10	12.82	5	6.41	4	10.00	17	19.32	36	12.68

جدول: 264: چاروں مندرجہ بالا انتظامیہ میں 76 فیصد معلّمات طالبات کو زبانی یاد کرنے کے لئے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ 87 فیصد میں معلّمات کے سوالات تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والے ہوتے ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا طلبا کو آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جاتا ہے؟										
ہاں	74	94.87	76	97.44	36	90.00	68	77.27	254	89.44
نہیں	4	5.13	2	2.56	4	10.00	20	22.73	30	10.56
کیا تعلیم مقصدیت پر مبنی ہوتی ہے؟										
ہاں	73	93.59	68	87.18	36	90.00	63	71.59	240	84.51
نہیں	5	6.41	10	12.82	4	10.00	25	28.41	44	15.49

جدول: 265: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 89 فیصد طالبات کو انفرادی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور 84.5 فیصد مدارس میں تعلیمی مقصد کی بنیاد پر ہی پڑھایا جاتا ہے۔

جانچ کا مرحلہ

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر آئی ایس	تناسب	اے پی آر آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا ٹیچر سبق کے اختتام پر سوالات کرتے ہیں؟										
ہاں	75	96.15	77	98.72	36	90.00	61	69.32	249	87.68
نہیں	3	3.85	1	1.28	4	10.00	27	30.68	35	12.32
کیا سوالات پڑھائے گئے سبق پر مبنی ہوتے ہیں؟										
ہاں	73	93.59	76	97.44	35	87.50	62	70.45	246	86.62
نہیں	5	6.41	2	2.56	5	12.50	26	29.55	38	13.38

جدول: 266: چاروں انتظامیہ کے تحت آندھرا پردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھرا پردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87 فیصد میں معلّمات سبق کے اختتام پر سوالات کرتے ہیں۔ 86 فیصد میں سوالات سبق کے مقاصد کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا طلبا، ٹیچر کے پوچھے گئے سوالات کا جواب دینے کے قابل ہوتے ہیں؟										
ہاں	74	94.87	76	97.44	38	95.00	67	76.14	255	89.79
نہیں	4	5.13	2	2.56	2	5.00	21	23.86	29	10.21
کیا سبق کے اختتام پر طلبا کو پراجکٹ ورک دیا جاتا ہے؟										
ہاں	68	87.18	75	96.15	33	82.50	68	77.27	244	85.92
نہیں	10	12.82	3	3.85	7	17.50	20	22.73	40	14.08

جدول:267: مندرجہ بالا انتظامیوں کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 89.7 فیصد میں طالبات معلّمات کے ذریعہ کئے گئے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ 85.9 فیصد میں معلّمات طالبات کو سبق کے اختتام پر منصوبہ بند کام دیتے ہیں۔

اشیاء	اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی آر ای آئی ایس	تناسب	اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس	تناسب	آر وی ایم	تناسب	جملہ	تناسب
کیا جماعت کا ردعمل اطمینان بخش ہوتا ہے؟										
ہاں	71	91.03	74	94.87	36	90.00	68	77.27	249	87.68
نہیں	7	8.97	4	5.13	4	10.00	20	22.73	35	12.32
کیا طلبا کو درجہ بندی والے کام دیئے جاتے ہیں؟										
ہاں	73	93.59	76	97.44	36	90.00	73	82.95	258	90.85
نہیں	5	6.41	2	2.56	4	10.00	15	17.05	26	9.15
کیا تعلیم وتدریس کے مقاصد حاصل ہوئے؟										
ہاں	72	92.31	76	97.44	37	92.50	70	79.55	255	89.79
نہیں	6	7.69	2	2.56	3	7.50	18	20.45	29	10.21

جدول:268 : چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87 فیصد طالبات کے جواب سے معلّمات مطمئن ہوتے ہیں۔ 90.8 فیصد طالبات کے کام کے مطابق درجہ دیا جاتا ہے۔ 89 فیصد میں تدریس کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔

بابِ پنجم

خلاصہ، محاصل، نتائج اور سفارشات

Summary, Findings, Conclusions and Suggestions

اس باب خلاصہ، محاصل اور نتائج پیش کئے گئے ہیں۔ تعلیمی مضمرات کی بہتری کے لئے سفارشات اور مزید تحقیق کے تجاویز کو باب کے آخر میں پیش کیا گیا ہے۔

کسی بھی ملک کی ترقی کا انحصار اس ملک کے معاشی اور تعلیمی معیار سے لگایا جاسکتا ہے۔ بھارت جہاں ایک طرف وہ اپنے آپ کو معاشی طور پر مستحکم کررہا ہے تو دوسری طرف تعلیم کے میدان میں دنیا سے اپنا لوہا منوا رہا ہے۔ حالیہ پیشرفت نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں کے نظریہ میں تبدیل کردیا ہے۔ تعلیم کے لئے لڑکے اور لڑکیوں میں تفاوت کے بغیر مساوات فراہم کئے ہیں اور اسی طرح ہندوستان بھر میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے جس کے ذریعہ طالبات اپنے مستقبل کو سنوار سکیں۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات طبعی سہولیات، تعلیمی سہولیات، رہائشی سہولیات اور طبی سہولیات سے مطمئن ہیں۔

5.1۔ مسئلہ کی تحقیقاتی اہمیت:

Significance of the Problem of Investigation

تحتانوی سطح پر SC, ST, OBC اور مسلم اقلیتی لڑکیوں کو تعلیم دلانا ہی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا اہم مقصد ہے جو کہ وسطانوی سطح ترک مدرسہ ہوچکی ہیں۔ ریاست آندھرا پردیش میں 395 اسکولس چلائے جارہے ہیں جن میں سے 200 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ Andhra Pradesh Residential Education Institutes Society کے زیر انتظام اور باقی مدارس آندھرا پردیش قبائلی رہائشی تعلیمی سوسائٹی، آندھرا پردیش سماجی وفلاحی تعلیمی ادارہ اور سروا سکشا ابھیان اور این جی او کے زیر انتظام ہیں۔ ان ہی اداروں کے ذریعہ ان اسکولوں میں ضروری طبعی، تعلیمی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ ان مدارس کو تعلیمی کیلنڈر فراہم

کئے گئے ہیں جس میں روزمرہ کے کاموں کی تفصیلات دی گئی ہیں، جس کے لحاظ سے طلبا، اساتذہ اور دیگر عملہ کو کام کرنا ہوگا۔ طالبات کی روزمرہ کی سرگرمیاں نیچے دی گئی ہیں۔

وقت	سرگرمی
صبح 5 تا 5:15	جاگنا
صبح 5:15 تا 6:0	جسمانی ورزش۔ یوگا
صبح 6:00 تا 6:30	نہانا، تیار ہونا
صبح 6:30 تا 7:00	اطراف واکناف کی صفائی
صبح 7:00 تا 7:30	دودھ فراہم کرنا
صبح 7:30 تا 7:45	دعائیہ اجتماع
صبح 7:45 تا 8:30	پہلا گھنٹہ
صبح 8:30 تا 9:15	دوسرا گھنٹہ
صبح 9:15 تا 9:45	ناشتہ
صبح 9:45 تا 10:30	تیسرا گھنٹہ
صبح 10:30 تا 11:15	چوتھا گھنٹہ
صبح 11:15 تا 11:55	پانچواں گھنٹہ
صبح 11:55 تا دوپہر 12:05	وقفہ
دوپہر 12:05 تا 12:45	چھٹا گھنٹہ
دوپہر 12:45 تا 1:25	ساتواں گھنٹہ
دوپہر 1:25 تا 2:30	دوپہر کا کھانا

دوپہر 2:30 تا 3:30	مطالعہ زیرنگرانی
دوپہر 3:30 تا 4:30	اصلاحی Remedial تدریس
شام 4:30 تا 4:45	چائے اور ناشتہ
شام 4:45 تا 5:45	کھیل
شام 5:45 تا 6:00	حاضری
شام 6:00 تا 6:15	وقفہ
شام 6:15 تا 7:00	رات کا کھانا
شام 7:00 تا 9:00	مطالعہ زیرنگرانی

جدول کے مطابق دسویں جماعت کے لئے دوپہر 2:30 بجے تا شام 4:30 بجے تک خاص تدریس Tutorial Classes کا انتظام، دوسری جماعتوں کے طلبا کے لئے خاص جماعت Special Classes زبانوں جیسے اردو، تلگو اور انگریزی کے لئے ہر ہفتہ کے دن سہ پہر 3:30 بجے سے لے کر شام 4:30 بجے تک Group Discussion کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اوپر دیئے گئے تاریخوں میں اساتذہ کی میٹنگ ہوتی اور کاموں کی فہرست Items کی تقسیم ہوتی ہے۔ درسی کیلنڈر جو صرف کچھ مدرسوں کو فراہم کیا گیا ہے اس کے حساب سے طلبا کی کارکردگی کو پلان کیا جاتا ہے جن میں Co-Curricular اور Extra-Curricular کارکردگیوں کو کیلنڈر میں دیئے گئے تاریخوں میں ہی کیا جاتا ہے۔ رجسٹر اور ریکارڈ کی بھی دیکھ بھال کی جانی چاہئے۔ اسکول کے اعلیٰ عہدیداروں، PET, CRT, Mess Incharge, Staff Nurse روز غذا کا چارٹ کی کارکردگیوں کو بھی کیلنڈر کے حساب سے طے کر کے عمل کیا جانا چاہئے۔ جماعت دہم کو دی جانے والی خاص کوچنگ کو بھی اس کیلنڈر میں دکھایا گیا ہے۔ یہ ادارہ ذاتی یا کرایہ کی عمارتوں میں چلایا جاتا ہے جن کو جسمانی اور درسی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

ان مدرسوں میں رہنے والی طالبات کو رہائشی اور غذائی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ ہندوستانی حکومت نے راجیو ودیا مشن کے ذریعہ ایسے مدارس کے لئے کافی بھاری مالی امداد فراہم کی ہے جن کا مقصد اقلیتی اور پچھڑے طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کے لئے داخلہ کی پالیسی، تعمیری سہولتیں، درسی سہولتیں فراہم کرنا، اکتسابی اور تدریسی عمل آوری کے تعلق سے کس حد تک ان مقاصد کو حاصل کیا گیا، ان کی جانچ بھی ضروری ہے۔ اسی لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ ذیل کے مسئلہ کا مطالعہ کیا جائے۔

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی طالبات کے لئے تعطیلات اور اتوار کے ایام میں ایک خصوصی نظام الاوقات ترتیب دیا گیا ہے۔ تعطیلات کے دنوں میں طالبات کی دیکھ بھال کے لئے حسب ذیل افراد کو مقرر کیا گیا ہے۔

صبح 5:30 تا 10:00	PET/ANM	فزیکل ایجوکیشن ٹیچر
صبح 10:00 تا 3:00 دوپہر		ایک معلّمہ
دوپہر 3:00 تا 9:00 رات		ایک معلّمہ

5.2۔ مطالعہ کے مقاصد: Objectives of Study

اب تک کی تحقیقات کے مطالعہ کے مدنظر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو قائم کرنے کے مقاصد میں سے چند اہم مقاصد کو مندرجہ ذیل دیا گیا ہے۔

1۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ کا مطالعہ خاص طور پر SC, ST, OBC اور اقلیتی طبقہ کی لڑکیوں کا داخلہ۔

2۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے عمارتی سہولتوں کا مطالعہ۔

3۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں موجود تعلیمی سہولتوں کی جانچ۔

4۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں انجام دیئے جانے والے درسی اور تدریسی عمل کی جانچ۔

5۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کی قابلیت کی جانچ۔

6۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں لڑکیوں کی رہائشی سہولیات کی جانچ۔

7۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں ہم نصابی Co-Curricularاور زائد نصابی Extra Curricular سرگرمیوں کی عمل آوری کا مطالعہ۔

8۔ مختلف علاقوں، شہر، دیہات اور قبائلی علاقوں میں کام کررہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ مطالعہ کرنا۔اور مختلف انتظامیہ کے تحت کام کررہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا مطالعہ کرنا۔

5.3۔مفروضات: Hypotheses

اس مطالعہ کے لئے حسب ذیل مفروضات قائم کئے گئے۔

1۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں SC, ST, OBCاور اقلیتی طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کو 75 فیصد تک داخلے دیئے جاتے ہیں اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والی لڑکیوں کو 25 فیصد داخلے دیئے جارہے ہیں۔

2۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کا طریقہ میں عمارت کی سہولتیں فراہم ہیں۔

3۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو تمام ضروری تعلیمی ودرسی سہولتیں فراہم ہیں۔

4۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تربیتی اور اکتسابی پروگرام درست چلتے ہیں جیسا کہ اسکیم میں بتلایا گیا۔

5۔ لڑکیاں جو کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے تعلیم حاصل کرتی ہیں، ضروری قابلیت کی حامل ہوتی ہیں۔

6۔ لڑکیاں رہائشی سہولیات سے لطف اندوز ہورہی ہیں۔

7۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں ہم نصابی Co-Curricularاور زائد نصابی Extra Curricular کام اسکیم کے مطابق منعقد ہوتے ہیں۔

8۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے انداز میں کوئی فرق نہیں ہے، چاہے وہ کسی علاقہ سے ہو، کسی بھی انتظامیہ کے تحت کام کرر ہے ہوں۔

5.4۔مطالعہ کے تحدیدات: Limitataions of the Study

اس کائنات کے مطالعہ کو ریاست آندھرا پردیش میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ فعالیت تک محدود کیا گیا ہے۔ یہ مطالعہ ذیل کے تین اضلاع کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ تک محدود ہے۔

1۔ علاقہ ساحلی آندھرا میں ضلع گنٹور کے 24 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔

2۔ علاقہ رائلسیما میں ضلع کرنول کے 53 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔

3۔ علاقہ تلنگانہ میں ضلع محبوب نگر کے 65 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ۔

موضوع کے تعلق سے ان کی کارکردگی، طبعی سہولتیں Physical Facilities، تعلیمی سہولتیں Academic Facilites، تربیتی واکتسابی طریقہ کار، طالبات کی کارکردگی اور مدارس میں انجام دیئے جارہے مشاغل تک محدود کیا گیا ہے۔

ان مدارس کے اساتذہ کو فراہم کئے جانے والے تربیتی اور درسی رہنمائی سماجی ترقیاتی پروگرام Extension Services اس کے مطالعہ میں نہیں آتے۔

5.5۔مطالعات کا مختصر خلاصہ

کے جی بی وی پروگرام پر قومی جانچ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی کارکردگی کے تمام پہلو عیاں ہوتے ہیں۔ ان مطالعیات سے پتہ چلتا ہے کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں Life Skills زندگی کی مہارتوں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔ Wardens کی تربیت کی ضرورت ہے۔ چند مطالعے اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیوں میں عدم مساوات کو ختم کیا جائے۔ (خصوصی طور پر پسماندہ طبقات جیسے SC, ST, OBC اور اقلیتیں)۔

چند مطالعات میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ کمزور طالبات پر توجہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔ طفل مرکز نصاب کو لاگو کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ پیشہ وارانہ کورسس رائج کرنے کی کوشش کے لئے کہا گیا ہے۔ موثر نگرانی اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ زیادہ تر مطالعات میں معطیات کو جمع کرنے سوالنامے استعمال کئے گئے ہیں۔ سروے کا طریقہ استعمال کیا گیا۔

گروپ مذاکرات Group Discussion بھی کئے گئے ہیں۔ ان تمام مطالعات کو مدنظر رکھ کر اور دوسرے مواد کے ذریعہ محقق نے اپنے مطالعے کے لئے مقاصد ترتیب دیئے۔ مفروضات اور دیگر مواد جو کہ مطالعہ کے لئے ضروری ہیں، تیار کر لئے گئے۔

5.6۔ مطالعہ کا طریقہ کار: Method of Study

بیانیہ تحقیق ان چیزوں کو زیر بحث لاتی ہے جو موجود ہیں اور جن کا تعلق ان حالات، واقعات عقائد اور پالیسیوں سے ہے جو اس وقت مروج ہیں۔ بیانیہ تحقیق میں صرف مواد ہی نہیں اکھٹا کیا جاتا ہے بلکہ اس کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے اور اس کی تعبیرات اس طرح کی جاتی ہیں کہ مستقبل کے لئے کارآمد تجاویز پیش کئے جاسکیں۔

بیانیہ تحقیق میں واقعات من وعن بیان کئے جاتے ہیں اس کو بامقصد بنانے کے لئے تحقیق کے نتائج ربط (Correlation) کی شکل میں بھی ظاہر کئے جاسکتے ہیں

بیانیہ تحقیق کی ایک مثال سروے (Survey) ہے۔ سروے کے ذریعہ حالات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے اور مطالعہ کے متعلق اعداد و شمار معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

''سروے ایک قسم کی تحقیق ہے جو موجودہ حالات، پوشیدہ حقائق کو سامنے لاتی ہے تاکہ تبدیلی اور ترقی ہو سکے''۔

اس تحقیق کے لئے سروے کا طریقہ بہت کارآمد ثابت ہے۔ اس لئے اس مطالعہ کے لئے سروے کے طریقے کو اختیار کیا گیا ہے۔ سروے کے طریقہ تحقیق میں محقق جواب دہندوں کی ایک مخصوص تعداد کو لیتا ہے۔

سوالنامہ کے ذریعہ مطلوبہ تفصیلات حاصل کرتا ہے۔اس طریقہ سے حاصل کی گئی معطیات کو سائنسی انداز میں تجزیہ کر کے نتائج اخذ کرتا ہے۔ان نتائج پر تبصرہ کر کے ان کی وضاحت کرتا ہے۔اس سلسلہ میں نمونہ کے طور پر جن جواب دہندوں کا انتخاب محقق کرتا ہے۔انہیں ساری آبادی کی حقیقی نمائندگی کی حیثیت حاصل ہونی چاہئے تا کہ ان سے اخذ کردہ تفصیلات سے قابل اعتماد نتائج حاصل کئے جاسکیں۔جواب حاصل کردہ نتائج کا سارے گروہ یا معاشرہ پر ہو سکے۔جواب دہندوں کا نمونہ ایسا ہو کہ ان میں محقق مطلوبہ نتائج حاصل کر سکے جواب دہندوں کا انتخاب اس انداز سے کیا جانا چاہئے کہ اس میں کسی بھی قسم کی جانب داری کی کوئی نسبت ہو۔اس لئے لوگوں کیا انتخاب بلا کسی مخصوص ترتیب کے یعنی اتفاقیہ طور پر کیا جانا چاہئے اس طریقہ سے کئے گئے انتخاب کو امکانی نمونہ (Probability Sample) کہا جاتا ہے۔اس نوعیت کے منتخب ہونے کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ ''یہ لوگوں کا ایسا مجموعہ یعنی نمونہ ہے جس کا ہر فرد معاشرہ کی ہر طرح سے مشابہ یعنی مماثل ہے اور اس طرح وہ پورے معاشرہ کی ترجمانی کرتا ہے''۔

5.7۔آبادی: Population

افراد،شیاء یا واقعات جن کو ہم معطیات کے حصول کے لئے اپنی تحقیق میں معلومات کی اکائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں اسے آبادی یا کائنات کہتے ہیں۔معلومات کے حصول کے لئے جب ہم آبادی کے ایک حصہ کو منتخب کر کے نمونہ بندی کے لئے کچھ حصہ کو چن لیا جاتا ہے جو پوری آبادی کا نمائندہ کہلاتا ہے۔متحدہ ریاست آندھرا پردیش کے تین علاقے تلنگانہ،آندھرا اور رائلسیما کے تین اضلاع محبوب نگر،گنٹور اور کرنول کے سبھی 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے سی آر ٹیز اسپیشل آفیسرس اور طالبات اس تحقیق کی کل آبادی ہیں۔

5.8۔نمونہ: Sample

مطالعہ کی کائنات/آبادی سے نمونہ کا انتخاب کرنے کے لئے بہت سے پہلوؤں کا خیال رکھنا پڑتا ہے محقق صرف چند اراکین کا انتخاب کرتا ہے۔یہ سب اس لئے کیا جاتا ہے کہ منتخب کیا گیا نمونہ سارے معاشرہ کی مجموعی حالت کا اندازہ لگانے میں ممد و معاون ثابت ہو۔اس طرح منتخب کئے گئے اراکین تحقیق کی اصطلاح

میں نمونہ یعنی Sample کہلاتا ہے۔نمونہ پوری آبادی یعنی کل معاشرہ کا ترجمان ہوتا ہے عام طور پر معاشرہ کی آبادی کثیر افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔اسی طرح ساری آبادی کو تحقیق کے دائرہ میں لانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ نمونہ جملہ آبادی کا ترجمان ہوتا ہے۔محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمونہ کے انتخاب سے بیشتر آبادی کی مکمل واقفیت حاصل کرے۔نمونہ انتخاب کے وقت کسی قسم کا تعصب یا ذاتی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔جو نمونہ تمام آبادی کی نمائندگی کر سکے وہ ''مثالی نمونہ'' کہلائے گا۔اور اس سے بہتر اور صحیح نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔مثالی نمونہ کا انتخاب بہت مشکل اور محنت طلب کام ہے۔نمونہ کے انتخاب کے لئے تازہ اعداد و شمار کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

Sampling Technique 5.8.1

1- اضلاع گنٹور، محبوب نگر اور کرنول کو خواندگی کے اعتبار سے چنا گیا ہے Purposive Sampling

2- اضلاع کے تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو منتخب کیا گیا۔

3- معلمات کو لسانی اور غیر لسانی ہر ایک میں سے Simple Random Samping Techinique سے چنا گیا ہے۔

4- طالبات کو ہر جماعت سے ایک کے حساب سے Simple Random Samping Techinique سے چنا گیا ہے۔

5.9۔آلات تحقیق: Tools of Study

آلات جو نئے حقائق کو اکھٹا کرنے کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں'' آلات تحقیق'' کہلاتے ہیں۔

کسی بھی تحقیق کی طرح تعلیمی تحقیق کی بنیاد پر بھی معطیات (Data) پر ہوتی ہے۔اس لئے معطیات کے حصول کے لئے محقق مختلف تحقیقی آلات (Research Tools) کا استعمال کرتا ہے۔آلات تحقیق معلومات جمع کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔اس کے ذریعہ محقق بہ آسانی حقائق کو جمع کر سکتا ہے۔ان آلات کی مدد سے حاصل ہونے والی معلومات سے نتائج کو اخذ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔آلات تحقیق سے حاصل کردہ معلومات کا شماریاتی تجزیہ کر کے تحقیق کو قابل اعتبار بنایا جاتا ہے۔تحقیق کی کامیابی کیلئے درست آلات

تحقیق کا انتخاب کیا جائے۔مختلف قسم کے معطیات کو جمع کرنے کے لئے مختلف قسم کے آلات کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔محقق اپنی تحقیق میں ایک سے زیادہ آلات کا استعمال کرتا ہے۔کسی مخصوص آلے کا استعمال تحقیق کی قسم پر منحصر ہے۔آلات تحقیق کے اقسام حسب ذیل ہیں۔

اس مقالے کے لئے سوالناموں کا استعمال کیا گیا۔سوالنامہ کی ترتیب سے قبل محقق نے اس تحقیق سے متعلق ادب و تحقیقی مواد کا جائزہ لیا اور کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے اسپیشل آفیسر اور دوسرے تعلیمی ماہرین سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے طریقے کے تعلق سے معلومات حاصل کیں اور چھ سوالنامے مرتب کئے۔

اس مقالے کی تیاری کے سلسلے میں تفصیلات جمع کرنے کے لئے چھ سوالناموں کا تلنگانہ کے علاقہ ضلع محبوب نگر میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے کام کرنے کے طریقے، کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں کام کررہے اسپیشل آفیسر، CRTs اور طالبات کی رائے حاصل کی گئی۔

5.10۔ تحقیقی ذرائع وسائل کا فروغ: Development of the tool

محقق نے اس تحقیقی مطالعہ کے سوالنامہ کو مرتب کرنے کے لئے اس سے متعلق جو تحقیق کی گئی تھی، اس تحقیقی مواد کا جائزہ لیا۔متعلقہ مواد کا جائزہ لینے اور مختلف کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے CRTs سے تبادلہ خیال کرنے اور ان کے خیالات کو جاننے کے بعد چھ سوالناموں کو ترتیب دیا گیا۔

1۔ تیاری:

محقق نے سوالنامہ میں احاطہ کئے جانے والے نکات کے بارے میں سوچنے اور ان نکات کو کس طرح سے ترتیب دیا جائے اس پر غور و فکر کرنے اور اسی طرح کے دوسرے مطالعات کا جائزہ لینے کے بعد سوالناموں کو ترتیب دیا۔

2۔ پہلے مسودہ کی تعمیر:

محقق نے سوالات کی ایک بڑی تعداد تیار کی جو براہ راست/ بالواسطہ سوالات/ کھلے سوالات/ بند سوالات پر مشتمل تھی، ترتیب دے کر اس کو ایک شکل دی گئی۔

3۔خوداحتساب:

تیار کردہ سوالنامہ کی جانچ محقق نے خود ہی کی۔سولناموں کی زبان مطالعہ کی مناسبت سے سوالنامہ شفافیت اور تناظر وغیرہ کی جانچ کی گئی ہے۔

4۔خارجی تشخیص:

سوالناموں کے مسودہ کو ماہرین/ ساتھیوں کو اس کی جانچ پڑتال کے لئے دیا گیا۔ان سے مشورے اور تجاویز حاصل کی گئیں۔

نظرثانی:

تجاویز حاصل کرنے کے بعد مناسب تبدیلی لائی گئی۔کچھ سوالات کو ماہرین کے مشوروں سے تبدیل کیا گیا۔چند سوالات کو نکال دیا گیا اور کچھ نئے سوالات کو شامل کیا گیا۔

1۔ پہلا سوالنامہ طالبات کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے داخلے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے تیار کیا گیا۔

2۔دوسرا سوالنامہ مدارس میں دستیاب طبعی سہولیات سے متعلق۔

3۔تیسرا سوالنامہ کے جی بی وی میں موجود تعلیمی سہولیات سے متعلق۔

4۔چوتھا سوالنامہ کے جی بی وی کی طالبات کے حصول تعلیم سے متعلق۔

5۔پانچواں سوالنامہ طالبات کی رائے جاننے کیلئے۔

6۔چھٹا سوال نامہ کمرہ جماعت کے درس وتدریس کے مشاہدہ کیلئے تیار کیا گیا۔

پہلا سوالنامہ: جس میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے پتہ، ضلع، علاقہ، انتظامیہ سال 2013-2014 میں طالبات کے داخلہ کا رجحان جس میں، چھٹویں، ساتویں، آٹھویں، نویں اور دسویں

جماعت سے متعلق ہےاوراسی طرح درج فہرست، درج قبائل، پسماندہ طبقات، اقلیتوں اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والی طالبات کے داخلہ کے رجحان جیسے نکات رکھے گئے ہیں۔

دوسرا سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے متعلق طبعی سہولیات جیسے عمارت کی اقسام، عمارت کا رقبہ، کمرہ جماعت کی تعداد رہائشی کمرہ جات، باورچی خانہ جیسے 50 نکات رکھے گئے ہیں۔

تیسرا سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پائی گئی تعلیمی سہولیات جیسے صدر معلم، مضمون واری معلمات، فزیکل ٹیچر، کتب خانہ، سائنسی آلات، کھیل کے سامان وغیرہ کو معلوم کرنے کیلئے 46 سوالات رکھے گئے ہیں۔

چوتھا سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کے حصول تعلیم سے متعلق معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ جس میں سال 2011، 2012 اور 2013 کے دسویں جماعت کے نتائج، طالبات کی کامیابی کا فیصد مضمون واری کامیابی کا فیصد معلوم کرنے اور ناکامی کی وجوہات، کامیابی کے لئے مشورے معلوم کرنا پایا گیا ہے۔

پانچواں سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ سے متعلق طالبات کی رائے جاننے کے لئے 63 سوالات پر مبنی سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں طالبات کو دی جانے والی سہولیات جیسے یونیفارم، غذا، طبی سہولیات، رہائش گاہ، انعامات، امتحانات، تعلیمی اوقات وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

چھٹواں سوالنامہ: میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں کام کررہی معلّمات کے تدریسی مشاغل درج ہیں۔

جس کا پہلا حصہ **پلاننگ** تیاری ہے جس میں معلّمات کی تدریس سے قبل کی تیاری کے بارے میں تفصیلات کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں 6 سوالات رکھے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں عمل آوری یعنی کمرہ جماعت کے طریقہ کے بارے میں 21 سوالات رکھے گئے ہیں۔ تیسرا حصہ جو طالبات کی جانچ کے لئے تیار کیا گیا ہے جو سات سوالات پر مبنی ہے۔

ان سوالناموں کے مسودہ کو ہندوستان کی مختلف جامعات کے تعلیمی ماہرین کے پاس ان کی تجاویز اور آراء حاصل کرنے کیلئے بھیجا گیا۔ ماہرین سے حاصل شدہ تجاویز کی روشنی میں اس سوالنامہ میں مناسب تبدیلیاں کی گئی اور کافی بحث ومباحثہ کے بعد اس کو قطعیت دی گئی اور اس بات کا خیال رکھا گیا کہ سوالناموں میں وہ تمام نکات شامل ہوں جو اس مطالعہ کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ احتیاط برتی گئی کہ کوئی بھی اہم نکتہ چھوٹنے نہ پائے۔

5.11۔معطیات جمع کرنے کا طریقہ:

Procedure for Data Collection

اس مطالعہ کے لئے تحقیقی وسائل (Tool of Research) کو قطعیت دینے کے بعد محقق بذات خود اور منتخب نمائندوں کے ذریعہ سے اس تحقیق کی تفصیلات اکھٹا کرنے کے لئے اجازت حاصل کی گئی۔ اس دورہ میں محقق نے بعض دیگر معلّمات اور طالبات کا تعاؤن بھی حاصل کیا۔

5.12۔مطالعہ کے محاصلات:Findings of the Study

1۔ محبوب نگر کے 64 منڈلوں میں 65 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ پائے گئے ہیں۔ جو چنندہ آبادی کا 102% ہے۔ کیونکہ محبوب نگر میں خواندگی کا تناسب کم ہونے کی وجہ سے محبوب نگر کے مستقر پر دیہی اور شہری کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے ہیں۔ تینون اضلاع کے ضلع گنٹور میں خواندگی کا فیصد زیادہ ہونے کی وجہ سے 57 منڈلوں میں صرف 24 منڈلوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے ہیں۔ (جن منڈلوں مین خواندگی کا تناسب اوسط سے کم ہے) اسطرح کرنول میں خواندگی کا تناسب اوسط ہونے کی وجہ سے وہاں کے 54 منڈلوں میں سے 53 منڈلوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے ہیں۔ اسطرح تینوں اضلاع کے جملہ 175 منڈلوں میں 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے ہیں۔ منڈلوں کے لحاظ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے قیام کا تناسب 81 فیصد ہے۔

2۔ علاقوں کے لحاظ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا تقابل کیا جائے تو آندھرا پردیش میں تین قسم کے علاقے پائے گئے۔1) شہری علاقہ 2) دیہی علاقہ 3) قبائلی علاقہ، تینوں اضلاع کے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا پھیلاؤ شہری علاقہ میں 27 جسکا تناسب 19.02% ہے۔دیہی علاقہ میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی تعداد 100 ہے۔اسکا تناسب 70.42% ہے۔قبائلی علاقوں میں 15 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ پائے گئے۔جوتناسب کے لحاظ سے 10.56% ہے۔اس لحاظ سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے مل کی زیادہ تر آبادی دیہی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔اس لئے آبادی کے لحاظ سے 100 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ دیہی علاقوں میں قائم کئے گئے۔دوسرے درجہ پر شہری علاقے ہیں جہاں پر 27 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے،قبائلی علاقے کم ہونے کی وجہ سے ان علاقوں میں صرف 15 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے ہیں۔

3۔ تینوں اضلاع کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ چار انتظامیہ'' آندھرا پردیش سوشیل ویلفیر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی'' کے تحت جملہ 9 3 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ جو کہ آبادی کا27.46% ہوتے ہیں، آندھرا پردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی کے تحت بھی 39 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ جو کہ آبادی کا27.46% ہوتے ہیں، آندھرا پردیش ٹرائبل ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی کے تحت 20 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔جوکہ تحقیقی آبادی کا14.08% ہے۔سب سے زیادہ44 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ راجیو ودیامشن کے تحت کام کررہے ہیں یہ آبادی کا31% ہے۔

4۔ سابقہ ریاست آندھرا پردیش کے تین علاقوں آندھرا، تلنگانہ اور رائلسیما کے تین اضلاع محبوب نگر، گنٹور اور کرنول میں خدمات انجام دے رہے، کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سماجی موقف کے تحت درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والے محبوب نگر میں 3935 طالبات، گنٹور میں 1783 طالبات اور کرنول میں 3098 طالبات اسطرح تینوں اضلاع میں جملہ 8816 تعلیم پارہے ہیں، جبکہ درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے محبوب نگر میں 2831 طالبات، گنٹور میں 1119 طالبات، کرنول میں 804 طالبات،

اسطرح تینوں اضلاع کے جملہ 4754 طالبات تعلیم پا رہے ہیں۔ دیگر پسماندہ طبقات کے محبوب نگر میں 4485 طالبات، گنٹور میں میں 1178 طالبات، کرنول میں 1300 طالبات اسطرح تینوں اضلاع کے جملہ 1881 طالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اورسطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقہ سے تعلق رکھنے والی محبوب نگر میں 683 طالبات، گنٹور میں 1446 طالبات، کرنول میں 648 طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں، اسطرح تینوں اضلاع کے منجملہ 2777 طالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ جملہ آبادی میں اوپر بیان کردہ زمروں میں سے محبوب نگر میں 12310، گنٹور میں 5731 اور کرنول میں 9665 طالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ جملہ 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 28400 طالبات کے داخلہ کی گنجائش ہے تاہم 27706 طالبات نے ان کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ اس طرح تینوں اضلاع کے تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کے داخلوں کا تناسب 97 فیصد ریکارڈ کیا گیا ہے۔

5۔ سابقہ ریاست آندھراپردیش کے تین علاقوں تلنگانہ، آندھرا اور رائلسیما میں 4 انتظامیہ کے تحت کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کام کررہے ہیں۔ آندھراپردیش سماجی بہبود اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی APSWREIS کے تحت کارکرد 39 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں جملہ 8236 طالبات تعلیم پارہی ہیں جبکہ آندھراپردیش اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی APREIS کے تحت کام کررہے جملہ 39 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 7490 طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ اسی طرح آندھراپردیش قبائلی بہبود اقامتی تعلیمی اداروں کی سوسائٹی APTWREIS کے تحت 20 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کی تعداد 4285 ہے۔ راجیو ودیا مشن RVM کے زیر انتظام کام کررہے 44 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پڑھ رہی لڑکیوں کی تعداد 7695 ہے۔ اس طرح 4 انتظامیہ کے تحت درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، مسلم اقلیتوں اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقات سے تعلق رکھنے والی جملہ 27706 طالبات کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اداروں میں زیور تعلیم سے آراستہ ہورہی ہیں۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تعلیم حاصل کررہی جملہ لڑکیوں کا تناسب بالترتیب 29.7 فیصد، 27.6 فیصد، 15 فیصد اور 28.7 فیصد ہے۔

6۔ شہری علاقہ، دیہی علاقہ اور قبائلی علاقہ میں درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والی 8816 طالبات، درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والی 4754، دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والی 9478، مسلم اقلیت سے تعلق رکھنے والی 1881 طالبات اور سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقات کی 2777 طالبات ہیں۔ کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تعلیم حاصل کررہی لڑکیوں میں سب سے زیادہ دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں ہیں جن کی تعداد 9478 ہے جو کہ تعلیم حاصل کررہی جملہ لڑکیوں کی تعداد کا 34 فیصد ہے۔ دوسرے درجہ پر درج فہرست ذاتوں کی طالبات ہیں جو کہ تحقیقی آبادی کا 31.8 فیصد ہیں۔ تیسرے درجہ پر درج قبائل لڑکیاں ہیں جن کا تناسب 17 فیصد ہے۔ اس کے بعد کا درجہ سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے طبقات کی لڑکیوں کا ہے۔ جن کا تناسب 10 فیصد ریکاڈر کیا گیا ہے۔ آخر میں مسلم اقلیتوں کا ذکر ہے جو تعلیم حاصل کررہی لڑکیوں کا 6.8 فیصد ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اقلیتوں خصوصاً مسلم لڑکیوں میں تعلیمی رجحان بہت ہی کم ہے۔

7۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سے صرف 18 مدارس، کچے یعنی غیر پختہ عمارتوں میں چلائے جارہے ہیں جبکہ 124 مدارس پختہ عمارتوں میں کام کررہے ہیں۔ اس طرح ان کا تناسب 87.32 ہوتا ہے۔ 106 مدارس میں مکمل احاطہ ہے جو کہ 74.65 فیصد ہے۔ 36 کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ کے لئے عمارت کا احاطہ ناکافی ہے جس کا تناسب 25.35 فیصد ہے۔ ان میں 77.46 فیصد سرکاری قواعد کے مطابق ہیں جبکہ 22.54 فیصد مدارس سرکاری قواعد کے تحت نہیں چل رہے ہیں۔

8۔ 142 مدارس میں سے جو کہ چار انتظامیہ کے تحت کام کررہے ہیں، 116 میں مکمل یعنی تمام جماعتوں کے لئے کمرے موجود ہیں جو 81.69 فیصد ہے اور 132 میں رہائشی کمرے موجود ہیں جو کہ 92.96 فیصد ہیں اور 114 آفس روم موجود ہیں۔ 127 مدارس میں مطبخ کی سہولت موجود ہے جس کا فیصد 89.44 فیصد ہے۔ تاہم مکمل سہولتوں کے ساتھ مطبخ صرف 98 مدارس میں ہی موجود ہیں جس کا تناسب 69.0 فیصد ہے

9۔ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای

آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جانیوالے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 77 کے پاس طعام خانے ہیں جو مکمل سہولتوں سے آراستہ ہیں۔ان کا تناسب 54.23 فیصد ہوتا ہے۔مہمانوں کیلئے انتظار گاہ کی سہولت صرف 25 مدارس میں دستیاب ہے۔اجلاس کیلئے صرف 45 مدارس میں ہال موجود ہے۔سمعی و بصری آلات کا کمرہ صرف 29 کے پاس ہے جس کا تناسب 20.42 ہوتا ہے۔کتب خانے 70 مدارس میں موجود ہیں جن کا تناسب 49.30 فیصد ہوتا ہے۔

10۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 78 مدارس میں 200 سے کم کتابیں موجود ہیں جبکہ 53 مدارس میں 200 تا 500 کے درمیان کتابیں ہیں اور 11 مدارس میں 500 سے زائد کتب موجود ہیں۔ 142 مدارس میں سے صرف 56 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جو کہ 39.44 فیصد ہے۔ 131 مدارس میں اخبارات آتے ہیں۔سائنسی تجربہ گاہیں صرف 32.39 فیصد مدارس میں موجود ہیں۔تجربہ گاہ میں درکار اشیاء صرف 30 مدارس کو فراہم کی گئیں جس کا تناسب 30 فیصد ہوتا ہے۔

11۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جارہے 142 مدارس میں سے 97 میں کمپیوٹر کا کمرہ موجود ہے جو کہ 68.31 فیصد ہے۔کمپیوٹر کی تمام اشیاء صرف 65 سنٹرس پر ہی فراہم کی گئیں اور کھیل کود کے سامان کے کمرے صرف 28 مدارس میں موجود ہیں جو کہ 19.72 فیصد ہے۔کھیل کود کا سامان صرف 20 مدارس میں فراہم کیا گیا۔اسکول بیانڈ 58 مدارس میں موجود ہے۔

12۔ 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سامعین سے خطاب کرنے کی سہولت صرف 45.07 فیصد مدارس میں موجود ہے۔ پینے کے پانی کی سہولتیں 97 مدارس میں دستیاب ہیں جس کا تناسب 68.31 ہوتا ہے۔ خالص پانی کا تناسب 50 فیصد ہے۔ بیت الخلاء کی سہولت صرف 89 مدارس میں موجود ہے جو 62.68 فیصد ہے۔نہانے کی سہولت کا تناسب 60.56 فیصد ہے۔

13۔ چاروں انتظامیوں کے تحت چلائے جانے والے تمام 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 26.76 فیصد مدارس کی عمارتوں کی حصار بندی کی گئی ہے جس کا تناسب 26.76 ہے۔28.17 فیصد

مدارس میں کھیل کود کا میدان موجود ہے۔ 24.65 فیصد مراکز میں ناکارہ سامان کا کمرہ موجود ہے۔ علیحدہ ووکیشنل تربیت کے لئے کمرے صرف 26 مدارس میں موجود ہیں جو 18.31 فیصد ہے اور 21 مدارس میں ووکیشنل تربیتی کورس دستیاب ہے۔ ان میں 21 مدارس میں سلائی اور 5 مدارس میں کڑھائی کا کورس کا موجود ہے۔ کورس کا سامان صرف 48 مدارس میں موجود ہے جو 33.80 فیصد ہے۔

14۔ تین قسم کے علاقوں جیسے دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ موجود ہیں۔ ان میں صرف 18 کے لئے غیر پختہ عمارت ہے جبکہ دیگر تمام 124 مدارس پختہ عمارتوں میں کام کر رہے ہیں جو کہ 87.32 ہے۔ صرف 106 مدارس میں مکمل احاطہ فراہم کیا گیا ہے جو کہ 74.65 فیصد ہے۔

15۔ دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں کے 142 میں سے صرف 116 میں کمرہ جماعتیں موجود ہیں جو 81.69 فیصد ہے اور 132 میں مکمل رہائشی کمرے موجود ہیں جو کہ 92.96 فیصد ہے۔ 114 مدارس میں مکمل آفس رومس موجود ہیں جبکہ 127 میں مطبخ موجود ہیں جن کا تناسب 89.44 فیصد ہے۔ مکمل سہولتوں کے ساتھ 98 مدارس میں مطبخ موجود ہیں۔

16۔ دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں موجود 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 77 مدارس میں طعام خانے موجود ہیں جو کہ 54.23 فیصد ہے۔ 17.61 فیصد مدارس میں انتظار گاہ موجود ہے جبکہ تینوں علاقوں میں صرف 31.69 فیصد میں اجلاس ہال دستیاب ہیں۔ سمعی و بصری آلات کا کمرہ صرف 29 مدارس میں دستیاب ہے۔ کتب خانہ 49.30 فیصد مدارس میں موجود ہے۔

17۔ مندرجہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں جملہ 142 مدارس میں صرف 54.93 فیصد مدارس کے کتب خانوں میں 200 سے کم کتابیں موجود ہیں۔ 37.32 کتب خانوں میں 200 تا 500 کے درمیان کتابیں موجود ہیں۔ 7.75 فیصد کتب خانوں میں 500 سے زیادہ کتابیں دستیاب ہیں اور 39.44 فیصد کتب خانوں میں کافی حد تک کتابیں موجود ہیں۔ اخبار 92.25 فیصد مدارس کو فراہم کیا جاتا ہے اور 32.39 فیصد مدارس میں سائنسی تجربہ گاہ موجود ہے۔

18۔ دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں پائے جانے والے 142 مدارس میں 68.31 فیصد مدارس میں کمپیوٹر کا کمرہ موجود ہے۔ کمپیوٹر روم میں سامان صرف 67.01 فیصد مدارس پر فراہم کیا جاتا ہے۔ 28 مدارس میں کھیل کود کے کمرے موجود ہیں اور سامان صرف 71.43 فیصد مدارس پر فراہم کیا جاتا ہے۔ اسکول کا بیانڈ 58 مدارس پر موجود ہے 40.85 فیصد ہے۔

19۔ تمام تین علاقوں یعنی دیہی، شہری اور قبائلی صرف 45.07 فیصد مدارس میں سامعین کو مخاطب کرنے کا سامان موجود ہے۔ 68.31 فیصد مدارس میں پینے کے پانی کی سہولت دستیاب ہے جبکہ صرف 50 فیصد مدارس میں پینے کے لئے خالص پانی فراہم ہے۔ 89 مدارس میں بیت الخلاء موجود ہے جن کا تناسب 62.68 فیصد ہے۔ حمام کی سہولت 60.56 فیصد مدارس میں موجود ہے۔

20۔ تینوں علاقوں یعنی دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں موجود کستور باگاندھی بالیکا ودیالیہ میں صرف 26.76 فیصد مدارس کی حصار بندی کی گئی ہے۔ کھیل کود کے لئے کھلا میدان صرف 28.17 فیصد مدارس میں موجود ہے۔ ناکارہ سامان وغیرہ رکھنے کا کمرہ صرف 24.65 فیصد مدارس میں موجود ہے۔ ووکیشنل ٹریننگ کے لئے علیحدہ کمرہ صرف 6 2 مدارس میں موجود ہے۔ ووکیشنل تربیتی کورسس کے تحت صرف 80.77 فیصد مدارس میں سلائی کا کورس دستیاب ہے جبکہ 19.23 فیصد مدارس میں کڑھائی کا کورس دستیاب ہے۔ سامان صرف 48 مدارس میں موجود ہے جو 33.80 فیصد ہے۔

21۔ دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں کے تمام کستور باگاندھی بالیکا ودیالیہ کے منجملہ ضرورت کے مطابق 23 مدارس میں ناخوشگوار واقعات پیش آنے توثیق کی گئی ہے جو 16.20 فیصد ہے۔ 132 مدارس میں طالبات کے تحفظ کے لئے رات میں خاتون چوکیدار کو تعینات کیا گیا ہے جبکہ 10 مدارس پر مرد چوکیدار مقرر ہے جو کہ 7.04 فیصد ہے۔

22۔ تین قسم کے رہائشی علاقوں میں دی گئی تعلیمی سہولیات کے مطابق شہری علاقہ میں 27 مدارس یعنی 19.02 تعلیمی سہولیات ہیں جبکہ دیہی علاقوں میں 100 مدارس یعنی 70.42 فیصد تعلیمی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ قبائلی علاقوں میں 15 مدارس قائم کئے گئے جو 10.56 فیصد ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ

زیادہ مدارس دیہی علاقوں میں قائم کئے گئے ہیں اور وہاں پر تعلیمی سہولتیں بھی زیادہ ہیں۔

23۔ ریاست کے تین علاقوں تلنگانہ، آندھرا اور رائلسیما میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ، چار انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت جملہ 39 مدارس ہیں جس میں تعلیمی سہولیات 27.46 فیصد ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت بھی جملہ 39 مدارس میں تعلیمی سہولیات کا تناسب 27.46 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت جملہ 20 مدارس میں تعلیمی سہولیات کا تناسب 14.08 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے جملہ 44 مدارس میں تعلیمی سہولیات کا تناسب 31.00 فیصد ہے۔ اس لحاظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آر وی ایم کے تحت کام کرنے والے مدارس میں تعلیمی سہولیات کا تناسب زیادہ ہے۔

24۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 مدارس میں سے صرف 32 مدارس میں مضمون واری اساتذہ موجود ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 مدارس میں صرف 32 میں مضمون واری اساتذہ ہیں جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔ آر وی ایم انتظامیہ کے تحت جملہ 44 میں 40 میں مضمون واری اساتذہ ہیں جن کا تناسب 90.91 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 20 مدارس میں سے 19 مدارس میں مضمون واری اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے جو دیگر انتظامیہ کے مقابلہ سب سے زیادہ ہے۔

25۔ اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 37 میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے صرف 35 میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں جن کا تناسب 89.74 فیصد ہے۔ آر وی ایم انتظامیہ کے تحت جملہ 44 میں سے صرف 39 میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں جن کا تناسب 88.64 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت تمام 20 مدارس میں اسپیشل آفیسر موجود ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ 100 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

26۔ اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 36 میں ریاضی کے استاد موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 36 میں ریاضی

کے اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ آر وی ایم انتظامیہ کے تحت جملہ 44 میں سے 41 میں ریاضی ٹیچر موجود ہیں جن کا تناسب 93.18 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت تمام 20 مدارس میں ریاضی کے استاد موجود ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ میں ریاضی کے اساتذہ کا تناسب 100 فیصد ہے جو سب سے زیادہ ہے۔

27۔ اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 38 میں سائنس کے اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت جملہ 39 میں سے 38 میں سائنس کے ٹیچرس موجود ہیں جن کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ کے تحت تمام 20 مدارس میں سائنس کے استاد موجود ہیں جو 100 فیصد ہے۔ آر وی ایم انتظامیہ کے تحت جملہ 44 میں سے 42 میں سائنس ٹیچر موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس انتظامیہ میں سائنس کے اساتذہ کا تناسب 100 فیصد ہے جو سب سے زیادہ ہے۔

28۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 37 میں سماجی علم کے اساتذہ ہیں جو 94.87 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 36 میں سماجی علم کے اساتذہ ہیں جو 92.31 فیصد ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 20 میں سے 19 میں سماجی علم کے استاد ہیں جو 95 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت جملہ 44 مدارس میں 40 میں سماجی علم کے ٹیچر موجود ہیں جو 90.91 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ تناسب اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا ہے۔

29۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 38 مدارس میں تلگو اساتذہ موجود ہیں جو 97.44 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں 37 مدارس میں تلگو اساتذہ ہیں جو 94.87 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت تمام 20 مدارس میں تلگو اساتذہ دستیاب ہیں جو 100 فیصد ہے۔ آر وی ایم اے تحت بھی تمام 44 مدارس میں تلگو اساتذہ موجود ہیں۔ یہاں بھی 100 فیصد تناسب ہے۔ اس طرح اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم تلگو معلّمہ کے تقرر میں سب سے آگے ہیں۔

30۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 39 مدارس میں 36 میں ہندی اساتذہ موجود ہیں جو 92.31 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس میں جملہ 39 میں سے 34 میں ہندی اساتذہ موجود ہیں جو 87.18 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں جملہ 20 میں سے 19 کے پاس ہندی ٹیچرس موجود ہیں جو 95 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت جملہ 44 میں سے 41 میں ہندی استاد موجود ہیں جو 93.18 فیصد ہے۔ تناسب کے مطابق اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

31۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں اردو اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 34 میں اردو اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 87.18 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 مدارس میں سے 19 میں اردو ٹیچر موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہوتا ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 میں سے 41 اسکولوں میں اردو اساتذہ موجود ہیں جن کا تناسب 93.18 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

32۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 12 میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 30.76 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 21 میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 53.85 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 6 میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 30 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں 15 میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 34 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 53.85 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

33۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں ووکیشنل ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 36 میں ووکیشنل ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 16 میں ووکیشنل ٹیچر موجود ہے جن کا تناسب 80 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں 37 میں ووکیشنل ٹیچر موجود ہے

جن کا تناسب 84.09 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیوآر ای آئی ایس اوراے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 92.31 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

34۔ اے پی ایس ڈبلیوآر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 20 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 51.28 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 17 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 43.59 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیوآر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 10 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 50 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 15 میں اسکول خادمہ موجود ہے جن کا تناسب 63.64 فیصد ہے جو تمام انتظامیہ سے آگے ہے۔

35۔ اے پی ایس ڈبلیوآر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 32 میں خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 31 میں خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 79.49 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیوآر ای آئی ایس کے تحت 20 مدارس میں سے 19 میں خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 33 میں خادمہ موجود ہیں جن کا تناسب 75 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیوآر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

36۔ اے پی ایس ڈبلیوآر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 30 مدارس میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیوآر ای آئی ایس کے تحت 20 مدارس میں سے 19 مدارس میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 37 مدارس میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 84.07 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیوآر ای آئی ایس کا انتظامیہ 95 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

37۔ اے پی ایس ڈبلیوآر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 22 میں مددگار کی سہولت ہے جن کا

تناسب 73.33 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 31 میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 86.11 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 16 میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 84.21 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 30 میں مددگار موجود ہے جن کا تناسب 81.08 فیصد ہے۔ مددگار کی سہولتوں میں 86.11 فیصد کے ساتھ اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ سب سے آگے ہے۔

38۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 34 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 87.18 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 30 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 76.92 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 20 مدارس میں 17 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 85 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے جملہ 44 مدارس میں 23 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 52.27 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 87 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

39۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 25 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 64.10 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے جملہ 39 مدارس میں 22 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 56.41 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے جملہ 20 مدارس میں 18 میں کتب خانے کی کتابیں موجود ہیں جن کا تناسب 90 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے جملہ 44 مدارس میں 23 میں تمام کتابیں ہیں جن کا تناسب 52.27 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 90 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

40۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 27 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 69.23 فیصد ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 31 میں سائنسی آلات موجود ہے جن کا تناسب 79.49 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 15 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 75 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 13 میں سائنسی

آلات موجود ہیں جن کا تناسب 29.55 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 79.49 فیصد سائنسی آلات کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

41۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 19 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 48.72 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 21 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 53.85 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 17 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 85 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 18 میں سائنسی آلات موجود ہیں جن کا تناسب 40.91 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 85 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

42۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 31 میں کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 79.49 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 34 میں کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 87.18 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 13 میں کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 65 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 25 میں تمام کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 56.82 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 87.18 فیصد کھیل کے سامان کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

43۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے صرف 19 میں تمام کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 48.72 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے صرف 16 میں کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 41.03 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 8 میں کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 40 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 22 میں تمام کھیل کود کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 50 فیصد ہے۔آر وی ایم کا انتظامیہ 50 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

44۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 12 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں

جن کا تناسب 30.77 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 12 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں جن کا تناسب 30.77 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 3 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں جن کا تناسب 15 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 8 میں باغبانی کے آلات موجود ہیں جن کا تناسب 18 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس اور اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 30.77 فیصد کے ساتھ آگے ہے۔

45۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 28 میں اسکول بیانڈ موجود ہے جس کا تناسب 51.28 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 16 میں اسکول بیانڈ موجود ہے جس کا تناسب 41.03 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 10 میں اسکول بیانڈ سامان موجود ہے جس کا تناسب 50 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 12 میں اسکول بیانڈ موجود ہے جس کا تناسب 27.27 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 51.28 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

46۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 32 مدارس میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 82.05 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 36 میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 92.31 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 18 میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 90 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 34 میں نقشے اور چارٹس موجود ہیں جن کا تناسب 77.27 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 92.31 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

47۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 21 میں سمعی و بصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 53.85 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 19 میں سمعی و بصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 48.72 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 10 میں سمعی و بصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 50 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس

میں سے 21 میں سمعی و بصری آلات موجود ہیں جن کا تناسب 47.73 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 53.85 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

48۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 36 میں دفتری کا سامان موجود ہے جس کا تناسب 51.28 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 38 میں دفتری سامان موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 18 میں دفتری سامان موجود ہے جس کا تناسب 90 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 40 میں دفتری سامان موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 97.44 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

49۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 33 مدارس میں کمپیوٹر موجود ہے ۔جس کا تناسب 84.62 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 22 میں کمپیوٹر موجود ہے جس کا تناسب 56.41 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 14 میں کمپیوٹر موجود ہے جس کا تناسب 70 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 30 میں کمپیوٹر موجود ہے جس کا تناسب 68.18 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 84.62 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

50۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 37 میں ٹائم ٹیبل ہے جس کا تناسب 94.87 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 39 میں ٹائم ٹیبل موجود ہے جس کا تناسب 100 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 19 میں ٹائم ٹیبل موجود ہے جس کا تناسب 95 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 43 میں ٹائم ٹیبل موجود ہے جس کا تناسب 97.73 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 100 فیصد نظام الاوقات کی موجودگی کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

51۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے تمام 39 میں رجسٹرس موجود ہیں جن

کا تناسب 100 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 38 میں رجسٹرس موجود ہیں جن کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے تمام 20 میں رجسٹرس موجود ہیں جن کا تناسب 100 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 38 میں رجسٹرس موجود ہیں جن کا تناسب 86.36 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 100 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

52۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 38 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 37 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 94.87 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 میں سے 19 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 95 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 37 میں ریکارڈ موجود ہے جس کا تناسب 84.09 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 97.44 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

53۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں تمام درسی کتابیں موجود ہیں جس کا تناسب 100 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 38 میں درسی کتابیں ہیں جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 20 مدارس میں سے تمام کے پاس درسی کتب موجود ہیں جس کا تناسب 100 فیصد ہے۔آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 38 میں درسی کتب موجود ہے جس کا تناسب 86.36 فیصد ہے۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 100 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

54۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 38 مدارس میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے تحت 39 میں سے 37 میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 94.87 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت

20 میں سے 19 مدارس میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 95 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 36 مدارس میں تمام بچوں کو یونیفارم موجود ہے جس کا تناسب 81.82 فیصد ہے۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا انتظامیہ 97.44 فیصد کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

55۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تحت 39 مدارس میں سے 37 میں تمام بچوں کے پاس کاپیاں موجود ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے تمام مدارس کے تمام بچوں کے پاس کاپیاں موجود ہیں۔ آر وی ایم کے تحت 44 مدارس میں سے 39 میں تمام بچوں کے پاس کاپیاں موجود ہیں۔

56۔ چار انتظامیہ کے تحت جملہ 88.03 فیصد مدارس میں درسی اکتسابی سامان استعمال ہوتا ہے۔

57۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 87 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس میں 89.7 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 95 فیصد اور آر وی ایم میں 87.8 فیصد اسکول گرانٹس استعمال ہوتے ہیں۔

58۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 71.79 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس میں 64 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 75 فیصد اور آر وی ایم میں 87.8 فیصد ٹیچر گرانٹس استعمال ہوتے ہیں۔

59۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے مدارس میں صرف 44 یعنی 30.99 فیصد مدارس میں ہی ووکیشنل آلات موجود ہیں۔

60۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 92 فیصد اسکولوں میں تعلیمی کیلنڈر موجود ہے۔ چار انتظامیہ میں 90 فیصد مدارس میں سالانہ منصوبہ پایا جاتا ہے۔ جملہ 92.9 فیصد مدارس میں یونٹ پلان پایا جاتا ہے۔

61۔ چار انتظامیہ کے تحت پائے جانے والے مدارس میں 93.6 فیصد اساتذہ کے پاس ٹیچنگ نوٹس موجود ہیں۔ فیصد تک موجود ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے انتظامیہ میں سب سے زیادہ اساتذہ ٹیچنگ نوٹس لکھتے ہیں جن کا تناسب 95 فیصد ہے۔

62۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 89 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔اے پی آر ای آئی ایس میں 89 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 95 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔آر وی ایم میں 90 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔اس طرح جملہ 90 فیصد اساتذہ ڈائری لکھتے ہیں۔

63۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 74 فیصد طالبات ڈائری لکھتے ہیں۔اے پی آر ای آئی ایس میں 74 فیصد طالبات ڈائری لکھتے ہیں۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 80 فیصد طالبات ڈائری لکھتے ہیں۔آر وی ایم میں 68 فیصد طالبات ڈائری لکھتے ہیں۔اس طرح جملہ تمام مدارس میں 73 فیصد طلبا ڈائری لکھتے ہیں۔

64۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 69 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس موجود ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے 32 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس موجود ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس موجود ہے۔آر وی ایم کے 79 فیصد مدارس میں پوسٹ باس موجود ہے۔اس طرح جملہ 79 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس پایا جاتا ہے۔

65۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 56 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ موجود ہے۔ اے پی آر ای آئی ایس کے 32 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ موجود ہے جبکہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 80 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ اور آر وی ایم کے 50 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ موجود ہے۔اس طرح جملہ 61.9 فیصد مدارس کے کمرہ جماعت میں کتب خانہ موجود ہے۔

66۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 56 فیصد مدارس میں تلگو انجمن موجود ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے 51 فیصد مدارس میں جبکہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 100 فیصد مدارس میں تلگو انجمن اور آر وی ایم کے 65 فیصد مدارس میں تلگو انجمن موجود ہے۔اس طرح جملہ 64 فیصد مدارس میں تلگو انجمنیں پائی گئی ہیں۔

67۔ چاروں انتظامیہ کے 58 فیصد مدارس میں ہندی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 65 فیصد میں انگریزی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 63 فیصد میں ریاضی کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

68۔ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 61 فیصد میں طبیعات کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 65 فیصد میں حیاتیات کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تمام مدارس میں 64 فیصد میں سماجی علم کی انجمنیں پائی جاتی ہیں

69۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 94 مدارس میں رننگ بورڈس پائے جاتے ہیں جن کا تناسب 66 فیصد ہے۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 102 مدارس میں نمائش کے لئے سامان رکھا جاتا ہے جس کا تناسب 71 فیصد ہے۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 مدارس میں 125 مدارس میں چاک بورڈ استعمال ہوتا ہے جس کا تناسب 88 فیصد ہے۔

70۔ اسپیشل آفیسر کے تحت تعلیمی کام کا ریکارڈ 132 مدارس میں رکھا جاتا ہے جس کا تناسب 92.9 فیصد ہے۔ جملہ 142 مدارس میں سے جو چار انتظامیہ کے تحت چلائے جاتے ہیں، ان میں 115 میں اسکول ڈے منعقد کیا جاتا ہے جس کا تناسب 80 فیصد ہے۔

71۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد مدارس میں سرپرستوں کا اجلاس ہوتا ہے۔ اے پی آر

ای آئی ایس کے 97 فیصد مدارس میں، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد مدارس میں جبکہ آر وی ایم کے 81 فیصد مدارس میں سرپرستوں کا اجلاس ہوتا ہے۔ اس طرح جملہ 91 فیصد مدارس میں سرپرستوں کا اجلاس منعقد ہوتا ہے۔

72۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 71 فیصد مدارس میں پروگریس کارڈس جاری کئے گئے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس کے 89 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 80 فیصد اور آر وی ایم کے 90 فیصد مدارس میں پروگریس کارڈس جاری کئے گئے۔ اس طرح چاروں انتظامیہ کے 83 فیصد مدارس میں طالبات کو پروگریس کارڈس جاری کئے گئے۔ ماہانہ امتحان تقریباً ہر انتظامیہ کے مدارس میں ہوتے ہیں۔ چاروں انتظامیہ کے 98.5 فیصد مدارس میں امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔ سالانہ امتحانات اسکول کے کیلنڈر کے مطابق تقریباً ہر مدرسہ میں منعقد ہوتے ہیں۔ چاروں انتظامیہ کے جملہ 136 مدارس میں سالانہ امتحانات منعقد ہوئے جس کا تناسب 95.7 فیصد ہے۔

73۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے مدارس میں پراجکٹ کے کام کا تناسب 74.36 فیصد ہے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس میں کام کا تناسب 76.92 فیصد ہے۔ اسی طریقہ سے اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں پراجکٹ کام کا تناسب 90.00 فیصد ہے۔ آر وی ایم کے پراجکٹ کام کا تناسب 79.55 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے مدارس میں پراجکٹ کام کا تناسب 90 فیصد کے ساتھ دوسروں سے آگے ہے۔

74۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کا تناسب 94.87 فیصد ہے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس کے مدارس میں ان سرگرمیوں کا تناسب 97.44 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کا تناسب صد فیصد ہے۔ آر وی ایم میں یہ تناسب 90.91 فیصد ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے مدارس میں سرگرمیوں کے صد فیصد ہونے سے سب سے اعلیٰ ہے۔

75۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں تقریری مقابلوں کا انعقاد 82.05 فیصد ہوتا ہے جبکہ اے پی آر ای آئی ایس میں تقریری مقابلوں کا انعقاد 92.3 فیصد ہوتا ہے۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے مدارس میں تقریری مقابلوں کا انعقاد 90 فیصد ہوتا ہے۔ آر وی ایم میں تقریری مقابلے 79.55 فیصد مدارس میں ہوتے ہیں۔ اس طرح 92.31 فیصد کے ساتھ اے پی آر ای آئی ایس تمام مدارس سے آگے ہے۔

76۔ مضمون نگاری یا تحریری مقابلوں میں اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے مدارس کی طالبات 98.87 فیصد مدارس میں حصہ لیتی ہیں۔ اے پی آر ای آئی ایس میں 97.44 فیصد مدارس کی طالبات حصہ لیتی ہیں۔ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں حصہ لینے والی طالبات کا تناسب 97 فیصد ہوتا ہے۔ آر وی ایم میں 95.45 فیصد مدارس کی طالبات مضمون نگاری میں حصہ لیتی ہیں۔ تمام مدارس میں اے پی آر ای آئی ایس کے مدارس میں مضمون نگاری کا انعقاد کرتے ہوئے تمام انتظامیوں سے آگے ہیں۔ چاروں انتظامیہ کے تحت جملہ 142 مدارس میں سے 109 میں خوش خوانی منعقد کی جاتی ہے جس کا تناسب 76.7 فیصد ہوتا ہے۔ چاروں انتظامیہ کے جملہ 142 مدارس میں سے 136 میں کوئز مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا تناسب 95.7 فیصد ہے۔

77۔ نغمے اور کہانیوں کے مقابلے جملہ 130 مدارس میں منعقد کئے گئے جن کا تناسب 91.3 فیصد ہے۔ چاروں انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے جملہ 142 مدارس میں سے 78 مدارس میں اسکول میگزین شائع ہوتی ہے جس کا تناسب 54.9 فیصد ہے۔ چاروں انتظامیہ کے تحت 142 مدارس میں سے 136 مدارس میں قومی دن منائے جاتے ہیں جن کا تناسب 95.7 فیصد ہے۔

78۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 100 فیصد مدارس میں، اے پی آر ای آئی ایس کے 97.44 فیصد مدارس میں، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد اور آر وی ایم کے 88.64 فیصد مدارس میں ملک کے عظیم رہنماؤں کا جنم دن منایا جاتا ہے۔ اس کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

79۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 46.15 فیصد مدارس میں، اے پی آر ای آئی ایس کے 61.54 فیصد مدارس میں، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 55 فیصد اور آر وی ایم کے 50 فیصد مدارس میں خانگی معلم کو دعوت دیتے ہوئے لیکچرس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس کا جملہ تناسب 52.8 فیصد ہے۔ چاروں انتظامیہ کے تحت 142 مدارس میں سے 127 مدارس میں اساتذہ کو تعلیمی رہبری دی جاتی ہے جس کا تناسب 89 فیصد ہے۔

80۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 89.74 فیصد مدارس میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔اے پی آر ای آئی ایس کے 89.74 فیصد اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد جبکہ آر وی ایم کے 84 فیصد مدارس میں مشاہدہ ہوتا ہے۔ جملہ 142 مدارس میں سے 126 مدارس کا مشاہدہ کیا گیا جس کا تناسب 88 فیصد ہے۔

81۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 33.33 فیصد مدارس، اے پی آر ای آئی ایس کے 48.72 فیصد اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 65 فیصد جبکہ آر وی ایم کے 50 فیصد مدارس میں تعلیمی تفریح منعقد کی گئی۔ جملہ 142 مدارس میں سے 47 فیصد مدارس میں تعلیمی تفریح کا انعقاد عمل میں لایا گیا ہے۔

82۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 92.31 فیصد مدارس، اے پی آر ای آئی ایس کے 82.05 فیصد اور اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 95 فیصد جبکہ آر وی ایم کے 77.27 فیصد مدارس میں اساتذہ کا عارضی رخصتی رجسٹر پایا جاتا ہے۔اس طرح جملہ چار انتظامیہ میں 85.21 فیصد مدارس میں یہ رجسٹر پائے جاتے ہیں۔

83۔چار انتظامیہ کے تحت 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سے 125 یعنی 88 فیصد مدارس میں اسپیشل آفیسر کے ذریعہ کمرہ جماعت میں اساتذہ کی پڑھائی کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

84۔اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 94.87 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس میں 87.18 مدارس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 80 فیصد اور آر وی ایم میں 81.8 فیصد فزیکل ایجوکیشن اساتذہ نظام الاوقات کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اس طرح جملہ مدارس میں اس کا تناسب 85 فیصد ہے۔ اساتذہ کے میٹنگ شیڈول کے مطابق چاروں انتظامیہ کے مدارس میں ٹیچرس میٹنگ منعقد ہوتی ہے جس کا تناسب

93.6 فیصد ہے۔

85۔ چاروں انتظامیہ میں 91.5 فیصد جائزہ اجلاس، ایجنڈہ کے مطابق منعقد کئے جاتے ہیں۔ چاروں انتظامیہ میں 96 فیصد تک اسپیشل آفیسر طلبا کے تحریری اور پڑھائی کی قابلیت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ چاروں انتظامیہ میں 92 فیصد اسپیشل آفیسر کے ذریعہ طلبا کے تحریری کام کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

86۔ طلبا کی تعلیمی قابلیت بڑھانے کے لئے گروپ کے ذریعہ مختلف ترقیاتی کام 92 فیصد تک منعقد کئے جاتے ہیں۔

87۔ چاروں انتظامیہ میں 90 فیصد طالبات تقریر اور کوئز مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ طالبات کے ذریعہ تیار کردہ مختلف چارٹس اور ٹیبل 93.6 فیصد تک کمرہ جماعت میں نمائش کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

88۔ چاروں انتظامیہ کے 97 فیصد مدارس کے ہاسٹلس میں سی آر ٹیز رات کے اوقات دورہ کرتے ہوئے بچوں سے ملاقات کرتے ہیں۔

89۔ چاروں انتظامیہ 93.6 فیصد مدارس میں CRTs سالانہ منصوبہ رجسٹر، یونٹ منصوبہ رجسٹر اور سبق پڑھانے کا منصوبہ رجسٹر استعمال کرتے ہیں۔

90۔ 95.7 فیصد مدارس کے طلبا دعائیہ اجتماع میں اخلاقی اقدار کا مظاہر کرتے ہیں۔

91۔ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 71 فیصد، اے پی آر ای آئی ایس کے 82 فیصد، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس کے 80 فیصد اور آر وی ایم کے 79 فیصد مدارس میں مذہبی رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا ہے تاکہ بچوں میں اخلاق اقدار کو فروغ دیا جاسکے۔

92۔ شہری علاقہ میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 84 فیصد، قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تک مضمون واری معلّمات پائے جاتے ہیں۔ قبائلی علاقہ میں معلّمات 93 فیصد ہے جو سب سے زیادہ ہے۔ شہری علاقہ میں 96 فیصد،

دیہی علاقہ میں 90 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد اسپیشل آفیسر موجود ہیں۔قبائلی علاقہ میں اسپیشل آفیسر کا فیصد 100 ہے جو سب سے زیادہ ہے۔شہری علاقہ میں 92.5 فیصد ریاضی کے اساتذہ موجود ہیں۔ دیہی علاقہ میں 93 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد ریاضی کے استاد موجود ہیں۔ قبائلی علاقہ میں ریاضی کی معلّمات کا تناسب 100 فیصد ہے اور یہ سب علاقوں میں زیادہ ہے۔

93۔شہری علاقہ میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 98 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد سائنس کی معلّمات موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 97 فیصد ہے اور قبائلی علاقے میں 100 فیصد سائنس کی معلّمات موجود ہیں۔

94۔شہری علاقہ میں 85 فیصد، دیہی علاقہ میں 95 فیصد، قبائلی علاقہ میں 90 فیصد سماجی علم کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 92 فیصد ہے۔دیہی علاقہ میں 95 فیصد مدارس میں سماجی علم کی معلّمات ہیں۔

95۔ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 97 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد تلگو کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 97.8 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد معلّمات تلگو کیلئے موجود ہیں۔

96۔ شہری علاقہ میں 44.4 فیصد، دیہی علاقہ میں 36 فیصد، قبائلی علاقہ میں 40 فیصد اردو کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 38 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 44.4 فیصد اردو کی معلمات کے ساتھ سب سے آگے ہے۔

97۔ شہری علاقہ میں 92.5 فیصد، دیہی علاقہ میں 87 فیصد، قبائلی علاقہ میں 86 فیصد فزیکل ایجوکیشن کے اساتذہ موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 85 فیصد PETs ہیں۔فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی تعداد شہری علاقہ کے مدارس میں سب سے زیادہ 95.50 فیصد ہے۔

98۔ شہری علاقہ میں 74 فیصد، دیہی علاقہ میں 49 فیصد، قبائلی علاقہ میں 40 فیصد ووکیشنل ٹیچرس موجود ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 52.8 فیصد ہے۔اس طرح شہری علاقہ میں ووکیشنل معلّمات کا فیصد 74 ہے جو

سب سے زیادہ ہے۔

99۔شہری علاقہ میں 96.30 فیصد، دیہی علاقہ میں 85 فیصد، قبائلی علاقہ میں 93 فیصد مدرسہ کے چپراسی موجود ہوتے ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 88 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 81 فیصد، دیہی علاقہ میں 86 فیصد، قبائلی علاقہ میں 93.33 فیصد مددگار پائے جاتے ہیں۔ جملہ تین علاقوں میں 85.9 فیصد ہے۔

100۔ شہری علاقہ میں 48 فیصد، دیہی علاقہ میں 78 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86.67 فیصد کتب خانہ کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ جملہ 73 فیصد کتاب خانے کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔تین علاقوں میں 61.9 فیصد تک کتب خانے کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔شہری علاقہ میں 48 فیصد، دیہی علاقہ میں 61 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86 فیصد تک سائنس کا سامان پایا جاتا ہے۔ جملہ 60.5 فیصد تک سائنس کا سامان مہیا ہے۔

101۔ شہری علاقہ میں 66.6 فیصد، دیہی علاقہ میں 73 فیصد، قبائلی علاقہ میں 80 فیصد کھیل کود کا سامان مہیا ہے۔اس طرح جملہ 72.5 فیصد سامان پایا جاتا ہے۔شہری علاقہ میں باغبانی کا سامان 7 فیصد، دیہی علاقہ میں 30 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 20 فیصد تک باغبانی کا سامان پایا جاتا ہے۔اس طرح جملہ 24.6 فیصد سامان پایا جاتا ہے۔اسکول کا بیانڈ شہری علاقہ میں 26 فیصد، دیہی علاقہ میں 51 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 53 فیصد تک پایا جاتا ہے۔ جملہ 46 فیصد علاقہ میں اسکول بیانڈ پایا جاتا ہے۔شہری علاقہ میں 70 فیصد، دیہی علاقہ میں 87 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد چارٹس اور نقشے پائے جاتے ہیں۔ جملہ 84.5 فیصد نقشے اور چارٹس پائے جاتے ہیں۔

102۔ 59 فیصد علاقہ میں نقشے اور چارٹس پائے جاتے ہیں۔قبائلی علاقہ کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 84 فیصد نقشے اور چارٹ دستیاب ہیں۔شہری علاقہ میں 48 فیصد، دیہی علاقہ میں 51 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 46.6 فیصد سمعی وبصری سامان موجود رہتا ہے۔اس طرح اس کا جملہ تناسب 50 فیصد ہے۔92.9 فیصد علاقہ میں آفس کا سامان جیسے گھنٹی اور گھڑی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔شہری علاقہ میں 74 فیصد، دیہی علاقہ میں 66 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 99 فیصد آفس کے لئے کمپیوٹر پایا جاتا ہے۔ اس طرح اس کا جملہ تناسب

69.7 فیصد ہے۔

103۔ شہری علاقہ کے مدارس میں 96 فیصد نظام الاوقات پایا جاتا ہے۔ دیہی علاقہ میں 98 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 99 فیصد نظام الاوقات پایا جاتا ہے۔ اس کا جملہ فیصد 97 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد رجسٹرس پائے جاتے ہیں۔ جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 81 فیصد، دیہی علاقہ میں 95 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد ریکارڈس پائے جاتے ہیں۔ اس طرح ان کا جملہ تناسب 92 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد درسی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ ان کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

104۔ شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 90 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد یونیفارمس سربراہ کئے گئے ہیں۔ ان کا جملہ تناسب 91 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد کاپیاں فراہم کی گئیں۔ جملہ 95 فیصد کاپیاں فراہم کی گئیں۔ شہری علاقہ میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 87 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86 فیصد درسی اکتسابی سامان استعمال ہوتا ہے۔ ان کا جملہ تناسب 88 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 77.7 فیصد، دیہی علاقہ میں 89 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد اسکول گرانٹس استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کا جملہ تناسب 87 فیصد ہے۔

105۔ شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 74 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 73 فیصد اساتذہ کے گرانٹس کا استعمال ہوتا ہے۔ جملہ تناسب 71 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 29.6 فیصد، دیہی علاقہ میں 32 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 26.6 فیصد ووکیشنل سامان موجود رہتا ہے جن کا جملہ تناسب 30.9 فیصد ہے۔

106۔ شہری علاقوں میں 92 فیصد، دیہی علاقہ میں 92 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تعلیمی کیلنڈر پایا جاتا ہے۔ تین علاقوں کا تناسب 92 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 88 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد سالانہ منصوبہ پایا جاتا ہے۔ تین علاقوں کا جملہ تناسب 90 فیصد ہے۔ یونٹ واری منصوبہ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 91 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد پایا جاتا ہے۔ تین علاقوں کا جملہ تناسب 92 فیصد ہے۔

107۔ شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 93 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد اساتذہ کے روزانہ پڑھانے کے لئے جماعت واری مضمون واری نوٹس پائے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 93.6 فیصد ہے۔ تین علاقوں میں اساتذہ کی ڈائری 90.85 فیصد تک پائی جاتی ہے۔ شہری علاقہ میں 62.9 فیصد، دیہی علاقہ میں 75 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد طالبات ڈائری رکھتی ہیں جن کا جملہ تناسب 73 فیصد ہے۔

108۔ شہری علاقوں میں 90 فیصد، دیہی علاقوں میں 80 فیصد اور قبائلی علاقہ یں 93 فیصد مدارس میں پوسٹ باکس پایا جاتا ہے جن کا جملہ تناسب 79 فیصد ہے۔ شہری علاقوں میں 48 فیصد، دیہی علاقوں میں 63 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 80 فیصد کمرہ جماعت میں کتب خانے پائے جاتے ہیں۔ تین علاقوں کا جملہ تناسب 61.9 فیصد ہے۔ شہری علاقوں میں 63 فیصد، دیہی علاقوں میں 59 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 100 فیصد تلگو انجمن پائے جاتے ہیں۔ اس طرح جملہ تناسب 64 فیصد ہے۔

109۔ شہری علاقہ میں 55 فیصد، دیہی علاقہ میں 55 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86.6 فیصد ہندی انجمن پائے جاتے ہیں۔ تینوں علاقوں کا جملہ تناسب 58.4 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں انگریزی انجمن 66.6 فیصد، دیہی علاقہ میں 61 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد انگریزی کے انجمن پائے جاتے ہیں۔ تینوں علاقوں کا جملہ تناسب 65 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 63 فیصد، دیہی علاقہ میں 58 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 100 فیصد ریاضی کی انجمن پائے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 63 فیصد ہے۔

110۔ شہری علاقہ میں طبیعات کے انجمن 63 فیصد، دیہی علاقہ میں 59 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 86 فیصد تک طبیعات کے انجمن پائے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 61 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 63 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد حیاتیات کے انجمن پائے جاتے ہیں۔ اس طرح جملہ تین علاقوں کا تناسب 65 فیصد ہے۔ شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 60 فیصد، قبائلی علاقہ میں 100 فیصد سماجی علم کے انجمن پائے جاتے ہیں۔ تینوں علاقوں کا جملہ تناسب 64 فیصد ہے۔

111۔ تینوں علاقوں کے شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں رننگ بورڈ 66 فیصد پائے جاتے ہیں۔ سامان کی

تشہیر شہری علاقہ میں 59 فیصد، دیہی علاقہ میں 74 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد کی جاتی ہے۔شہری علاقہ میں 85 فیصد، دیہی علاقہ میں 88 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد چاک بورڈ پایا جاتا ہے۔اس طرح تینوں علاقوں کا تناسب جملہ 88 فیصد ہوتا ہے۔

112۔ شہری علاقوں میں 96 فیصد، دیہی علاقوں میں 92 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک اسپیشل آفیسر کے ذریعہ اکتسابی ریکارڈ رکھے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 93 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 77 فیصد، دیہی علاقہ میں 80 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں اسکول ڈے پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ جملہ تینوں علاقوں میں یہ کام 81 فیصد ہوتا ہے۔

113۔ طلبا کے ترقی کارڈس شہری علاقوں میں 85 فیصد، دیہی علاقہ میں 84 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد جاری کئے جاتے ہیں۔اس طرح جملہ تناسب 84 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 99 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تک ماہانہ امتحانات وقت پر منعقد ہوتے ہیں۔سالانہ امتحانات کا جملہ تناسب شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں 95 فیصد ہے۔ تینوں علاقوں میں 95 فیصد تک یہ امتحانات منعقد ہوتے ہیں جبکہ شہری علاقہ کا تناسب 100 فیصد سب سے زیادہ ہے۔

114۔ شہری علاقہ میں 88 فیصد، دیہی علاقہ میں 75 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد منصوبہ کا کام دیا جاتا ہے۔ جملہ تناسب 78 فیصد ہے۔معاون اکتسابی کام تمام تین علاقوں میں 95 فیصد تک منعقد کیا جاتا ہے جبکہ شہری اور قبائلی علاقوں کے اسکولوں میں 100 فیصد ہم نصابی سرگرمیاں منعقد ہوتی ہیں۔شہری علاقہ میں 85 فیصد، دیہی علاقہ میں 85 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تقریری مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 85 فیصد ہے۔

115۔ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 95 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تحریری مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 70 فیصد، دیہی علاقہ میں 78 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد خوش خوانی کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 76 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 96 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد کوئز مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن

کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

116۔ شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 95 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تحریری مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 70 فیصد، دیہی علاقہ میں 78 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 80 فیصد خوش خوانی کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 76 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 96 فیصد، دیہی علاقہ میں 96 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد کوئز مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔

117۔ عظیم رہنماؤں کے جنم دن کو شہری علاقے میں 100 فیصد، دیہی علاقوں میں 94 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک مناتے ہیں جن کا جملہ تناسب 95 فیصد ہے۔شہری علاقوں میں 44 فیصد، دیہی علاقوں میں 53 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 66 فیصد خانگی معلم کے ذریعہ لیکچر دیئے جاتے ہیں۔شہری علاقوں میں 88 فیصد، دیہی علاقوں میں 89 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد اساتذہ کو تعلیمی رہبری کی جاتی ہے۔

118۔ مدرسہ کا معائنہ شہری علاقوں میں 88 فیصد، دیہی علاقوں میں 88 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد مدرسہ کا معائنہ کیا جاتا ہے جن کا جملہ تناسب 88 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 40 فیصد، دیہی علاقہ میں 47 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 60 فیصد تعلیمی تفریحی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں جن کا جملہ تناسب 47 فیصد ہے۔ اساتذہ کا عارضی رخصتی کا رجسٹر شہری علاقوں میں 96 فیصد، دیہی علاقوں میں 81 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک رکھے جاتے ہیں۔

119۔ اسپیشل آفیسر کی جانب سے کمرہ جماعت میں اساتذہ کی ٹیچنگ کا مشاہدہ 88 فیصد تک کیا جاتا ہے۔قبائلی علاقوں میں یہ تناسب سب سے زیادہ 93.33 فیصد ہے۔شہری علاقوں میں 85 فیصد، دیہی علاقوں میں 85 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 86 فیصد تک فزیکل ایجوکیشن ٹیچرس، شیڈول کے مطابق کام کرتے ہیں۔ شیڈول کے مطابق اساتذہ کی میٹنگیں تینوں علاقوں میں 93 فیصد منعقد ہوتی ہیں۔ دیہی علاقوں میں یہ تناسب سب سے زیادہ 94.00 فیصد ہے۔

120۔ تنقیدی میٹنگیں تینوں علاقوں میں 91 فیصد تک منعقد ہوتی ہیں۔شہری علاقوں میں یہ تناسب سب سے زیادہ 96.30 فیصد ہے۔طلبا کی لکھنے اور پڑھنے کی قابلیت کو 96 فیصد تک اسپیشل آفیسرس مشاہدہ کرتے ہیں۔دیہی علاقہ میں یہ تناسب سب سے زیادہ یعنی 97 فیصد ہے۔شہری علاقہ میں 100 فیصد، دیہی علاقہ میں 90 فیصد اور قبائلی علاقہ میں 93 فیصد تک اسپیشل آفیسرس طلبا کے تحریری کام کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

121۔ طالبات کی تعلیمی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے گروپ واری کام منعقد کئے جاتے ہیں جن کا تینوں علاقوں میں تناسب 92 فیصد ہے۔قبائلی علاقہ میں سب سے زیادہ تناسب 93 فیصد ہے۔شہری علاقوں میں 92 فیصد، دیہی علاقوں میں 90 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد تک طلبا تحریری مقابلہ اور کوئز مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔قبائلی علاقہ میں یہ تناسب سب سے زیادہ یعنی 93.33 فیصد ہے۔تین علاقوں میں 93 فیصد تک ضرورت کے مطابق چارٹس اور ٹیبل کی کمرہ جماعت میں نمائش کی جاتی ہیں۔شہری علاقہ کا تناسب سب سے زیادہ 96.30 فیصد ہے۔

122۔ شہری علاقوں میں 96 فیصد، دیہی علاقوں میں 98 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 93 فیصد سی آر ٹیز ہاسٹل میں رات کے وقت دورہ کرتے ہیں۔تین علاقوں میں سی آر ٹیز ضرورت کے مطابق مختلف رجسٹرس، سالانہ منصوبہ پلان، رجسٹر، یونٹ پلان رجسٹر وغیرہ 93 فیصد تک رکھتے ہیں۔تین علاقوں میں 95 فیصد تک طلباء اسمبلی میں اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔شہری علاقوں میں 81 فیصد، دیہی علاقوں میں 77 فیصد اور قبائلی علاقوں میں 80 فیصد تک بڑے مذہبی رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا ہے تاکہ وہ طلبا کو اخلاقی اقدار کے بارے میں معلومات فراہم کرسکیں۔

123۔ مارچ 2011، 2012 اور 2013 میں آندھراپردیش کے چار انتظامیوں آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیامشن/سرواسکشا ابھیان کے تحت چلائے جارہے کستور باگاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحان میں جن طالبات نے حصہ لیا، ان کی کامیابی کا تناسب ہر انتظامیہ میں بالترتیب 94 فیصد، 93 فیصد اور 95 فیصد ہے، جو عام مدارس سے

بہت زیادہ ہے۔ چاروں انتظامیوں کے نتائج کا تقابل کریں تو ایک بات یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نتائج میں کوئی تفاوت نہیں بلکہ نتائج تقریباً مساوی ہیں۔

124۔ مارچ 2011، 2012 اور 2013 میں تین علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے دسویں جماعت کی کامیابی کا تناسب بالترتیب 94، 93 اور 95 فیصد ہے۔ تین علاقوں کے نتائج کا تقابل کریں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ نتائج میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ تقریباً مساوی ہیں۔

125۔ چار انتظامیوں اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے دسویں جماعت کی طالبات کی ناکامی کی وجہ طالبات کی غیر حاضری ہے جس میں سب سے زیادہ تناسب اے پی آر ای آئی ایس کا 41 فیصد ہے۔ جملہ غیر حاضری کا فیصد 28 ہے۔

126۔ چار انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے دسویں جماعت کی طالبات کی ناکامی کی وجہ انفرادی توجہ کی کمی ہے۔ اس کا فیصد 24 ہے۔ اس میں سب سے زیادہ فیصد اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس کا ہے جو 36 فیصد ہے۔

127۔ چار انتظامیہ اے پی ایس ڈبلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم میں دسویں جماعت کی طالبات کی ناکامی کی وجہ اصلاحی تدریس کی کمی ہے جس کا تناسب 14.7 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں ہے جس کا فیصد 25 ہے۔ طالبات کی کمزور صحت کی وجہ سے ناکامی کا تناسب چاروں انتظامیوں میں 28 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں 75 فیصد ہے۔ دیگر وجوہات کی بنا پر طالبات کی ناکامی کا فیصد چاروں انتظامیوں میں 19.7 فیصد ہے۔ سب سے زیادہ آر وی ایم میں ہے جس کا فیصد 27 ہے۔

128۔ چاروں انتظامیہ میں مضمون واری اساتذہ کے عدم تقرر کی وجہ سے طالبات کی ناکامی کا تناسب 14 فیصد ہے۔ چاروں میں سب سے زیادہ اے پی آر ای آئی ایس میں ہے جس کا تناسب 23 فیصد ہے۔ کمزور مضامین میں طلبا پر انفرادی توجہ کی کمی کی وجہ سے طالبات میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کا

تناسب 8 فیصد ہے۔اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں سب سے زیادہ ہے جس کا فیصد 15 ہے۔اہل سی آر ٹیز کی کمی کی وجہہ سے چاروں انتظامیوں کے دسویں جماعت کی طالبات کے امتحانات میں ناکامی کا فیصد 21 ہے۔سب سے زیادہ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس میں ہے جن کا فیصد 35 ہے۔

129۔تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کی وجہہ سوال 7 کی روشنی میں طالبات کی غیر حاضری کا تناسب 28 فیصد ہے۔سب سے زیادہ قبائلی علاقوں میں ہے جس کا فیصد 53 ہے۔

130۔اہل سی آر ٹیز کی کمی کی وجہہ سے ناکامی کی وجوہات سوال 7 کی روشنی میں تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں 58 میں ہے جن کا فیصد 40.8 ہے۔

131۔انفرادی توجہ کی کمی کی وجہہ سے دسویں جماعت کی طالبات کی امتحانات میں ناکامی کا فیصد تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں 58 میں ہے جن کا فیصد 40.8 فیصد ہے۔

132۔اصلاحی تدریس کی کمی کی وجہہ سے دسویں جماعت کے طالبات میں امتحانات میں ناکامی تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں 17 میں پائی جاتی ہے جن کا فیصد 11.9 ہے۔تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی مضمون واری اساتذہ کے عدم تقرر کی وجہہ سے ہے جن کا فیصد 7 فیصد ہے۔

133۔تین علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 142 سنٹرس میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کمزور مضامین میں طلبا پر انفرادی توجہ کی کمی کی وجہہ سے 12 میں ہے جن کا تناسب 8 فیصد ہے۔

134۔تین علاقے شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں دسویں جماعت کے امتحانات میں ناکامی کی وجہہ طالبات کی کمزور صحت ہے جو 142 سنٹرس کے جملہ 30 ہے جن کا فیصد 21 ہے۔

135۔دیگر وجوہات کی وجہہ سے دسویں جماعت کے طالبات کا امتحان میں ناکامی کا فیصد تین علاقوں شہری،

دیہی اور قبائلی کے منجملہ 142 میں سے 12 ہے جن کا فیصد 12 ہے۔

136۔ چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں مضمون واری اساتذہ کا تقرر کرنے پر 28 فیصد ہے۔

137۔ چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں انفرادی توجہ دینے پر 38 فیصد ہے۔

138۔ چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں 34.5 فیصد ہے۔

139۔ چار انتظامیہ اے پی ای سڈ بلیو آر ای آئی ایس، اے پی آر ای آئی ایس، اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس اور آر وی ایم کے تحت چلائے جا رہے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں ٹیوٹرس کا تقرر کرنے پر صرف 27 میں ہے جس کا فیصد 19 ہے۔

140۔ سابقہ امتحانات کے پرچہ سوالات کی مدد سے چاروں انتظامیہ کے 142 سنٹرس میں دسویں جماعت کے امتحانات میں صد فیصد کامیابی کے مشورے دینے کا فیصد 35 ہے۔

141۔ سائنسی خاکے، نقشوں کی نشاندہی، کتابی کام اور خطوط لکھنے کی موثر تربیت چاروں انتظامیہ کے 142 سنٹرس میں سے 52 میں صد فیصد کامیابی کے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں ہے جس کا فیصد 36.6 ہے۔

142۔ چاروں انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کی روشنی میں 14 میں ہے جن کا فیصد 9.8 ہے۔

143۔ تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر مضمون واری اساتذہ کے تقرر پر 40 ہے جن کا فیصد 28 ہے۔

144۔ تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر انفرادی توجہ 54 ہے جن کا فیصد 38 ہے۔

145۔ تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر اصلاحی تدریس کی سہولتیں 49 میں ہے جس کا فیصد 34.5 ہے۔

146۔ تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر ٹیوٹرس کا تقرر 27 ہے جن کا فیصد 19 ہے۔

147۔ تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر سابقہ امتحانات کے پرچہ سوالات کی مدد سے تیاری 50 ہے جن کا فیصد 35 ہے۔

148۔تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر سائنسی خاکے، نقشوں کی نشاندہی، کتابی کام اور خطوط لکھنے کی موثر تربیت 50 ہے جن کا فیصد 63.38 ہے۔تینوں علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے تحت چلائے جانے والے 142 سنٹرس میں صد فیصد کامیابی کے لئے مشورے آٹھویں سوال کے جوابات پر دیگر

وجوہات 14 میں ہے جن کا فیصد 9.86 ہے۔

149۔ شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس میں مدارس کی تمام سہولیات جملہ 142 سنٹرس میں سے 618 میں طالبات یہ کہتی ہیں کہ تمام سہولتیں موجود ہیں جن کا تناسب 87.04 ہے۔ کمرہ جماعت کی سہولت 120 مدارس میں موجود ہے جن کا تناسب 84.51 فیصد ہے۔ تغذیہ سے بھرپور غذا جو کہ سنٹرس 95 فیصد میں ہے۔ غذائی چارٹ کے مطابق 126 سنٹرس میں مکمل غذا فراہم کی جارہی ہے جن کا فیصد 88.73 ہے۔ طلبا کے یونیفارمس 133 سنٹرس میں فراہم کئے گئے ہیں جن کا فیصد 93.94 ہے۔ کتابوں کی فراہمی 125 سنٹرس میں کی گئی ہے جن کا تناسب 88.45 فیصد ہے۔ کاپیوں کی فراہمی 127 سنٹرس میں کی گئی ہے جن کا فیصد 89.58 ہے۔ خرابی صحت کے موقع پر طبی سہولتیں 123 سنٹرس میں فراہم کی گئی ہیں جن کا فیصد 86.34 ہے۔ طلباء کے نظریہ کے مطابق مختلف سہولتوں کی فراہمی میں سب سے زیادہ تغذیہ سے بھرپور غذا کی فراہمی ہے جو کہ 95 فیصد ہے۔

150۔ شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس میں 166 طالبات تلگو مضمون کو (23.38 فیصد)، انگریزی کو 224 طالبات (31.55 فیصد)، 57 طالبات ہندی (8.03 فیصد)، ریاضی کو 107 طالبات (15.07 فیصد)، سائنس کو 109 طالبات (15.35 فیصد) اور سماجی علم کو 47 طالبات (6.62 فیصد) پسند کرتے ہیں۔ مضمون واری طور پر تلگو تمام طالبات کیلئے آسان ہے، انگریزی 145 طالبات (20.42 فیصد)، ہندی 104 طالبات (14.65 فیصد)، ریاضی 242 طالبات (34.08 فیصد)، سائنس 108 طالبات (15.21 فیصد) اور سماجی علم 95 فیصد طالبات (13.38 فیصد) کو مشکل محسوس کرتے ہیں۔ کھیل کود کے مقابلہ میں 638 طالبات حصہ لے رہے ہیں جن کا تناسب 89.86 فیصد ہے۔ 567 طلبا نے انعامات حاصل کئے ہیں جن کا تناسب 79.86 فیصد ہے۔ آرام دہ رہائش 613 طالبات کو حاصل ہے جس کا تناسب 86.34 فیصد ہے۔

151۔ شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس میں جملہ 140 سنٹرس میں 625 طالبات امتحانات تحریر کررہے ہیں جن کا فیصد 88.03 ہے۔ 656 طالبات مفوضہ کام کررہے ہیں جن کا تناسب 92.39 فیصد

ہے۔ 637 طالبات اسکول کے بعد کے اوقات میں پڑھائی کرر ہے ہیں جن کا تناسب 89.72 فیصد ہے۔ 651 طالبات اپنی غلطیوں کی اصلاح کرر ہے ہیں جن کا تناسب 91.69 فیصد ہے۔ 413 طالبات ٹی وی کے ذریعہ تفریحی وقت گذاررہے ہیں جن کا فیصد 58.17 فیصد ہے۔ 561 طالبات کے والدین اپنے بچوں سے ملاقات کرر ہے ہیں جن کا فیصد 79.01 ہے۔ 128 سنٹرس میں حفاظتی دستہ موجود ہے جس کا تناسب 90.42 فیصد ہے۔

152۔ طالبات کے نظریہ کے مطابق 142 شہری، دیہی اور قبائلی سنٹرس میں سے 127 مدارس میں اساتذہ اچھا پڑھاتے ہیں جن کا تناسب 89.15 فیصد ہے۔ 620 طالبات کو کمرہ جماعت میں آزادی دے رہے ہیں جن کا فیصد 87.32 ہے۔ پیشہ وارانہ تربیت مساوی طور پر 450 طالبات کو مہیا کی جارہی ہے جن کا تناسب 63.38 فیصد ہے۔ 616 طالبات اپنے مسائل سے اساتذہ کو واقف کرارہے ہیں جن کا فیصد 86.76 ہے۔ 642 طالبات کی مشکلات میں اساتذہ رہبری کرر ہے ہیں جن کا فیصد 90.42 ہے۔ 121 مدارس میں اساتذہ درس و تدریس کے دوران تعلیمی امدادی آلات کو استعمال کرر ہے ہیں جن کا تناسب 85.63 فیصد ہے۔

153۔ 142 شہری، دیہی اور قبائلی مدارس میں 623 طالبات کو تعلیمی امدادی آلات جیسے ورک بک، ڈکشنری وغیرہ فراہم کئے جارہے ہیں جن کا تناسب 87.75 ہے، 585 طالبات کو جیب خرچ دیا جارہا ہے جن کا فیصد 82.39 ہے۔ 636 طالبات کو اساتذہ گھر کا کام دے رہے ہیں جن کا فیصد 89.58 ہے۔ تقریباً تمام طالبات گھر کے کام کی اصلاح کرر ہے ہیں۔ 631 طالبات کے حمام خانوں کی صفائی وقت پر کی جارہی ہے جن کا فیصد 91.69 ہے۔ 502 طالبات کو بستر مہیا کیا جارہا ہے جن کا فیصد 70.70 ہے۔ 483 طالبات کو مشکل مضامین میں خصوصی کوچنگ دی جارہی ہے جن کا فیصد 68.03 ہے۔

154۔ شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں کے 141 مدارس میں 115 میں اساتذہ بچوں کے والدین سے تعلیمی کام کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں اور ماہانہ اسکول کیلنڈر کے مطابق قومی تہوار منائے جاتے ہیں جن کا فیصد 86.20 ہے۔ اسکول کو گھر کی طرح محسوس کرنے والے 573 طالبات ہیں جن کا فیصد 80.70 ہے۔

89.01 فیصد اساتذہ پڑھانے میں باقاعدہ ہیں۔ انفرادی طور پر توجہ دینے والے اساتذہ 85.92 فیصد ہیں۔ 68.03 فیصد مدارس میں طالبات ڈائری لکھتی ہیں۔ 77.89 فیصد طالبات کتب خانہ کی کتابیں پڑھتی ہیں۔ 87.46 فیصد مدارس میں اسکول کی شروعات دعائیہ اجتماع سے ہوتی ہے۔ دوسرے باہر سے آنے والے مہمان اساتذہ کے ذریعہ زیادہ معلومات فراہم کرنے کا فیصد 67.32 ہے۔

155۔ تمام دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں کے سنٹرس جو کہ 142 ہیں، 52.4 فیصد میں سماج کی ترقی کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ 122 میں تعطیلات کا احترام کرتے ہوئے اسکول کے کیلنڈر کے پروگرام پر عمل کیا جاتا ہے جس کا تناسب 85.92 ہے، 113 مضمون واری کام پوری سرگرمی کے ساتھ ماہانہ کیلنڈر کے مطابق چلایا جاتا ہے اور 88.73 فیصد مدارس میں ماہانہ اور سالانہ امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔ کیلنڈر کے لحاظ سے تخلیقی کام کئے جانے کا تناسب 82.54 فیصد ہے۔ دسویں جماعت کے طالبات کے لئے زیادہ تعلیمی سنکرانتی کی تعطیلات کے بعد دی جاتی ہے۔ اس کا تناسب 75.63 فیصد ہے۔

156۔ طالبات کے نظریہ کے مطابق چار علاقوں کے 142 مدارس میں 121 مدارس میں طالبات کا عارضی رخصتی کا رجسٹر استعمال کیا جاتا ہے جن کا تناسب 85.21 فیصد ہے اور 86.20 فیصد طالبات اپنا پورا ریکارڈ رجسٹر میں اندراج کرتے ہیں۔ 124 سنٹرس میں طلبا صبح کی اولین ساعتوں میں بیدار ہوجاتے ہیں اور اپنا کام سنبھال لیتے ہیں۔ 118 میں 5:15 منٹ پر یوگا اور جسمانی ورزش کرائی جاتی ہے۔ 89.44 فیصد سنٹرس میں ٹائم ٹیبل کے لحاظ سے جماعتیں چلائی جاتی ہیں۔ 86.34 فیصد سنٹرس میں روزانہ کے کام کی نگرانی کی جاتی ہے
۔

157۔ 142 مدارس دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ 116 مدارس میں 2:30 تا 4:30 بجے شام ٹیوشن منعقد کئے جاتے ہیں۔ 7:30 تا 7:45 صبح اسکول میں دعائیہ اجتماع 118 مدارس میں منعقد کیا جاتا ہے۔ 84.08 فیصد سی آر ٹیز بھی ہاسٹل میں رہنے والوں کے ساتھ رہائش کرتے ہیں۔ 85.77 فیصد معاون اکتسابی تعلیمی سرگرمیاں کی جاتی ہیں۔ 83.52 فیصد اساتذہ بچوں کے شک وشبہات کو دور کرتے ہیں۔ 46 مدارس میں ناگہانی واقعات واقع ہوئے ہیں۔

158۔ چاروں انتظامیہ آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش سوشل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اورراجیوودیامشن کے تحت چلائے جانے والے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87.04 فیصد مدارس میں تمام سہولتیں موجود ہیں۔ 84.51 فیصد مدارس میں جماعتوں کی سہولتیں موجود ہیں۔ تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تغذیہ بخش غذا فراہم کی جاتی ہے۔ کھانے کے چارٹ کے مطابق 88.73 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مکمل غذا فراہم کی جاتی ہے۔ تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مکمل یونیفارم موجود ہیں۔ 88.45 فیصد اداروں میں پورے نصابی کتب فراہم کئے گئے اور 89.58 فیصد میں تمام کاپیاں فراہم کی گئیں۔

159۔ خرابی صحت کے وقت 86.34 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات کو طبی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ تمام مضامین میں سب سے زیادہ 72 فیصد انگریزی مضمون کو طلبا پسند کرتے ہیں اور سب سے زیادہ مشکل ریاضی مضمون کو محسوس کرتے ہیں جس کا تناسب 78 فیصد ہے۔

160۔ چار انتظامیوں کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 89.86 فیصد طالبات کھیل کود میں حصہ لیتے ہیں۔ 79 طالبات ہمیشہ انعامات حاصل کرتے ہیں۔ 63 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں رات میں سونے کے لئے مکمل رہائش موجود ہے۔ 88.03 فیصد مدارس میں طالبات تمام امتحانات میں شریک رہے۔ تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات میں دیا گیا کام تکمیل کیا جاتا ہے۔ 89.72 فیصد مدارس میں اضافی وقت میں پڑھا گیا۔ 91.69 فیصد طالبات کا نظریہ ہے کہ ان کے شک وشبہات کو دور کرنے کے لئے ہر وقت کوئی موجود ہے۔

161۔ طالبات کے نظریہ کے مطابق 83 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں تفریحی سامان جیسے ٹی وی وغیرہ موجود ہیں۔ 112 مدارس میں والدین اپنے بچوں سے کبھی بھی مل سکتے ہیں۔ 90.42 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں وارڈن یا چوکیدار کی تعیناتی کے ذریعہ حفاظت کی جاتی ہے۔ 89.30 فیصد میں معلّمات اچھا

پڑھاتی ہیں۔ 87 فیصد میں معلّمات بچوں کو کمرہ جماعت میں پوری آزادی دیتے ہیں اور 90 مدارس میں پیشہ وارانہ تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

162۔ طالبات کے نظریہ کے مطابق 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 123 میں طالبات اپنے داتی مسائل کو معلّمات سے ذکر کرتے ہیں۔ 90 فیصد معلّمات طالبات کو مشکل وقت میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ 85 معلّمات اساتذہ پڑھاتے وقت تعلیمی آلات کا استعمال کرتے ہیں۔ 87.75 فیصد طالبات کو تعلیمی امدادی سامان جیسے اٹلس، باکس وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ 82.39 فیصد طالبات کو سرکار سے جیب خرچ حاصل ہوتا ہے۔

163۔ طالبات کے نظریہ کے مطابق چاروں انتظامیوں کے 89.5 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات گھر کا کام دیتے ہیں۔ 87.89 فیصد معلّمات گھر کے کام کی جانچ کرتی ہیں۔ 142 مدارس میں 88.8 فیصد حمام خانے صاف رہتے ہیں۔ 91.69 فیصد بیت الخلاء صاف رہتے ہیں۔ 70 فیصد مدارس میں بستر فراہم کیا گیا ہے۔ 68 فیصد مدارس میں مشکل مضامین پر خاص کوچنگ دی جاتی ہے۔ 81 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات والدین سے طالبات کے تعلیمی معیار کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔

164۔ طالبات کے نظریہ کے مطابق چاروں انتظامیوں کے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 86 فیصد مدارس میں مختلف تہوار کیلنڈر کے مطابق منائے جاتے ہیں۔ 80 فیصد مدارس میں طالبات مدرسہ کو گھر کی طرح محسوس کرتے ہیں۔ 89 فیصد معلّمات پابندی سے پڑھاتے ہیں اور 85 فیصد معلّمات انفرادی توجہ دیتے ہیں۔ 68 فیصد طالبات ڈائری لکھتے ہیں۔ 77 طالبات کتب خانے کی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہیں۔ 87 فیصد مدارس میں اسکول کی شروعات دعائیہ اجتماع سے ہوتی ہے۔

165۔ چار انتظامیوں میں جن میں 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ہیں، بچوں کے نظریہ کے مطابق 69 فیصد میں اہم معلومات بیرونی قابل لوگوں سے فراہم کی جاتی ہیں اور 77 فیصد مدارس میں سماجی ترقی کے

پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔81 فیصد مدارس کو اسکول کیلنڈر کے مطابق تعطیلات دی جاتی ہیں اور 76 فیصد اسکولی کیلنڈر کے مطابق ہر ماہ مضمون واری اجتماع کیا جاتا ہے۔

166۔ تمام انتظامیوں میں جن کے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ ہیں، 87.7 فیصد مدارس میں ماہواری اور سالانہ امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔کیلنڈر کے مطابق 80 فیصد مدارس میں تخلیقی کام کئے جاتے ہیں۔ 77.7 فیصد مدارس میں سنکرانتی کی تعطیلات کے بعد خاص توجہ دسویں جماعت کو دی جاتی ہے۔83 فیصد مدارس میں طالبات کا عارضی رخصتی کا رجسٹر رکھا جاتا ہے۔

167۔مندرجہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ تمام علاقوں شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے تقریباً 95 معلّمات تدریسی نکات لکھ رہے ہیں۔85 فیصد کے ہاں تدریسی کتب موجود ہیں جبکہ 95 فیصد معلّمات ٹی ایل ایم کا استعمال کررہے ہیں۔80 فیصد اسباق کے لحاظ سے تعلیمی امدادی آلات استعمال کررہے ہیں۔85 فیصد معلّمات خود ٹی ایل ایم تیار کرتے ہیں۔83 فیصد تعلیمی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔

168۔ شہری، دیہی اور قبائلی علاقوں میں چلائے جانے والے 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 55 فیصد اسباق پڑھائے گئے 23 فیصد میں اسباق طالبات کی ترقی کے مطابق تیار کئے گئے۔ 24 فیصد طالبات سیکھنے میں حصہ لیتے ہیں۔13 فیصد میں طالبات کو سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔88 فیصد میں طالبات کی جستجو مطمئن ہوتی ہے۔90 فیصد میں معلّمات تعلیمی امدادی سامان صحیح وقت پر استعمال کرتے ہیں۔

169۔ چار علاقوں کے 92 فیصد مدارس میں معلّمات چاک اور تختہ سیاہ کا استعمال کرتے ہیں۔94 فیصد میں معلّمات بورڈ پر اہم نکات لکھتے ہیں۔ 93 فیصد مدارس میں طالبات بھی اہم نکات کو اپنی کاپیوں میں درج کرتے ہیں۔مختلف پڑھانے کے طریقوں میں سے استخراجی طریقہ کا تناسب زیادہ ہے جو 29 فیصد ہے۔

170۔ 88.7 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات طالبات کو گروپ میں بحث کرنے کے لئے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ 88.7 فیصد مدارس میں معلّمات سوالات پوری کلاس میں کرتے ہیں۔ 90 فیصد

مدارس میں معلّمات ایک ماڈل یعنی نمونے کا سبق زبان کے مضمون میں لیتے ہیں۔ 89 فیصد مدارس میں طالبات کو بھی زبان کے مضمون میں پڑھنے کی اجازت ہوتی ہے اور 88 فیصد مدارس میں طالبات کی اسی وقت تصحیح بھی کی جاتی ہے۔ 88 فیصد مدارس میں پڑھاتے وقت گرامر کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔

171۔ 91.5 فیصد کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات طالبات کو پڑھاتے وقت سبق کو کمرہ جماعت کی باہر کے حقیقی واقعات کو بھی جوڑتے ہیں۔ 76 فیصد مدارس میں طالبات کو زبانی یاد کرنے کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ 87 فیصد مدارس میں معلّمات کے سوالات تخلیقی صلاحیت کو اجاگر کرنے والے ہوتے ہیں۔ 89 فیصد مدارس میں طالبات کو انفرادی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ 84 فیصد مدارس میں اسباق تعلیمی مقصد کی بنیاد پر ہی پڑھایا جاتا ہے۔

172۔ تینوں علاقوں کے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87 فیصد مدارس میں معلّمات سبق کے اختتام پر سوالات کرتے ہیں۔ 86 فیصد مدارس میں سوالات سبق کے مقاصد کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ 89 فیصد مدارس میں طالبات معلّمات کے ذریعہ کئے گئے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ 85.9 فیصد مدارس میں طالبات کو سبق کے اختتام پر منصوبہ بند کام دیا جاتا ہے۔ 87 فیصد مدارس کی جماعتوں میں بچوں کے جواب سے معلّمات مطمئن ہوتی ہیں۔ 90 فیصد مدارس میں طلبا کے کام کے مطابق درجہ دیا جاتا ہے۔ 89 فیصد مدارس میں پڑھانے کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔

173۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 95 فیصد معلّمات تدریسی نکات لکھ رہے ہیں اور 85 فیصد معلّمات کے پاس درسی کتب موجود ہیں۔

174۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 95 فیصد

معلّمات کے پاس درسی واکتسابی آلات مہیا ہیں۔ 81 فیصد سی آر ٹی اپنے ٹی ایل ایم کو اسباق کے لحاظ سے استعمال کرتے ہیں۔

175۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 86 فیصد معلّمات ٹی ایل ایم خود تیار کرتے ہیں اور 83 فیصد معلّمات تعلیمی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔

176۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 55 فیصد اسباق پڑھائے گئے۔ 23 فیصد مدارس میں اسباق طالبات کی ترقی کے مطابق تیار کئے گئے۔

177۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 24 فیصد طالبات کو تدریسی اکتساب کے عمل میں حصہ لینے کی آزادی ہوتی ہے اور 13 فیصد طالبات کو سوالات کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔

178۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 88 فیصد طالبات کی جستجو مطمئن ہوتی ہے۔ 90 فیصد مدارس میں معلّمات تعلیمی امدادی سامان مناسب وقت پر استعمال کرتی ہیں۔

179۔چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 92 فیصد معلّمات چاک اورتختہ سیاہ کا استعمال کرتے ہیں اور 94 فیصد میں معلّمات اہم نکات کوتختہ سیاہ پر لکھتے ہیں اور 93 فیصد طالبات اہم نکات کوکاپیوں میں درج کرتے ہیں۔

180۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مختلف پڑھانے کے طریقوں میں سے استخراجی طریقہ کا تناسب زیادہ ہے جو 29 فیصد ہے۔

181۔چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں معلّمات طالبات کوگروپ میں بحث کرنے کے لئے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ 88.7 فیصد مدارس میں معلّمات سوالات پوری جماعت میں کرتے ہیں۔

182۔چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 90 فیصد معلّمات نمونے کا سبق زبان کے مضمون میں لئے ہیں۔89 فیصد میں طالبات کوبھی زبان کے مضمون پڑھانے کی اجازت ہوتی ہے۔88 فیصد طالبات کی اسی وقت تصحیح کی جاتی ہے۔

183۔چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی،

آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 88 فیصد طالبات کو پڑھاتے وقت قواعد کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ 91.5 فیصد معلّمات طالبات کو پڑھاتے وقت سبق کو کمرہ جماعت کی باہر کے حقیقی واقعات سے جوڑتے ہیں۔

184۔ چاروں انتظامیہ میں 76 فیصد معلّمات طالبات کو زبانی یاد کرنے کے لئے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ 87 فیصد میں معلّمات کے سوالات تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والے ہوتے ہیں۔

185۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 89 فیصد طالبات کو انفرادی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور 84.5 فیصد مدارس میں تعلیمی مقصد کی بنیاد پر ہی پڑھایا جاتا ہے۔

186۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87 فیصد میں معلّمات سبق کے اختتام پر سوالات کرتے ہیں۔ 86 فیصد میں سوالات سبق کے مقاصد کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔

187۔ چار انتظامیہ کے تحت چلائے جانے والے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 89.7 فیصد میں طالبات معلّمات کے ذریعہ کئے گئے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ 85.9 فیصد میں معلّمات طالبات کو سبق کے اختتام پر منصوبہ بند کام دیتے ہیں۔

188۔ چاروں انتظامیہ کے تحت آندھراپردیش سوشیل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی،

آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت چلائے جانے والے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 87 فیصد طالبات کے جواب سے معلّمات مطمئن ہوتے ہیں۔ 90.8 فیصد طالبات کے کام کے مطابق درجہ دیا جاتا ہے۔89 فیصد میں تدریس کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔

5.12.1 حاصل مطالعہ Findings

1 - ریاست آندھرا پردیش کے 3 اضلاع محبوب نگر ، گنٹور اور کرنول کے سال 2013,2012,2011 کے داخلوں سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ داخلوں کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔

2 - ریاست آندھرا پردیش کے 3 اضلاع محبوب نگر ، گنٹور اور کرنول کے سال 2013,2012,2011 کے Retention سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ ترک مدرسہ کے رجحان میں کمی ہوئی ہے

5.13۔ تعلیمی مضمرات:Educational Implications

اس تحقیقی مطالعہ کے تعلیمی مضمرات حسب ذیل ہوں گے۔

موجودہ تحقیقی مطالعہ ''ریاست آندھراپردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کا اثر۔ایک مطالعہ'' ہے۔اس مطالعہ کے نتائج عام طور پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کی بہتری کے لئے لئے جاسکتے ہیں۔

اس مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کم خواندگی والے اضلاع کے تمام منڈلوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے ہیں۔اوسط خواندگی والے اضلاع کے تمام سے کم منڈلوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم کئے گئے ہیں جبکہ اوسط سے زیادہ خواندگی والے اضلاع کے منڈلوں میں بہت کم کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ قائم ہوئے ہیں جس کی مثال ضلع محبوب نگر کے منڈلوں کی ہے۔اوسط کی مثال کرنول ضلع کے منڈلوں کی ہے جبکہ اوسط سے زیادہ خواندگی کے ضلع کے منڈلوں کی مثال گنٹور کی ہے۔

اسی لحاظ سے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا پھیلاؤ دیہی علاقوں میں بہت زیادہ ہے کیونکہ ہندوستان

اور ہماری ریاست آندھراپردیش کی زیادہ تر آبادی دیہاتوں میں بستی ہے۔ دوسرے اور تیسرے درجہ پر شہری علاقہ اور قبائلی علاقے ہیں۔

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے مدارس، چار انتظامیہ آندھراپردیش سوشل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی، آندھراپردیش ٹرائبل ویلفیئر ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی اور راجیو ودیا مشن کے تحت کام کررہے ہیں جس میں سے ایک ادارہ آندھراپردیش ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن سوسائٹی کو حالیہ عرصہ میں دوسرے اداروں میں ضم کردیا گیا ہے۔

کرایہ کی عمارتوں میں جو مدارس کام کررہے ہیں ان میں کمروں کی کمی پائی گئی ہے جس سے طالبات میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

چند مدارس میں مطبخ کی سہولت نہیں پائی گئی ہے۔

جملہ 142 مدارس میں صرف 77 مدارس میں طعام خانوں کی سہولت پائی گئی ہے جو 54 فیصد ہے۔ اجلاس کے لئے ہال 45 مدارس میں موجود ہے جو صرف 32 فیصد ہے۔ سمعی و بصری آلات کا کمرہ 29 مدارس میں پایا گیا ہے جس کا تناسب 20.42 فیصد ہے۔ کتب خانے 70 مدارس میں موجود ہیں جس کا تناسب 49.30 فیصد ہے۔

اس مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بہت سے ایس سی، ایس ٹی، بی سی اور دیگر پسماندہ طبقات اور مسلم اقلیتی طبقات اپنے تناسب کے لحاظ سے داخلہ لئے ہوئے ہیں تاہم کئی مدارس میں داخلوں میں کمی پائی گئی ہے۔

اس مطالعہ سے یہ انکشاف بھی ہوا ہے کہ تمام 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلوں کے اصولوں کو اپنایا گیا ہے۔ پھر محبوب نگر کے 40 مدارس میں گنٹور کے 17 مدارس میں اور کرنول کے 31 مدارس میں داخلے نشستوں سے کم ہیں۔ انتظامیہ کے افراد کی یہ ذمہ داری ہونی چاہئے کہ مخلوعہ نشستوں کے لئے ترک تعلیم لڑکیوں کی شناخت کرکے داخلے دلا کر نشستوں کو پر کریں۔

اس مطالعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں چند ایسے مدارس بھی ہیں جن میں نشستوں سے زائد داخلے ہوئے ہیں جیسے محبوب نگر کے 7 مدارس، گنٹور کا ایک مدرسہ اور کرنول ضلع کے 6 مدارس میں داخلے نشستوں سے زیادہ ہیں۔ 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سے 90 مدارس اپنی ذاتی عمارتوں میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہاں پر تعلیم حاصل کر رہی طالبات خوشی کا اظہار کر رہی ہیں اور مطمئن نظر آ رہی تھیں اور ان طالبات کے والدین بھی مطمئن نظر آ رہے تھے کیونکہ یہاں پر رہنے اور کھانے کے انتظامات اچھے ہیں اور معیاری تعلیم بھی حاصل ہو رہی ہے جبکہ ما باقی 54 مدارس کی طالبات جن کا مدرسہ کرایہ کی عمارتوں میں کام کر رہا ہے، مایوس نظر آ رہی تھیں کیونکہ ان مدارس میں کمروں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بھی وہ پریشان ہیں اور ان کے والدین بھی غیر مطمئن پائے گئے۔

جہاں تک تعلیمی سہولیات کا تعلق ہے کسی بھی کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں کبھی بھی مخلوعہ جائیداد نہیں پائی جاتی کیونکہ انتظامیوں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ تعلیمی سال کے شروع میں ہی تمام جائیدادوں کو پر کر لیا جائے اور جب بھی کوئی جائیداد مخلوعہ ہو تو فوری اس کو پر کر لیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی معلّمہ عارضی رخصت پر ہو تو بھی اس جائیداد کو عارضی طور پر معلّمہ کے دوبارہ آنے تک پر کر لیا جاتا ہے۔ اسی لئے ان کی تعلیم میں رکاوٹ پیش نہیں آتی۔

کمرہ جماعت میں جو تدریس دی جا رہی ہے وہ Activity Based مشاغلاتی طرز پر نہیں ہو رہی ہے۔ بحث و مباحثہ کی حوصلہ افزائی نہیں ہو رہی ہے۔ پراجکٹ ورک بھی نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ صرف سوالات اور جوابات کسے کام لیا جا رہا ہے۔

زیادہ تر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مختلف مضامین کی انجمنیں پائی گئی ہیں جس سے طالبات کو مضامین سیکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ مضامین کے تعلق سے گہرائی سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ طالبات میں مضامین کو سیکھنے میں دلچسپی پیدا کی جا رہی ہے۔ جہاں پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا احاطہ زیادہ ہے وہاں کی طالبات کھیلوں میں بھی حصہ لے رہی ہیں جس سے ان کی مکمل صلاحیتیں نشو نما پا رہی ہیں۔ ریاستی سطح، قومی سطح کے

کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لے رہی ہیں اور انعامات و تمغے وغیرہ بھی حاصل کر رہی ہیں۔

اس تحقیق سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ قبائلی علاقوں کے تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں مکمل سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ تمام مضامین کی معلّمات کا تقرر بھی ہوا ہے۔ تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں اسپیشل آفیسر کی تعیناتی ہوئی ہے۔ کمپیوٹر کا کمرہ 142 مدارس میں سے صرف 68.31 فیصد مدارس میں ہے مگر کمپیوٹر کا مکمل سامان 67 فیصد مدارس میں موجود ہے لیکن کمپیوٹر سکھانے کے لئے معلّمات کا تقرر ہونا باقی ہے۔

نصاب کی تکمیل تمام کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں ہوتی ہے۔ امتحانات بروقت رکھے جاتے ہیں اور طالبات کو پروگریس کارڈس بھی وقت مقرر پر دیئے جاتے ہیں۔

طالبات کے لئے پیشہ وارانہ تعلیم صر 60 مدارس میں فراہم کی جارہی ہے جو کہ مکمل طور پر تمام سال دی جاتی ہے۔ جبکہ 57 مدارس میں جز وقتی طور پر پیشہ وارانہ تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ یعنی جب پیشہ وارانہ تعلیم کی معلّمات ملتی ہیں تب ہی تعلیم کا نظم ہوتا ہے۔ 25 مدارس کی طالبات پیشہ وارانہ تعلیم میں بہت پیچھے ہیں کیونکہ ان کے پاس معلّمات نہ ہونے کی وجہ سے پیشہ وارانہ تعلیم نہیں پائی جاتی۔

5.14۔ تجاویز اور سفارشات:

Suggestions and Recommendations

- قومی سطح پر علیحدہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا انتظامیہ ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں بہت سے انحرافات دیکھنے میں آئے۔ یہ صحیح وقت ہے کہ قومی سطح پر کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا خودمختار انتظامیہ پورے ملک کے پسماندہ طبقات اور دوردراز کے علاقوں میں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کو قائم کرنے کے لئے نظرثانی کر سکتے ہیں تاکہ اچھے نتائج حاصل ہوسکیں۔
- تحقیق کے حصول کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ اسکول کے باہر لڑکیاں اور اسکول ترک کرنے والی لڑکیوں کا تناسب بہت کم ہے۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں لڑکیوں کا داخلہ عارضی طریقہ پر عمل میں آتا ہے۔ داخلہ کے وقت لڑکیوں کی قابلیت کے رہنمایانہ اصول پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے۔

- مختلف ریاستیں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ان کے ہاں مدرسہ سے باہر اور ترک مدرسہ بچے نہیں ہیں۔ آئندہ مستقبل میں دوسری ریاستیں بھی اسی طرح کا دعویٰ کریں گی کیونکہ ایس ایس اے، ایم ڈی ایم اور دوسرے پروگرام کے بہت مثبت نتائج آرہے ہیں۔ اس لئے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے طویل میعادی مقاصد پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

- پچھلے ثبوتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیاں کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں جماعت دہم کے بعد اعلیٰ تعلیم کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے اپنی تعلیم ترک کر دیتی تھیں۔ عام طور پر سرپرستوں اور پرنسپل کا مطالبہ رہتا تھا کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کی جماعتوں کو دسویں جماعت سے بڑھا کر 12 ویں تک کر دیں۔ اس لئے اس موضوع پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرے ثانوی تعلیم کے پروگرام جیسے آر ایم ایس اے سے جوڑ کر اسکول کے کئی ترقیاتی کام لئے جاسکتے ہیں جیسے فرنیچر، اسکول کی عمارت، معلّمات کا تقرر وغیرہ۔

- بڑی خوشی کی بات ہے کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کے بعد لڑکیوں کے مستقبل کی ترقی مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے یا پھر یہ بھروسہ دلایا جاتا ہے کہ تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ انہیں کوئی سماجی برائی جیسے جہیز کی لعنت، شادی میں عجلت وغیرہ سے چھٹکارا مل سکے گا اور دوسرے ایسے کئی اسکیمات جس سے خواتین استفادہ کرسکتی ہیں۔ کونسلنگ کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیمی اہمیت بتانے سے ان کی غیر حاضری اور ترک تعلیم کی شرح کم ہوگی۔

- منتخب کردہ 142 کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں سے صرف 2 اسکول کو دی گئی ہیں۔ مشاہدہ سے پتہ چلا ہے کہ سی ڈبلیو ایس این بہت زیادہ ٹرانسپورٹ کا خرچہ برداشت کر رہا ہے جو صرف غیر رہائشی مدرسوں پر ہے۔

- ایسی لڑکیوں کی تعلیم کو آگے جاری رکھنا ہو تو ان کے خاص ضروری سامان کو فراہم کر کے تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ خاص ضروریات کے لئے کچھ فنڈس مختص کر کے ان کے اسکولس اور ہاسٹلس پر خرچ کرنا چاہئے ورنہ ایسے بچے اپنی تعلیم آگے نہیں بڑھا سکتے۔

- احاطہ کی باؤنڈری وال، حفاظتی دستہ (لڑکیوں کے لئے) یہ دونوں اہم چیزیں ہیں۔ رہائشی مدرسہ چلانے کے لئے یہ دونوں کی کمی کو پورا کرنے کی ضرورت ہے اور غیر مرد آدمی کے داخلہ کو بھی روکنا ضروری ہے۔
- کمپیوٹر کی موجودگی کو بڑھاوا دینا (79 فیصد طلبا نے اس کی گذارش کی ہے)، کمپیوٹر کی مہارت آج کل کے زمانہ میں بہت ضروری ہے۔ ملازمت کے لئے بھی ضروری ہے۔ 68.5 فیصد طالبات یا اس سے بھی کم طالبات کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں استعمال کرتے ہیں۔ 54 فیصد طالبات جانتے ہیں کہ کمپیوٹر کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔
- عام خیال یہ ہوتا ہے کہ ہاسٹل میں تمام سہولتیں ضروری اور اچھی حالت میں موجود ہوتی ہیں جیسے پینے کا پانی، صحت وصفائی وغیرہ تاکہ ان کمروں میں زیادہ مجموعہ نہ ہونے پائے۔ وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ لیتے رہنا۔
- اساتذہ کے تقرر کے لئے پوری ریاست میں ایک جیسا نظام ہو۔ کئی اسکولس میں مستقل اساتذہ نہیں ہیں۔ عارضی اساتذہ کو ان کی اجرت برابر نہیں ملتی۔ شکایت یہ ہے کہ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا عملہ اور اساتذہ، ملازمت اور تنخواہ سے مطمئن نہیں ہیں۔ کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ میں پڑھنے والی لڑکیوں کے لئے خاص مہارت کے ساتھ پڑھانا پڑتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مکمل تعلیم یافتہ اساتذہ کی۔ ضرورت ہے اساتذہ کو مستقل کرنے اور تنخواہ بڑھانے کی۔
- مدرسہ ترک کرنے والی اور اسکول کے باہر رہنے والی لڑکیوں کے لئے ایک اچھے کورس کی ضرورت ہے جس کے لئے علیحدہ نصاب، اساتذہ کو ٹریننگ اور فنڈس کی ضرورت ہے۔
- نئے کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ شروع کے قیام کے لئے بنیادی سروے کی ضرورت ہے جس کا انحصار وہاں کے علاقے کے اسکول کے باہر اور اسکول ترک کرنے والے لڑکیوں پر ہے اور دوسری ضروریات معلوم کرنا چاہئے۔
- مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ موزوں طبی سہولتوں اور صحت کی جانچ ضرورت کے مطابق ہونی چاہئے۔

کتابیات

Bibliography

کتابیات

Bibliography

ڈاکٹر ایس ایم ضیاءالدین علوی (2012): جدید تعلیمی مسائل، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ

طلعت عزیز (2013): تعلیمی نفسیات: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔ نئی دہلی

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (2012): قومی درسیاتی خاکہ 2005۔
این سی ای آر ٹی پبلی کیشنز۔ نئی دہلی

Literacy rate in India as per 2011 census internet information. (1)

The national evaluation of KGBV programme, MHRD Govt. of India 2007

Srinivasan J (1993) on education in equality: Some representation index estimates. Journal of education and social change, Vol VII (1), 1-8.

Waddin, Jyothi C and Gaonkar. V (1993) educational status of the rural teenage girls and some associated factors, journal of education and social change, Vol VII (1) 46-52.

Das, Sohani and Padhee, Bhrahmananda 1993 level I level II abilities: Its relationship withacademic achievement of socially disadvantaged children. Perspectives in psychological researches, Vol 16 (182), 23-26.

Jabeen, Jahangeer Ara (1996) Muslim women's education and their parents attitude: A case study of Srinagar. Journal of Indian education, Vol 22 (1) 52-58.

Kashinath HM and Gudi, Jayashri B (1997): A comparative study of Gilford's memory abilities among advantaged and disadvantaged students. The progress of education vol LXXX (T), 152-154.

Kaushik, Aravindra and Rai PK (1994): A comparative study of some personality variables in Oraon tribal and non-tribal students of Sagar university, Bulletin of the tribal research institute, Bhopal, Vol XXII (2). 46-53

Raj Tilak (1995): A study of academic alienation among tribal high school students of Himachal Pradesh in relation to their home and school environments. Ph.D, Education Himachal Pradesh unit.

Raja, Santhamma and Abdul Gafoor PK (1994): some socio-personal factors of tribal and non-tribal pupils in relation to achievement in biology experiments in education, vol XXII (7), 148-155.

Sharma, Khem Raj (1994): Educational attitude of tribal students. Bulletin of the tribal research institute Bhopal, VOl XXII (2) 1-16.

Khatoon, Janeela (1995) Socio-cultural differences in personality patterns of adolescent girls. Perspectives in psychological researches, Vol 17 & 18 (1&2), 30-32.

Ray, Jagruti (1992) problems of girls education in Dhenkanal district of Orissa, Ph.D., Education unit of Poona.
Shukla, Shraddha (1996): A Comparative study of values among literate and illiterates working and non-working women. The progress of education, Vol LXXI 95), 118-119.

Department of communication and Journalism, Osmania University, Hyderabad (2008): Status of Muslim girls child education, state project director, RVM (SSA) AP, Hyderabad.

Nasreen Banu, Nagamani TS (2007): Department of Human development and Family studies, college of Home science ANGRAU, Hyderabad, SPD, RVM (SSA), AP, Hyderabad.

Nageswara Rao R, Mtra G.K. (2008): A study on impact of infrastructure facilities of SSA programme in improving education in Anantapur SPD, RVM (SSA), AP, Hyderabad.

AMR - AP Academy of Rural development Rajendranaga, Andhra Pradesh, Hyd (2008): Qualitative comprehensive assessment of SSA interventions in AP in Mahabubnagar Dist, SPD, RVM (SSA), AP, Hyderabad.

Gopal Reddy, G and Jagdeesh A., IASE, Masabtank, Hyderabad (2010): A study on quality of teaching-learning process and achievement of children in RBCs of AP, SPD RVM (SSA), AP, Hyderabad.

Suresh babu S and Radha Kishan, SCERT, AP, Hyderabad (2010): A study on the implementation of Model cluster school programme under NPEGEL in AP, SPD, RVM (SSA), AP, Hyderabad.

Nagaraju G, Department of Sociology, University of Hyderabad (2010): A Study on the functioning of KGBV in the stat of AP, SPD, RVM (SSA), AP, Hyderabad.

Nasar Saheb S and Yakaiah P. NSR college of education Jambagh, Hyd (2011): A study on the support given by SSA to Madarsas and its impact on enrollment, retention and in formal subjects in AP, SPD, RVM (SSA), AP, Hyderabad.

Padmanabhan Rao P, CESS AP Hyd (2011): A study on school sanitation and hygienic situation in AP, SPD, RVM (SSA), AP, Hyderabad.

Aggarwal JC, Educational research, An introduction, Arya Book depot., New Delhi.

Sukhia S.P. et.al. elements of education research Allied Publishers, New Delhi.

Khanna S.D et.al Current problems of Indian education, Doaba house, 1688 Naisarak Delhi - 100006

Safaya RN Current problems in Indian education, Ghanpath Rai & sons, New Delhi.

Suresh Bhatnagar, Anamika Saxena, Modern Indian education and its problems, R. Lall Book depot, Merchant.

Mathur S.S, A Sociological Approach to Indianeducation, Vinod Pustak mandir, Agra.

Bhatia KK et.al Modern Indian education and its problems, Parkash Brothers.

Garret Henry, Woodworth RS statistics in psychology and education vakils, Febber and Simons Ltd., Bombay.

NCERT, Indian educational abstracts issue 3, July 1997.

RVM (SSA) AP, Hyderabad, research highlights 2005-2006 to 2010-11 Government of AP School education (PE & SSA) Department.

Aggarwal, J. C. (1967). Thoughts of Education, Arya Book Deport, New Delhi.

Best, J.W & Khan, J.V (1999) Research in Education. Prencitce Hall of India Pvt. Ltd. New Delhi.

Best, J.W & Khan, J.V (1999) Research in Education. (10th Edition) Prencitce Hall of India Pvt. Ltd. New Delhi.

Bhattachara D K, (2004) Research Methodology, New Delhi: Excell Books.

Buch, M B (1991) Fourth survey of research in education. Vol-I, NCERT Publications, New Delhi.

Buch, M B (1997) Fourth survey of research in education. Vol-I, NCERT Publications, New Delhi.

Chauhan, S S (1997) Innovation in teaching learning process, Vikas publication house, New Delhi.

Chauhan, S S (2000) Advanced Education Psychology, vikas Publication house, New Delhi.

Gopal Lal Jain (1998). Research Methodology, Mangal Deep Publications Jaipur.

Haddad, w. & Drexler, A. (2002), Technologies for Education: Potentials, Parameters and Prospects (Washington DC : Academy of Educational Development and Paris: UNESCO) p.9

Kaul, Lokesh (2006), Methodology of Educational Research, Vikas Publications House Pvt. Lt., New Delhi.

K L Kumar (2006). Educational Technology, New age international, New Delhi.

Muniruddin Qureshi (2005): Educational Research, Anmol publications Pvt. Ltd., New Delhi.

National Policy in School Education (2012), Department of School Education and Literacy MHRD Government of India 2012 access 15 July 2014.

P Sahlberg (2010): Rethinking accountability in knowledge society, journal educational change, Vol 11, 45-61.

Radha Mohan Dr. (2010): Research Methods in Education, Neel Kamal Publication Pvt. Ltd. Hyderabad.

Ram Ahuja (2010): Research Methods, Rawat Publications, Hyderabad.

UNESCO (1998): World Education Report 1998: Teachers and teaching in a changing world (Summary (online) Paris: Author URL http://www.unesco.org/education/educprog/wer/wer.html.

UNESCO (2002): An innovative approach to adult lifelong learning www.unescobkk.org

Wisdom Inibehe Jude & Joyee Terumbur Dankaro (2012): Resource Utilization, Availability and Accessibility by Teacher Educators for Instructional Development in College of Education Katsina-Ala, The International Institute for Science, Technology and Education (Iiste). New Delhi and Mass communication Vol 3, www.Iste.org

Websites:

http://www.edx.org
http://www.academicearthearth.org
http://www.archive.org
http://www.bigthink.com
http://www.curser.org
http://www.brightstorm.com
http://www.cosmolearning.com
http://www.thefutureschannel.com
http://www.howcast.com
http://www.khanacademy.com
http://www.educationinstitutes.in
http://www.storeoblockbooks.com
http://www.kingdict.com
http://www.jagaranjosh.com
http://www.siksha.com
http://www.meritnation.com

☆☆☆

ضمیمہ جات

APPENDIX

APPENDIX ضمیمہ جات

(APPENDIX-1)

PANEL OF EXPERTS FOR VALIDATION OF QUESTIONNAIRE

1. Professor Sesidhara Rao, Retd. Principal IASE, Masab Tank, Hyd. & consultant to research and tribal education, SSA, Hyd.
2. Dr. Mohd. Jahanger Ali, Associate professor in Nalgonda.
3. Dr. Mohd. Basheer Ahmed, Principal Al-Madina College of Education, Salam Nagar, Mahaboob Nagar, Telangana.
4. Dr. Mohammed, Principal College of Education, Kalwakurthy, Mahaboob Nagar, Telangana.
5. Dr. Muzaffar Hussain Khan Nayyar, Asst. Professor College of Teacher Education, Aurangabad, Maharashtra.
6. Dr. Sudhakar, Professor Department of Education, EFLU, Osmania University, Hyderabad.
7. Dr. Mery Jones, Principal Andhra Mahila Sabha, Osmania University, Hyderabad.

"IMPACT OF KASTURBA GANDHI BALIKA VIDYALAYA SCHEME ON THE STATUS OF GIRLS' EDUCATION IN ANDHRA PRADESH – A STUDY"

Date:

Respected Sir/Madam,

I am pursing Research on **"IMPACT OF KASTURBA GANDHI BALIKA VIDYALAYA SCHEME ON STATUS OF GIRLS' EDUCATION IN ANDHRA PRADESH – A STUDY"** in the department of the Education, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad, under the Guidance of Prof. Fatima Begum, Professor & Dean Dept. of Education and Training, MANUU, Hyderabad.

6 questionnaires which are prepared and developed with certain statements is appended here with for collection data for my research study. Please read each statement and give appropriate answer as per the instructions.

All the information provided by you will be kept strictly confidential and will be used for research purpose only.

Abdul Quadeer
Research Scholar (Ph. D)
Dept. of Education,
Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad.
Email: abdulquadeer2256@gmail.com

Prof. Fatima Begum
Professor & Dean
Dept. of Education
School of Education & Training
Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad.
Email: fatimamurtaza27@yahoo.co.in

آلہ : الف

طلبا کے داخلہ کا رجحان ۔ سوالنامہ

1۔کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ کا نام اور پتہ : ----------

2۔ضلع کا نام : محبوب نگر / گنٹور / کرنول

3۔کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ کا علاقہ : شہری / دیہی / قبائیلی

4۔کستور با گاندھی بالیکاودیالیہ کا انتظامیہ : اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس/اے پی آر ای ایس/ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس/آر وی ایم

5۔داخلہ : تعلیمی سال جون 14 - 2013ء کا داخلہ

جماعت	طبقات				سطح غربت سے نیچے	جملہ
	SC	ST	OBC	اقلیتیں		
چھٹویں						
ساتویں						
آٹھویں						
نویں						
دسویں						
جملہ						
فیصد						

6۔ مدرسہ کا کل داخلہ : جملہ

فیصد : جملہ

7۔ داخلہ کی کل تعداد : جملہ

فیصد : جملہ

8۔ خالی نشستیں :	جملہ						
فیصد :	جملہ						
9۔ ترک مدرسہ :	جملہ						
فیصد :	جملہ						

10۔ ڈاٹا کے حصول کی تاریخ :

☆☆☆

آلہ : ب

طبعی سہولتوں کی موجودگی کے مطالعہ کا سوالنامہ

1۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا نام اور پتہ : ----------

2۔ضلع کا نام : محبوب نگر / گنٹور / کرنول

3۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا علاقہ : شہری / دیہی / قبائیلی

4۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا انتظامیہ : اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس/اے پی آر ای ایس/ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس/آر وی ایم

5۔ معطیات کے حصول کی تاریخ : ----------

6۔ عمارت کا نمونہ : کچا / پکہ / دیگر

7۔ عمارت کا رقبہ : کافی / ناکافی

8۔ معیار کے مطابق : ہاں / نہیں

9۔ موجود کمرۂ جماعت کی تعداد : ----------

10۔ معیار کے لحاظ سے کمروں کی تعداد : 05

11۔ کمرۂ جماعت کی تعداد : کافی / ناکافی

12۔ موجود رہائشی کمروں کی تعداد : ----------

13۔ معیار کے لحاظ سے کمروں کی تعداد : 01

14۔ رہائشی کمروں کی تعداد : کافی / ناکافی

15۔ موجود آفس کمروں کی تعداد : ----------

16۔ معیار کے لحاظ سے کمروں کی تعداد : 01

17۔ آفس کمروں کی تعداد : کافی / ناکافی

18۔ باورچی خانہ : موجود / غیر موجود

19۔ باورچی خانہ ہو تو : کافی / ناکافی

20۔ موجودہ کھانے کے کمروں کی تعداد : ----------

21۔ معیار کے لحاظ سے کمروں کی تعداد : 01

22۔ کھانے کے کمروں کی تعداد : کافی / ناکافی

23۔ انتظار گاہ : موجود / غیر موجود

24۔ اجلاس کا کمرہ : موجود / غیر موجود

25۔ سمعی و بصری کمرہ : موجود / غیر موجود

26۔ کتب خانہ : موجود / غیر موجود

27۔ کتب خانہ میں کتب کی تعداد : 200 سے کم / 200 تا 500 / 500 سے زائد

28۔ کتابیں : کافی / ناکافی

29۔ روزنامہ : موجود / غیر موجود

30۔ سائینس لیب : موجود / غیر موجود

31۔ سائنسی سامان : عطا کیا گیا / نہیں عطا کیا گیا

32۔ کمپیوٹر کمرہ : موجود / غیر موجود

33۔ کمپیوٹر کمرہ میں موجود آلات : عطا کئے گئے / نہیں عطا کئے گئے

34۔	کھیل کا کمرہ	:	موجود / غیرموجود
35۔	کھیل کا سامان	:	عطا کیا گیا / نہیں عطا کیا گیا
36۔	اسکول بینڈ	:	موجود / غیرموجود
37۔	مائیک	:	موجود / غیرموجود
38۔	پینے کے پانی کی سہولت	:	موجود / غیرموجود
39۔	پانی کا معیار	:	خالص / غیرخالص
40۔	بیت الخلاء کی تعداد	:	----------
41۔	میعار کے لحاظ سے بیت الخلاء	:	30 طالبات کیلئے ایک
42۔	بیت الخلاء کی سہولت	:	کافی / ناکافی
43۔	حماموں کی تعداد	:	----------
44۔	میعار کے لحاظ سے حماموں کی تعداد	:	02
45۔	نہانے کی سہولت	:	کافی / ناکافی
46۔	سرحدی دیوار	:	موجود / غیرموجود
47۔	کھیل کے میدان کا رقبہ	:	----------
48۔	معیار کے لحاظ سے کھیل کا میدان	:	2/ایکر
49۔	کھیل کا میدان	:	کافی / ناکافی
50۔	ناکارہ سامان کا کمرہ	:	کافی / ناکافی
51۔	پیشہ وارانہ تعلیم کیلئے علیحدہ کمرہ	:	موجود / غیرموجود
52۔	پیشہ وارانہ تعلیم	:	سلوائی / کھلونے بنوانا / ایمبرائیڈری / گڑیا بنانا
53۔	پیشہ وارانہ تعلیم کا سامان	:	موجود / غیرموجود
54۔	مدرسہ میں کوئی ناگہانی حادثہ	:	ہاں / نہیں
55۔	لڑکیوں کی حفاظت کا طریقہ کار	:	نگران کار / چوکیدار

آلہ : ج

تعلیمی سہولیات کے مطالعہ کا سوالنامہ

1۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا نام اور پتہ : ----------

2۔ضلع کا نام : محبوب نگر / گنٹور / کرنول

3۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا علاقہ : شہری / دیہی / قبائیلی

4۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا انتظامیہ : اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس/اے پی آر ای ایس/
اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس/آر وی ایم

5۔ معطیات کے حصول کی تاریخ : ----------

6۔ مکمل تعلیم یافتہ معلمات کی موجودگی

۱۔ ہر مضمون کے لئے معلّمہ : موجود/غیر موجود

۲۔صدر معلّمہ SO : موجود/غیر موجود

۳۔ریاضی کی معلّمہ : موجود/غیر موجود

۴۔سائنس کی معلّمہ : موجود/غیر موجود

۵۔سماجی علم کی معلّمہ : موجود/غیر موجود

۶۔زبان کے لئے معلّمہ : موجود/غیر موجود

۷۔ ہندی کے لئے معلّمہ : موجود/غیر موجود

۸۔اردو زبان کے لئے معلّمہ : موجود/غیر موجود

۹۔پی.ای.ٹی. : موجود/غیر موجود

۱۰۔حرفتی معلّمہ : موجود/غیر موجود

۱۱۔درجہ چہارم کے ملازمین : موجود/غیر موجود

۱۲۔ضرورت کے لحاظ سے موجود : ہاں/نہیں

۱۳۔ مددگار : موجود/غیر موجود

۱۴۔ ضرورت کے لحاظ سے موجود : ہاں/نہیں

7۔ آلات کی موجودگی

۱۔ لائبریری کے کتب : موجود/غیر موجود

۲۔ بہ اعتبار ضرورت : ہاں/نہیں

۳۔ سائنسی آلات : موجود/غیر موجود

۴۔ بہ اعتبار ضرورت : ہاں/نہیں

۵۔ کھیل کا سامان : موجود/غیر موجود

۶۔ بہ اعتبار ضرورت : ہاں/نہیں

۷۔ باغبانی کا سامان : موجود/غیر موجود

۸۔ مدرسہ کا بینڈ : موجود / غیر موجود

۹۔ نقشہ/چارٹ : موجود/غیر موجود

۱۰۔ بہ اعتبار ضرورت : ہاں/نہیں

۱۱۔ سمعی و بصری آلات : موجود/غیر موجود

۱۲۔ بہ اعتبار ضرورت : ہاں/نہیں

۱۳۔ دفتر کے آلات۔ گھنٹی/گھڑی : موجود/غیر موجود

۱۴۔ آفس کے استعمال کیلئے کمپیوٹر : موجود/غیر موجود

۱۵۔ نظام الاوقات : موجود/غیر موجود

۱۶۔ رجسٹر (داخلہ/حاضری) : موجود/غیر موجود

۱۷۔ ریکارڈز : استعمال/غیر استعمال

۱۸۔ درسی کتب : فراہم کئے گئے/نہیں کئے گئے

۱۹۔ یونیفارم : فراہم کئے گئے/نہیں کئے گئے

۲۰۔ کاپیاں : فراہم کئے گئے/نہیں کئے گئے

۲۱۔ درسی وتدریسی اشیاء : استعمال/عدم استعمال

۲۲۔ مدرسہ کی گرانٹ : استعمال/عدم استعمال

۲۳۔ ٹیچر گرانٹ : استعمال/عدم استعمال

۲۴۔ حرفتی آلات : موجود/غیر موجود

8۔ تعلیمی مشاغل

۱۔ تعلیمی کیلنڈر : موجود/غیر موجود

۲۔ سالانہ پلان : استعمال/عدم استعمال

۳۔ اکائی پلان : استعمال/عدم استعمال

۴۔ تدریسی نکات : استعمال/عدم استعمال

۵۔ تدریسی ڈائری : استعمال/عدم استعمال

۶۔ طالبات کی ڈائری : استعمال/عدم استعمال

۷۔ مدرسہ کا ٹپہ خانہ : استعمال/عدم استعمال

۸۔ کمرہ جماعت کی لائبریری : استعمال/عدم استعمال

۹۔ تلگو کلب : استعمال/عدم استعمال

۱۰۔ ہندی کلب : استعمال/عدم استعمال

۱۱۔ انگریزی کلب : استعمال/عدم استعمال

۱۲۔ ریاضی کلب : استعمال/عدم استعمال

۱۳۔ فیزیکل سائنس کلب : استعمال/عدم استعمال

۱۴۔ حیاتیاتی سائنس کلب : استعمال/عدم استعمال

۱۵۔ سماجی علم کلب : استعمال/عدم استعمال

۱۶۔ مسلسل بورڈ : استعمال/عدم استعمال

۱۷۔ اشیاء کی نمائش : نمائش کی گئی/نہیں کی گئی

۱۸۔ تختہ سیاہ : استعمال/عدم استعمال

۱۹۔ صدر معلّمہ کے ریکارڈز : استعمال/عدم استعمال

۲۰۔ اسکول ڈے : انعقاد عمل میں آیا/نہیں آیا

۲۱۔ اولیائے طالبات کا اجلاس : رکھا گیا/نہیں رکھا گیا

۲۲۔ پروگریس کارڈس : دئے گئے/نہیں دئے گئے

۲۳۔ یونٹ ٹسٹ : وقت پر رکھے گئے/نہیں رکھے گئے

۲۴۔ میقاتی امتحانات : وقت پر رکھے گئے/نہیں رکھے گئے

۲۵۔ پروجیکٹ کام : دیا گیا/نہیں دیا گیا

۲۶۔ ہم نصابی مصروفیات

الف۔ تقریری مقابلے : رکھے گئے / نہیں رکھے گئے

ب۔ تحریری مقابلے : رکھے گئے / نہیں رکھے گئے

ج۔ دہرانہ Reciting : رکھے گئے / نہیں رکھے گئے

د۔ کوئیز : رکھے گئے / نہیں رکھے گئے

و۔ گانے اور کہانیوں کے مقابلے : رکھے گئے / نہیں رکھے گئے

ہ۔ مدرسہ کی میگزین : تیار کی گئی / نہیں تیار کی گئی

۲۷۔ قومی تہوار : منائے جاتے ہیں / نہیں منائے جاتے ہیں

۲۸۔ لیڈروں کے جنم دن : منائے جاتے ہیں / نہیں منائے جاتے ہیں

۲۹۔ زائد جماعتیں : منعقد کئے گئے / نہیں کئے گئے

۳۰۔ معلّمات کیلئے تعلیمی رہنمائی : دی گئی / نہیں دی گئی

۳۱۔ مدرسہ کی نگرانی : کی گئی / نہیں کی گئی

۳۲۔ تعلیمی تفریح : منعقد کی گئی / نہیں کی گئی

۳۳۔ Movement رجسٹر : استعمال / عدم استعمال

۳۴۔ صدر معلّمہ کی نگرانی : ہورہی / نہیں ہورہی

۳۵۔ PET کا نظام الاوقات : استعمال / عدم استعمال

۳۶۔ معلّمات کا اجلاس : منعقد ہوا / نہیں ہوا

۳۷۔ ایجنڈہ کے لحاظ سے
اعادہ اجلاس : منعقد ہوئے /نہیں ہوئے

۳۸۔ صدر معلّمہ طالبات کے کام کی جانچ : نگرانی کرتی ہیں / نہیں کرتی ہیں

۳۹۔ صدر معلّمہ کے ذریعہ طالبات کے
تحریری کام کی جانچ : نگرانی کرتی ہیں / نہیں کرتی ہیں

۴۰۔ گروہی مشاغل کا انعقاد : عمل پیرا /غیر عمل پیرا

۴۱۔ کوئیز پروگرام اور تقریری مقابلہ : ہاں/نہیں

۴۲۔ کمرہ جماعت میں ضروری چارٹ
اور جدول کی نمائش : ہاں/نہیں

۴۳۔ معلّمات CRTS کے ذریعہ رات
کے وقت میں نگرانی ہاں/نہیں

۴۴۔ معلّمات CRT'S اپنے ضروری رجسٹرات : ہاں / نہیں
(سالانہ پلان، اکائی پلان، سبق پلان) کا اہتمام کرتی ہیں

۴۵۔ طالبات کے سامنے اخلاقی اقدار
پیش کئے جاتے ہیں : ہاں/نہیں

۴۶۔ اخلاقی اقدار کو پیش کرنے کیلئے
مذہبی پیشواؤں کی حاضری : ہاں/نہیں

آلہ : د

طالبات کے حصول کا سوالنامہ

1۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا نام اور پتہ : ----------

2۔ضلع کا نام : محبوب نگر / گنٹور / کرنول

3۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا علاقہ : شہری / دیہی / قبائیلی

4۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا انتظامیہ : اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس/اے پی آر ای ایس/ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس/آر وی ایم

5۔ معطیات کے حصول کی تاریخ : ----------

6۔ گزشتہ 3 سالوں میں ایس ایس سی نتائج کا فیصد

سال	طالبات کی تعداد	کامیابی کا تناسب	ناکامی کا تناسب					
			تلگو	انگریزی	ہندی	ریاضی	سائنس	سماجی علم
2011								
2012								
2013								

7۔ ناکامی کی وجوہات پر (صحیح) کا نشان لگائیں۔

۱۔ طالبات کی بے ضابطگی

۲۔ تعلیم یافتہ معلّمات کی کمی

۳۔ انفرادی توجہہ کی کمی

۴۔ اصلاحی تدریس کی کمی

۵۔ مضمون واری اساتذہ کی کمی

۶۔ کمزور مضامین میں اصلاحی تدریس کی کمی

۷۔ طالبات کی صحت

۸۔ دیگر وجوہات

8۔ 100% کامیابی کیلئے سفارشات (نشان لگائیں)

۱۔ مضمون واری معلمات کا تقرر

۲۔ انفرادی توجہہ

۳۔ اصلاحی تدریس کی ضرورت

۴۔ ٹیوٹرس کا تقرر

۵۔ گذشتہ سالوں کے امتحانی سوالات کی مشق

۶۔ سائنسی تصاویر، نقشہ کی نشاندہی، ورک بک، خطوط نویسی پر موثر تربیت

۷۔ دیگر سفارشات _____

آلہ : ہ

طالبات کی رائے کا سوالنامہ

نام: _____ جماعت : ششم / ہفتم / ہشتم / نہم / دہم

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا نام اور پتہ : _____

_____

_____

ضلع کا نام : محبوب نگر / گنٹور / کرنول

منڈل : _____

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا علاقہ : شہری / دیہی / قبائیلی

کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا انتظامیہ : اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس/اے پی آر ای ایس/
اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس/آر وی ایم

معطیات کے حصول کی تاریخ : _____

1۔	کیا آپ کے مدرسہ میں تمام سہولتیں موجود ہیں	ہاں / نہیں
2۔	کیا آپ کے مدرسہ میں کمرۂ جماعت کی سہولت موجود ہے	ہاں / نہیں
3۔	کیا آپ تغذیہ بخش غذا کھاتے ہیں	ہاں / نہیں
4۔	کیا غذا کے چارٹ کے لحاظ سے ضرورت کے مطابق کھانا دیا جاتا ہے	ہاں / نہیں
5۔	کیا آپ کو یونیفارم دیا جاتا ہے	ہاں / نہیں
6۔	کیا آپ کو نصابی کتب فراہم کی گئی ہیں	ہاں / نہیں
7۔	کیا آپ کو نوٹ بک دئے گئے ہیں	ہاں / نہیں
8۔	کیا بیمار طالبات کو طبی سہولیات فراہم کی گئیں ہیں	ہاں / نہیں
9۔	آپ کس مضمون کو زیادہ پسند کرتی ہیں	تلگو/اردو/انگریزی/ہندی/ریاضی/سائنس/سماجی علم
10۔	آپ کس مضمون کو مشکل تصور کرتی ہیں	تلگو/اردو/انگریزی/ہندی/ریاضی/سائنس/سماجی علم
11۔	کیا آپ کھیل کود میں حصہ لیتی ہیں	ہاں / نہیں
12۔	کیا آپ کسی وقت انعام حاصل کی ہیں	ہاں / نہیں
13۔	کیا آپ کے سونے کی سہولت مناسب ہے	ہاں / نہیں
14۔	کیا آپ سبھی امتحانات لکھی ہیں	ہاں / نہیں
15۔	کیا آپ اپنے تفویضات وقت پر انجام دیتی ہیں	ہاں / نہیں
16۔	مطالعہ کے اوقات میں آپ مطالعہ کرتی ہیں	ہاں / نہیں
17۔	آپ کے شبہات کو دور کرنے کیلئے کوئی موجود ہیں	ہاں / نہیں
18۔	آپ کی تفریح کیلئے سامان جیسے TV رکھا گیا ہے	ہاں / نہیں
19۔	آپ کے والدین آپ سے کسی بھی وقت مل سکتے ہیں	ہاں / نہیں
20۔	آپ کیلئے راتوں میں حفاظت کا انتظام ہے جیسے وارڈن کا دورہ / سیکوریٹی گارڈ	ہاں / نہیں
21۔	کیا آپ کی معلمات اچھی تدریس کرتی ہیں	ہاں / نہیں
22۔	کیا آپ کی معلمات کمرۂ جماعت میں آپ کو آزادی دیتی ہیں	ہاں / نہیں

23۔ کیا آپ کو حرفتی تربیت اچھی طرح دی جاتی ہے ہاں / نہیں

24۔ کیا آپ اپنے مسائل کو معلمات سے حل کرواتی ہیں ہاں / نہیں

25۔ کیا مشکل وقت آپ کی معلمات آپ کو مشورہ دیتی ہیں ہاں / نہیں

26۔ کیا آپ کی معلّمات تدریس کے دوران تدریسی اشیاء استعمال کرتی ہیں ہاں / نہیں

27۔ کیا آپ کے ہاں ضروری تدریسی اشیاء موجود ہیں ہاں / نہیں

28۔ کیا آپ کو حکومت کی جانب سے ماہانہ خرچ کیلئے رقم دی جاتی ہے ہاں / نہیں

29۔ کیا آپ کی معلّمات آپ کو گھر کا کام دیا کرتی ہیں ہاں / نہیں

30۔ کیا آپ کی معلّمات گھر کے کام کی جانچ کرتی ہیں ہاں / نہیں

31۔ کیا آپ کے حمام صاف ستھرے ہیں ہاں / نہیں

32۔ کیا آپ کے بیت الخلاء صاف ستھرے ہیں ہاں / نہیں

33۔ کیا آپ کو بستر مہیا کیا گیا ہے ہاں / نہیں

34۔ کیا آپ کو مشکل مضامین سمجھانے کیلئے خاص انتظام ہے ہاں / نہیں

35۔ کیا آپ کے معلّمات تعلیمی مشاغل کے بارے میں
آپ کے والدین سے گفتگو کرتی ہیں ہاں / نہیں

36۔ بہ اعتبار ماہانہ کیلنڈر آپ کے مدرسہ میں مختلف تہوار منائے جاتے ہیں ہاں / نہیں

37۔ کیا آپ کے مدرسہ میں گھر جیسا ماحول ہے ہاں / نہیں

38۔ کیا آپ کی معلمات باقاعدہ تدریس کرتی ہیں ہاں / نہیں

39۔ کیا آپ کی معلمات انفرادی توجہ دیتی ہیں ہاں / نہیں

40۔ کیا آپ ڈائیری استعمال کرتی ہیں ہاں / نہیں

41۔ کیا آپ کتب خانہ کی کتابیں پڑھتی ہیں ہاں / نہیں

42۔ کیا آپ کا مدرسہ کی ابتداء اسمبلی (دعائیہ اجتماع) سے ہوتی ہے ہاں / نہیں

43۔ کیا آپ کے مدرسہ میں توسیعی سبق پڑھانے کیلئے
کسی اہم شخص کو مدعو کیا جاتا ہے ہاں / نہیں

44۔ کیا آپ کے مدرسہ میں سماجی بہبود کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں ہاں / نہیں

45۔ کیا تعطیلات کے تعلق سے تعلیمی کیلنڈر استعمال کیا جاتا ہے ہاں / نہیں

46۔ کیا آپ کے مدرسہ میں کیلنڈر کے اعتبار سے
کلب کے مشاغل منعقد کئے جاتے ہیں ہاں / نہیں

47۔ کیا آپ کے مدرسہ میں کیلنڈر کے اعتبار سے
اکائی جانچ اور میقاتی جانچ کی جاتی ہے ہاں / نہیں

48۔ کیا آپ کے مدرسہ میں کیلنڈر کے اعتبار سے
تفریحی مشاغل انجام دئے جاتے ہیں ہاں / نہیں

49۔ کیا آپ کے مدرسہ میں دسویں جماعت کی طالبات کیلئے
پونگل تعطیلات کے بعد مخصوص تدریس کا پروگرام چلایا جاتا ہے ہاں / نہیں

50۔ کیا طلبہ کیلئے حرکیاتی رجسٹر رکھا گیا ہے ہاں / نہیں

51۔ کیا آپ باہر جاتے وقت حرکیاتی رجسٹر میں اندراج کرتی ہیں ہاں / نہیں

52۔ کیا آپ صبح جاگ کر روزآنہ کے مشاغل میں شامل ہوتی ہیں ہاں / نہیں

53۔ یوگا اور جسمانی ورزش صبح 5-15 تا 6-00 بجے تک
منعقد کی جاتی ہے ہاں / نہیں

54۔ کیا روزآنہ نظام الاوقات کے مطابق تدریس کی جاتی ہے ہاں / نہیں

55۔ کیا روزآنہ 2-30 تا 4-30 بجے
رہنمائی مطالعہ کروایا جاتا ہے ہاں / نہیں

56۔ کیا دسویں جماعت کی طالبات کیلئے
2-30 بجے تا 4-30 بجے ٹیوٹر مقرر ہے ہاں / نہیں

57۔ روزانہ صبح 7:30 بجے سے 7:45 تک
دعائیہ اجتماع کروایا جاتا ہے ہاں / نہیں

58۔ معلّمات طالبات کے ساتھ رہتی ہیں ہاں / نہیں

59۔ معلّمات مدرسہ میں منعقد کی جانے والی
ہمہ نصابی مصروفیات میں حصہ لیتی ہیں ہاں / نہیں

60۔ معلّمات آپکے خدشات دور کرنے کی حامل ہیں ہاں / نہیں

61۔ مدرسہ میں کوئی ناگہانی حادثہ پیش آیا ہاں / نہیں

62۔ اگر ہوا ہو تو کیا ہے ----------

63۔ مدرسہ کی بہتر کارکردگی کیلئے آپ کی سفارشات ----------

آلہ : و

کمرہ جماعت میں درسی و تدریسی عمل کے مشاہدہ کا سوالنامہ

1۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا نام اور پتہ : ----------

2۔ضلع کا نام : محبوب نگر / گنٹور / کرنول

3۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا علاقہ : شہری / دیہی / قبائیلی

4۔کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ کا انتظامیہ : اے پی ڈبلیو آر ای آئی ایس/اے پی آر ای ایس/ اے پی ٹی ڈبلیو آر ای آئی ایس/آر وی ایم

5۔مشاہدہ کا وقت : ----------

6۔مشاہدہ کی جماعت : ششم/ہفتم/ہشتم/نہم/دہم

7۔مضمون : تلگو/انگریزی/ہندی/اُردو/ریاضی/سائنس/سماجی علم

8۔مشاہد کا نام اور عہدہ : ----------

منصوبہ بندی کا مرحلہ: Planning Stage

1۔ معلّمہ کے ساتھ تدریسی نکات پائے گئے ہاں / نہیں

2۔ معلّمہ کے ساتھ درسی کتاب پائی گئی ہاں / نہیں

3۔ معلّمہ کے ساتھ تدریسی آلات پائے گئے ہاں / نہیں

4۔ تدریسی آلات عنوان کے لحاظ سے تیار کئے گئے ہاں / نہیں

5۔ تدریسی آلات خود معلّمہ کے تیار شدہ تھے ہاں / نہیں

6۔ معلّمہ کے ہاں تعلیمی کیلنڈر موجود تھا ہاں / نہیں

عمل آوری کا مرحلہ: Executing Stage

1۔ معلّمہ نے سبق کی ابتداء کی (صحیح کا نشان لگائیں)

سابقہ معلومات کے ذریعہ

کہانی کے ذریعہ

تصویر بتلاتے ہوئے

عنوان کا راست اظہار کے ذریعہ

2۔ سبق کی تفہیم طالبات کے دیئے جوابات سے ہوئی ہاں / نہیں

3۔ کیا تدریسی عمل کے دوران طالبات کو آزادی حاصل تھی ہاں / نہیں

4۔ طالبات کو سوالات کرنے کی آزادی حاصل تھی ہاں / نہیں

5۔ طالبات کے تجسس کی تسکین ہوتی ہے ہاں / نہیں

6۔ معلّمہ تدریسی آلات کو وقت مقررہ پر استعمال کرتی ہے ہاں / نہیں

7۔ معلّمہ تختہ سیاہ کا استعمال کرتی ہیں ہاں / نہیں

8۔ اہم نکات کو تختہ سیاہ پر لکھا جاتا ہے ہاں / نہیں

9۔ اہم نکات کو طالبات اپنی بیاض میں درج کرتی ہیں ہاں / نہیں

10۔ معلّمہ تدریس کے دوران کونسا طریقہ استعمال کرتی ہے (صحیح کا نشان لگائیں)

استقرائی طریقہ

استخراجی طریقہ

سوال جواب کا طریقہ

ترجمہ کا طریقہ

کہانی کا طریقہ

بیانیہ طریقہ

درسی کتب کا طریقہ

بیانیہ/مظاہرہ کا طریقہ

بحث ومباحثہ کا طریقہ

مباحثہ کا طریقہ

طفل مرکوز طریقہ ومشاغلی طریقہ

دیگر ----------

11۔ معلّمہ گروہی مباحثہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے ہاں / نہیں

12۔ معلّمہ سوالات کل جماعت سے کرتی ہے ہاں / نہیں

13۔ معلّمہ زبان کی تدریس کے دوران نمونے کی عبارت خوانی کرتی ہے ہاں / نہیں

14۔ طالبات کو زبان کی تدریس کے دوران عبارت خوانی کا موقع دیا جاتا ہے ہاں / نہیں

15۔ طالبات کی غلطیوں کی تصحیح بروقت کی جاتی ہے ہاں / نہیں

16۔ زبان کی تدریس کے دوران قواعد کی تشریح کی جاتی ہے ہاں / نہیں

17۔ تدریسی نکات کو حقیقی زندگی سے متعلق کرتی ہے ہاں / نہیں

18۔ رٹو حافظہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے ہاں / نہیں

19۔ معلّمہ کے سوالات سوچ بچار کو ابھارتے تھے ہاں / نہیں

20۔ جوابات دینے کی آزادی حاصل ہے ہاں / نہیں

21۔ تدریس مقاصد پر مبنی ہے ہاں / نہیں

جانچ کا مرحلہ : Evaluation Stage

1۔ معلّمہ سوالات سبق کے اختتام پر کرتی ہیں ہاں / نہیں

2۔ سوالات سبق کے مقاصد پر مبنی تھے ہاں / نہیں

3۔ کیا طالبات معلّمہ کے دئے گئے سوالات کے جوابات سبق کے اختتام پر دینے کے قابل تھیں ہاں / نہیں

4۔ کیا کمرۂ جماعت کے جوابات تشفی بخش تھے ہاں / نہیں

5۔ طالبات کو تدریجی تفویضات دیئے گئے ہاں / نہیں

6۔ تدریس کے مقاصد حاصل ہوئے ہاں / نہیں

☆☆☆☆☆

TOOL – I

ENROLMENT TREND STUDY SCHEDULE

1. Name & Address of the KGBV : .....

.....

.....

2. District : MAHABUBNAGAR/ GUNTUR/ KURNOOL

3. Locality of the KGBV : URBAN/ RURAL/ TRIBAL

4. Management of the KGBV : APSWREIS/ APREIS/ APTWREIS/ RVM

5. Enrolment Trend : Academic year June'2013-14 data

	Class	Community				Below poverty line	Total
		SC	ST	OBC	Minority		
	VI						
	VII						
	VIII						
	IX						
	X						
	Total						
Percentage	Total						
6. Intake of the institution	Total						
7. No. admitted	Total						
Percentage	Total						
8. Seats vacant	Total						
Percentage	Total						
9.Drop outs if any	Total						
Percentage	Total						

10. Date of data Collection : .....

TOOL – II

INFRASTRUCTURE FACILITIES AVAILABILITY STUDY SCHEDULE

1. Name & Address of the KGBV :……

……

……

2. District : Mahboobnagar/Guntur/Kurnool

3. Management : APSWREIS/ APREIS/ APTWREIS/ RVM

4. Locality : URBAN/ RURAL/ TRIBAL

5. Date of data collection :

6. Type of Building. : Kachcha/ Pakka/ any other

7. Area of the building : Sufficient / Not sufficient

8. Whether as per norms : Yes/ No

9. No. of classrooms available : ……

10. No. of classrooms as per norms : 05

11. No. of Class rooms : Sufficient / Not sufficient

12. No. of Residential rooms available : ……

13. No. of Residential rooms as per norms : 01

14. No. of Residential rooms : Sufficient / Not sufficient

15. No. of office rooms available : ……

16. No. of office rooms as per norms : 01

17. No. of Office rooms : Sufficient / Not sufficient

18. Kitchen : Available / Not Available

19. Kitchen if available : Sufficient / Not sufficient

20. No. of Dining hall available : ……

21. No. of Dining hall as per norms : 01

22. No. of Dining hall : Sufficient / Not sufficient

23. Waiting hall : Available / Not Available

24. Meeting hall : Available / Not Available

25. Audio visual room : Available / Not Available

26. Library : Available / Not Available

27. Books in the library : Less than 200/ between 200-500/ More than 500

28. Library books : Sufficient / Not sufficient

29. Daily news papers : Contributed/ not contributed

30. Science Lab : Available / Not Available

31. If available whether all required material : Provided/ Not Provided

32. Computer room : Available / Not Available

33. If available whether all required material : Provided/ Not Provided

34. Games room : Available / Not Available

35. If available whether all required material : Provided/ Not Provided

36. School band : Available / Not Available

37. Public address system : Available / Not Available

38. Drinking water facility : Available / Not Available

39. Quality of water : Purified/ Not purified

40. No. of Toilets available : .....

41. No. of Toilets as per norms : 01 for 30 Students

42. No. of Toilet facility : Sufficient/ Not sufficient

43. No. of Bathrooms available : .....

44. No. of Bathrooms as per norms :

45. Bathing facilities : Sufficient/ Not sufficient

46. Compound wall : Available / Not Available

47. Area of the Play ground :

48. Area of the play ground as per norms :

49. Play ground : Sufficient/ Not sufficient

50. Lumber room : Available / Not Available

51. Separate room for Vocational training : Available / Not Available

52. Vocational courses offered : Stitching/ Embroidery/ Toy Making/ Puppet making/ Beautician

53. Whether required material : Available/ Not Available.

54. Were there any untoward incidents in the campus : Yes/ No

55. What arrangements are available for security of girls : Night watchwoman/ Chowkhidar

TOOL – III

ACADEMIC FACILITIES STUDY SCHEDULE

I. Name & Address of the KGBV : ……

……

……

II. Date of collection of data : ……

III. District : Mahabubnagar/Guntur/ Kurnool

IV. Management : APSWREIS/ APREIS/ APTWREIS/ RVM

V. Locality : URBAN/ RURAL/ TRIBAL

VI. Availabilities of fully qualified teachers

1) One teacher for each Subject : Available / Not available

2) Special officer : Available / Not available

3) Mathematics teacher : Available / Not available

4) Science teacher : Available / Not available

5) Social studies teacher : Available / Not available

6) Telugu Teacher : Available / Not available

7) Hindi Teacher : Available / Not available

8) Urdu Teacher : Available / Not available

9) Physical Education Teacher : Available / Not available

10) Vocational Teacher : Available / Not available

11) Attenders : Available / Not available

12) Whether available as per requirement : Yes/ No

13) Helpers : Available / Not available

14) Whether available as per requirement : Yes/ No

VII. Availability of equipment

1) Library books : Available / Not available

2) Whether available as per requirement : Yes/ No

3) Science equipment : Available / Not available

4) Whether available as per requirement : Yes/ No

5) Games equipment : Available / Not available

6) Whether available as per requirement : Yes/ No

7) Garden equipment : Available / Not available

8) School Band : Available / Not available

9) Maps/ Charts : Available / Not available

10) Whether available as per requirement : Yes/ No

11) Audio Visual equipment : Available / Not available

12) Whether available as per requirement : Yes/ No

13) Office equipment (Bell/Watch) : Available / Not available

14) Computer for office use : Available / Not available

15) Time table : Available / Not available

16) Registers (like Admissions, Attendance etc.,) : Maintained / Not Maintained

17) Records (like Inventory, equipment etc.,) : Maintained / Not Maintained

18) Text Books : Supplied/ Not Supplied

19) Uniforms : Supplied/ Not Supplied

20) Note books : Supplied/ Not Supplied

21) Teaching Learning Material : Utilized/ Not utilized

22) School grant : Utilized/ Not utilized

23) Teachers grant : Utilized/ Not utilized

24) Vocational equipment : Available/ Not Available

VIII. Academic activities

1) Academic Calendar : Available / Not available

2) Year Plan : Maintained / Not Maintained

3) Unit Plan : Maintained / Not Maintained

4) Teaching notes : Maintained / Not Maintained

5) Teaching Dairies : Maintained / Not Maintained

6) Student Dairies : Maintained / Not Maintained

7) School post box : Maintained / Not Maintained

8) Classroom library : Maintained / Not Maintained

9) Telugu club : Maintained / Not Maintained

10) Hindi club : Maintained / Not Maintained

11) English club : Maintained / Not Maintained

12) Maths club : Maintained / Not Maintained

13) Physical science club : Maintained / Not Maintained

14) Bio-Science club : Maintained / Not Maintained

15) Social studies club : Maintained / Not Maintained

16) Running boards : Maintained / Not Maintained

17) Display of materials : Displayed/ Not Displayed

18) Chalk board : Maintained / Not Maintained

19) Academic work records by Special officer : Maintained / Not Maintained

20) School day : Organized / Not Organized

21) Parents meetings : Held / Not held

22) Progress cards : Issued / Not Issued

23) Unit tests : Held as scheduled / Not held as scheduled

24) Terminal examinations : Held as scheduled / Not held as scheduled

25) Project work : Given / Not given

26) Co-curricular activities : Organized / Not organized

a) Elocution : Held/ Not held

b) Essay writing : Held/ Not held

c) Recitation : Held/ Not held

d) Quiz : Held/ Not held

c) Song and Story competition : Held/ Not held

d) School Magazine : Held/ Not held

27) National days : Celebrated/ Not Celebrated

28) Birth days of great leaders : Celebrated/ Not Celebrated

29) Guest lectures : Arranged/ Not Arranged

30)	Academic guidance to staff	: Provided / Not Provided
31)	School inspections	: Conducted / Not Conducted
32)	Educational field trips	: Organized / Not organized
33)	Staff movement register	: Maintained / Not Maintained
34)	Does the special officer supervise the classroom teaching of teachers?	: Supervises/ Not supervises / Supervises but not regularly
35)	Does the PET follow the daily schedule meant for her	: Yes/ No
36)	Are teachers meeting held as scheduled	: Held/ Not held
37)	Are review meetings held as scheduled as per the specified agenda	: Held/ Not held
38)	Does the special officers supervise the reading and writing abilities of pupils	: Supervises/ Does not supervise
39)	Does the special officers supervise the written work of pupils	: Supervises/ Does not supervises
40)	Are group activities organized as scheduled to improve the learning ability of pupils	: Organized/ Not organized
41)	Are the students prepared for participation in elocution competitions and quiz competitions	: Yes/ No
42)	Are the required charts and tables exhibited in the classroom	: Yes/ No
43)	Are the CRTs visiting in the hostel at nights	: Yes/ No
44)	Are the CRTs maintaining the required registers (like annual plans, Unit plans, Lesson plans etc.,	: Yes/ No
45)	Are student exposed to moral values in the prayer	: Yes/ No
46)	Whether religious leaders are invited to give talks on moral values	: Yes/ No

TOOL – IV

STUDENT PERFORMANCE SCHEDULE

1. Name of the institution & Address : .....

   .....

2. District : Mahabubnagar/ Kurnool/ Guntur
3. Management : APSWREIS/ APREIS/ APTWREIS/ RVM
4. Locality : URBAN/ RURAL/ TRIBAL
5. Date of collection of data : .....
6. Percentage of results in SSC for the last three years

Years	No. of students							
	Appeared in SSC	Percentage passed	Percentage Failed					
			Tel	Eng	Hin	Math	Sci	SS
March 2011								
March 2012								
March 2013								

7. What are the causes for failures: (Please tick)
   - i) Irregularity of students
   - ii) Lack of qualified contract residential teachers (CRTs)
   - iii) Lack of individual attention
   - iv) Lack of remedial teaching
   - v) Non appointment of subject tutors
   - vi) Lack of individual guidance in weak subjects
   - vii) Ill health of students
   - viii) Any other mention .....
8. What are your suggestions to secure 100% passes (Please tick)
   - i) Appointment of subject teachers
   - ii) Individual attention
   - iii) Remedial teaching facilities
   - iv) Appointment of tutors
   - v) Working out of the previous examination question paper
   - vi) Effective training in drawing science diagrams, map pointing, Book works, Letter writing, Comprehension exercises etc.,
   - vii) Any other mention .....

TOOL – V

STUDENT OPINION SCHEDULE

Name: ..... Class: VI/VII/VIII/IX/X Roll No.....

KGBV: ..... Mdl .....

Dist : MBNR/GNTR/KRNL
Management : APSWREIS/ APREIS/ APTWREIS/ RVM
Locality : URBAN/ RURAL/ TRIBAL
Date of collection of data : .....

1.	Do you have all facilities in your school?	Yes/ No
2.	Do you have class room facilities?	Yes/ No
3.	Do you eat Nutritious food?	Yes/ No
4.	Is sufficient food supplied as per diet chart?	Yes/ No
5.	Are uniforms supplied?	Yes/ No
6.	Are all text books supplied?	Yes/ No
7.	Are notebooks supplied?	Yes/ No
8.	Are medical facilities provided to you in case of ill health?	Yes/ No
9.	Which subject you like most?	Tel/Eng/Hin/ Maths/Sci/Social
10.	Which subject you feel difficult?	Tel/Eng/Hin/ Maths/Sci/Social
11.	Have you participated in games and sports?	Yes/No
12.	Have you got prizes at anytime?	Yes/No
13.	Do you have enough accommodation for sleeping?	Yes/No
14.	Did you write all the examinations?	Yes/No
15.	Do you complete assignments on time?	Yes/No
16.	Do you study in “study hours”?	Yes/No
17.	Is there anybody to clarify your doubts	Yes/No
18.	Are there any re-creative items for recreation like watching TV etc?	Yes/No
19.	Do your parents meet you at anytime?	Yes/No
20.	Do you have any protection in nights, like visits by warden, Night watchwoman?	Yes/No
21.	Do your teachers teach well?	Yes/No

22.	Do your teachers give you full freedom in the class?	Yes/No
23.	Is the vocational training provided to you appropriate?	Yes/No
24.	Do you discuss your personal problems with your teachers?	Yes/No
25.	Do your teachers guide you at the time of difficulty?	Yes/No
26.	Do your teachers use Aids in teaching?	Yes/No
27.	Do you posses the required learning materials? (like work books, Atlas, Dictionary, Campus box etc.,	Yes/No
28.	Are you provided with pocket money by Government?	Yes/No
29.	Do your teachers give you home work?	Yes/No
30.	Do your teachers correct your home work/	Yes/No
31.	Are your bathrooms clean?	Yes/No
32.	Are your toilets clean?	Yes/No
33.	Are bed materials supplied to you?	Yes/No
34.	Is special coaching provided in difficult subjects?	Yes/No
35.	Do your teachers discuss about your academic work with your parents?	Yes/No
36.	Are different festivals celebrated in your school as per the monthly calendar	Yes/No
37.	Do you feel homely in your school?	Yes/No
38.	Are your teachers regular in teaching?	Yes/No
39.	Do your teachers provide individual attention?	Yes/No
40.	Do you maintain diary?	Yes/No
41.	Do you read library books?	Yes/No
42.	Does your school work start with prayer?	Yes/No
43.	Are important persons invited to your school to give extension lectures?	Yes/No
44.	Are community development programmes organized in your school?	Yes/No
45.	Is the academic calendar followed with regard to holidays?	Yes/No
46.	Are subject club activities organized as per the monthly calendar?	Yes/No
47.	Are unit tests and terminal exams conducted as per the monthly calendar?	Yes/No
48.	Are recreational activities carried out as per monthly calendar?	Yes/No
49.	Are intensive coaching programmes organized to X-class students after Pongal holidays?	Yes/No

50.	Is student movement register maintained?	Yes/No
51.	Do you record your details when you go out in the movement register	Yes/No
52.	At what time do you wakeup daily and follow work schedule	Yes/No
53.	Are Yoga and Physical exercises conducted daily from 5:15 AM to 6 AM	Yes/No
54.	Are teaching periods held as per daily time table?	Yes/No
55.	Is supervised study done daily from 2:30 PM to 4:30 PM?	Yes/No
56.	Are tutorials organized for X-Class students from 2:30Pm to 4:30PM daily as scheduled?	Yes/No
57.	Is the daily prayer held from 7:30 AM to 7:45 AM?	Yes/No
58.	Are the CRTs residing in the hostel along with inmates	Yes/No
59.	Do you participate in the co-curricular activities organized in the schools?	Yes/No
60.	Are your teachers accessible to clarify your doubts?	Yes/No
61.	Is there any untoward incident happened in the campus?	Yes/No
62.	If yes what is that (Mention) ……	
63.	What are your suggestions for the effective functioning of the institution……	

TOOL – VI

CLASSROOM TEACHING LEARNING PROCESS OBSERVATION SCHEDULE

1. Name & Address of the school : ……

……

2. District : MBNR/GNTR/KRNL
3. Management : APSWREIS/ APREIS/ APTWREIS/ RVM
4. Locality : URBAN/ RURAL/ TRIBAL
5. Date of observation :
6. Time of observation :
7. Class of observation : VI /VII /VIII /IX /X
8. Subject : Telugu/ English/ Hindi/ Urdu/Math's/ Science / Social/ Vocation training
9. Name & Designation of the observer: ……

Planning stage:

1. Does the teacher possess teaching notes? Yes/ No
2. Does the teacher posses the text book? Yes/ No
3. Did the teacher posses any TLM? Yes/ No
4. Whether the TLM appropriate to the topic/ Lesson Yes/ No
5. Is the TLM prepared by the teacher? Yes/ No
6. Is the teacher in possession of academic calendar? Yes/ No

Execution Stage:

1. How did the teacher introduce the lesson (Please tick)
   - by eliciting previous knowledge
   - by narrating a story
   - by showing a picture
   - straightly announcing the lesson
   - Any other mention ……
2. Is the lesson developed based on the answers of the pupils? Yes/ No
3. Are the pupils given freehand to participate in the Teaching Learning process? Yes/ No
4. Are the pupils allowed to question? Yes/ No
5. Are the pupils inquisitiveness satisfied? Yes/ No
6. Did the teacher use Teaching Learning Materials at appropriate time? Yes/ No
7. Did the teacher use the chalk board well? Yes/ No

8. Are the important points noted on the chalk board? Yes/ No

9. Did the pupils note down important points in their note books Yes/ No

10. Which method the teacher adopted in her teaching (Please tick)

- Inductive method
- Deductive method
- Socratic method (Question Answer Technique)
- Translation method
- Narration (Socialized recitation)
- Lecture method
- Text book method
- Lecture demonstration
- Discourse method
- Discussion
- Child centered approach (Activity method)
- Any other (mention) .....

11. Did the teacher encourage group discussion? Yes/ No

12. Did the teacher pose questions to the entire class? Yes/ No

13. Did the teacher made model reading in teaching language lesson? Yes/ No

14. Were the pupils allowed to read the language lesson? Yes/ No

15. Were the pupils mistakes corrected on the spot? Yes/ No

16. Were the grammar points touched while teaching the language lesson? Yes/ No

17. Did the teacher connect the content with real life outside classroom? Yes/ No

18. Did the teacher encourage rote memorization? Yes/ No

19. Were the questions put by the teachers thought provoking? Yes/ No

20. Were the pupils given a chance to express their views independently Yes/ No

21. Was the teaching objective based? Yes/ No

Evaluation Stage:

1. Did the teacher put questions at the end of the lesson? Yes/ No

2. Were the questions based on objectives of the lesson? Yes/ No

3. Were the pupils able to answer the questions put by the teacher at the end of the lesson? Yes/ No

4. Was any project work assigned to pupils at the end of the lesson? Yes/ No

5. Was the response of the class satisfactory? Yes/ No

6. Were graded assignments given to pupils? Yes/ No

7. Were the objectives of the teaching realized? Yes/ No

Government of Andhra Pradesh

A B S T R A C T

A.P. Sarva Siksha Abhiyan, Hyderabad - Kasturba Gandhi Balika Vidyalayas (KGBVs) – Conversion of all KGBVs into English Medium in the State of Andhra Pradesh – Orders – Issued

---

SCHOOL EDUCATION (PROG.II) DEPARTMENT

G.O.Ms.No. 23 Dated: 29-04-2015

Read:-

From the C & DSE & SPD., SSA., A.P., Hyderrabad
Lr. No. 637/APSSA/KGBV/A10/215, dated 25.02.2015

--o0o—

ORDER:

In accordance with the provisions of the RTE Act, the Government of India started 352 KGBVs in Residential mode upto Upper Primary Level with a view to enhance access and impart quality education to the girls of disadvantaged groups, predominantly belonging to SC, ST, OBC and Minorities of difficult areas and who are Out of School / Urban Deprived / Single Parent Girl Children. Subsequently, classes were extended up to X class by State Government, so as to arrest drop out of Girl Children after VIII class.

2. Out of 352 KGBVs, in 18 schools the medium of instruction in English was commenced from VI to X classes enrolled with Minority Girl Children in the year 2007-08 and the same is being continue. The balance of 334 KGBVs are imparting education in Telugu Medium. The 2646 teachers were engaged in KGBVs @ of 7 teachers, ie., CRTs (Contract Residential Teachers) positioned in each of the KGBVs for all the subjects ie., Telugu / Urdu, English, Hindi, Mathematics, Physical Science, Bio-Science and Social Studies. The CRts employed in these institutions belong to Telugu Medium and did not have any exposure to English Medium. However, on their own interest and persuasion by higher officers, they learnt and practiced teaching the subjects in English.

3. Further, Government observed and noticed that girl children studying in KGBVs should be imparted with communication skills in English Language and felt that these girl children need to be equipped with necessary skills in English so as to enable them to compete with their peers in their future academic pursuits.

4. Accordingly, keeping in view of majority opinions, the State Project Director, Sarva Siksha Abhiyan, A.P., Hyderabad vide reference read above, has requested the Government of conversion of all KGBVs into English Medium schools.

5. After careful examination of the matter, Government hereby accord permission to the State Project Director, Sarva Siksha Abhiyan, A.P., Hyderabad to convert all the 334 KGBVs as English Medium KGBVs from 6th to 8th classes in the State of Andhra Pradesh from the academic year 2015-16 with the following action plans:

- The 18 KGBVs of minority children already instructed in English Medium will be included in training of CRTs and other activities proposed.

Admissions for 2015-16:

- From the academic year 2015-16, the admission in 6th class in these KGBVs shall be made for English Medium only and they progressively move to full-fledged English Medium by the time they reach 8th class and so on.
- Medium of instruction for 6th, 7th and 8th shall be in English.
- Students in IX and X classes be allotted to continue their studies in Telugu Medium, so as not to disturb their level of preparation for the SSC Common Examination in 2015-16 and 2016-17. Additional classes shall be held for IX class students for enhancing their English Language skills and knowledge.

Training to CRTs:

The initial step to begin with, special focus will be laid on imparting well planned and effective training to the existing teachers (CRTs). The existing vacancies shall be filled up preferably with candidates passed out in English Medium.

SCERT:

As SCERT is the academic authority for Education in A.P., APSSA need to draw all the possible technical support and specialized assistance for smooth imparting of training at district level, right from the selection of Resource Persons as Master Trainers, nuances and design of orientation to district level trainers, preparation of Glossary of technical terms in each subject of study, adoption of existing CCE, finalization of examination pattern etc.

Action Plan for 2015-16:

All the selected`105 Resource Persons or Master Trainers drawn from the SCERT will be given Orientation for 3 days at the State level during the first week of May, 2015 in English, Mathematics, Physical Science, Biological Science and Social Studies.

Further in the month of May, 2015, all the CRTs who teach above 5 subjects, shall impart training in 4 centers in Andhra Region and 3 centers in Rayalaseema Region, in residential mode for 5 days in each subject. An average 50-60 CRTs will be trained in each such Centre.

Convergence with other Stakeholders:

Besides SCERT, agencies like DIETs, UNICEF, Regional Institute of English, Bangalore, Regional College of Education, Mysore, British Council, EFLU, International NGOs like Agasthya Foundation, Ekalavya Foundation etc. who have excelled in imparting training in English and other subjects, also will be consulted for evolving system of in-service training or refresher courses for CRTs periodically.

Requirement of Text Books:

There is a total requirement of 177408 Text Books in respect of Maths, Physical Science, Bio-Science and Social Studies for 6th, 7th and 8th Classes. An indent will be placed with Director, A.P. Govt. Text Book Press.

CCE & Final Examination Pattern:

It is planned to include full-fledged adoption of existing CCE in KGBVs to increase marks to the tune of 60% in the summative and 40% in the formative components of CCE in order to strengthen the transition of children from Telugu to English Medium.

Even in the in house examinations, relaxation will be given in writing answers in Telugu in the formative tests to the extent indicated below:

a. During 2015-16, Class VI, Class VII & Class VIII students shall be allowed to write the subject Papers in Telugu to the extent of 75%. Balance 25% (covering multiple choice, fill in the blanks, easy comprehension questions etc.) mandatorily written in English.

b. During 2016-17 - 50% in Telugu and 50% in English Medium.

c. During 2017-18 - 25% in Telugu and 75% in English Medium.

d. Class IX & X students be allowed to continue to take the examination in Telugu Medium for 2015-16 and 2016-17. An additional formative test in English Language skills may be included for class IX students at the KGBVs.

6. The State Project Director, Sarva Siksha Abhiyan, A.P., Hyderabad shall take further necessary action accordingly.

(BY ORDER AND IN THE NAME OF THE GOVERNOR OF ANDHRA PRADESH)

R.P. SISODIA
SECRETARY TO GOVERNMENT

To,

The Commissioner & Director of School Education, A.P., Hyderabad.
The State Project Director, Sarva Siksha Abhiyan, A.P., Hyderabad.
The Director, SCERT., A.P., Hyderabad.
The Secretary, A.P.R.E.I.S., Hyderabad.
The Director, A.P. Govt. Text Book Press, Hyderabad.
All the District Collectors/ Dist. Educational Officerts in the State of A.P.
All the Project Officers of Sarva Siksha Abhiyan in the State of A.P.
Finance (EBS.-IV- SE) Department.

// FORWARDED BY ORDER //

SECTION OFFICE

LIST OF VISITED KASTURBA GANDHI BALIKA VIDYALA IN THREE DISTRICTS...

Mahabub Nagar:

1. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bhootpur
2. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Chinna Chinta Kunta
3. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Damargidda
4. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Deverkadra
5. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Dharrur
6. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gadwal
7. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Ghanpur
8. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Ieeja
9. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Itkyal
10. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Jadcherla
11. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kodair
12. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Koilkonda
13. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Madgul
14. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Maganoor
15. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Mahaboobnagar
16. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Narwa
17. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Pedda Kothapally
18. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Peddamandadi
19. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Uppununthala
20. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Utkoor
21. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Weepanagandal
22. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Addakal
23. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Amrabad
24. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Balanagar
25. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bijinepally
26. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Dhanwada
27. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Daulathabad
28. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gattu
29. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Khila Ghanpur
30. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gopalpet
31. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kondurg

32. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Lingal
33. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Makhtal
34. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Maldakal
35. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Nagarkurnool
36. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Narayanpet
37. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Nawabpet
38. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Pangal
39. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Pebber
40. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Tadoor
41. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Tilkapally
42. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Veldanda
43. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Waddepally
44. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Wanaparthy
45. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Aamangal
46. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Balmoor
47. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bomraspet
48. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Hanwada
49. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Maddur
50. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Midjil
51. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Talakondapally
52. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Vangoor
53. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Achampet
54. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Alampur
55. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Atmakur
56. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Farooqnagar
57. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kalwakurthy
58. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Keshampet
59. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kodangal
60. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kollapur
61. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kosgi
62. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kothakota
63. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kothur
64. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Manopad
65. Kastarba Gandhi alika Vidyala Thimmajipet

Guntur:

66. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Atchampet
67. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bellamkonda

68. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bollapally
69. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Chilkaluripet
70. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Dachepally
71. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Durgi
72. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gurzala
73. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Ipur
74. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Krosuru
75. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Machavaram
76. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Macherla
77. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Nakarikallu
78. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Narsaraopet
79. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Nuzendla
80. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Piduguralla
81. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Rajupalem
82. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Veldurthy
83. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Vinukonda
84. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Nadendla
85. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Sattenapalli
86. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Muppalla
87. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Rentachintala
88. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Karempudi
89. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Rompicherla

Kurnool:

90. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Adoni(G)
91. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Adoni(M)
92. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Allagadda
93. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Alur
94. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Aspari
95. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Atmakur
96. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bandiatmakur
97. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bangampally
98. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Bethamcherla
99. Kastarba Gandhi Balika Vidyala C Belgal
100. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Chagalamarri
101. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Chippagiri
102. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Devanakonda
103. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Dhone
104. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Dornipadu
105. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gaddivemula

106. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gonegandla
107. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gospadu
108. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Gudur
109. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Halaharvi
110. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Holagunda
111. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Jupadu Bangla
112. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kallur
113. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kodumur
114. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kolimigundla
115. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kosigi
116. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kothapally
117. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kowthalam
118. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Krishnagiri
119. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Kurnool
120. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Maddikera
122. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Mahanandi
123. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Mantralayam
124. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Midthur
125. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Nandavaram
126. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Nandyal (G)
127. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Korvakal
128. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Owk
129. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Pagidyala
130. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Pamulapadu
131. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Panyam
132. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Pattikonda
133. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Pedda Kadubur
134. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Peapully
135. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Rudravaram
136. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Sanjamalla
137. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Sirvel
138. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Tuggali
139. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Uyyalawada
140. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Veldurthy
141. Kastarba Gandhi Balika Vidyala Velgode
142. Kastarba exGandhi Balika Vidyala Yemmiganur